www.KitaboSunnat.com

من احسن قولا ممن دعا الی اللہ و عمل صالحا و قال اننی من المسلمین

خطبات

حافظ سیف اللہ منصور شہید رحمۃ اللہ علیہ

جمع و ترتیب: ابو عساکر عبد القدوس

دار الأندلس
Dar-ul-Andlus

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

خُطباتِ

حافظ سیف اللہ منصور شہید رحمہ اللہ

جمع و ترتیب : ابوعساکر عبدالقدوس

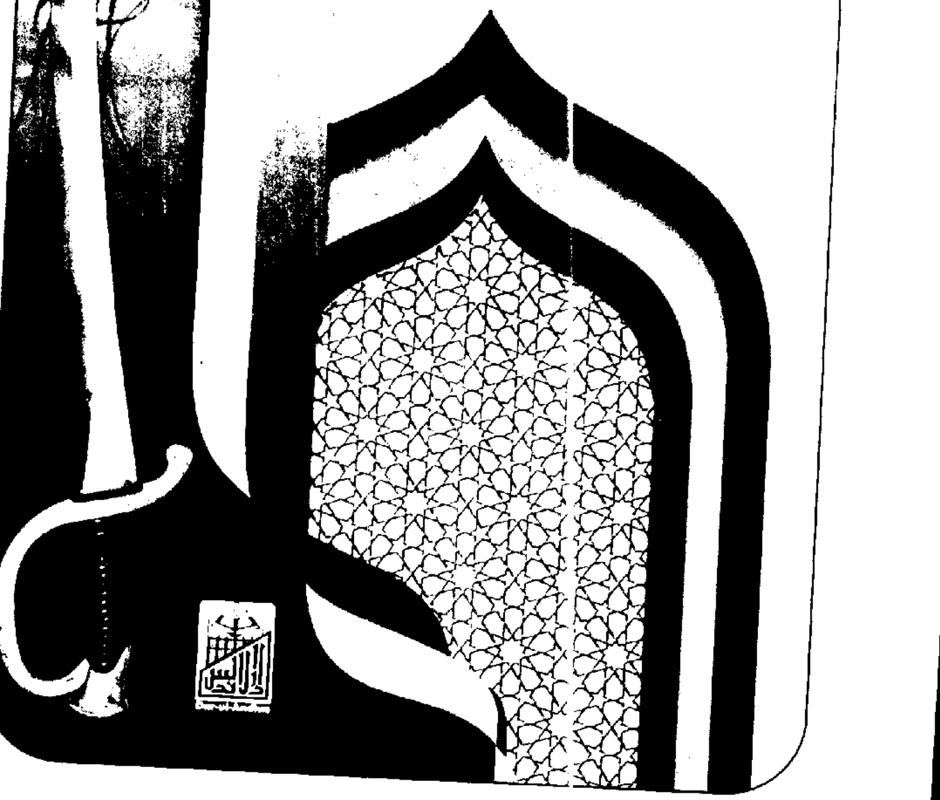

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

خُطبات

حافظ سیف اللہ منصور شہید رحمہ اللہ

جمع و ترتیب

ابو عساکر عبدالقدوس

سرورق .... حنظلہ اقبال

تزئین .... محمد شفیق

www.KitaboSunnat.com

دار الاندلس
4-لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314
مین یونیورسٹی روڈ بالمقابل سفاری پارک گلشن اقبال کراچی +92-21-34835502

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد ہند کی فضیلت

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)) [سنن النسائی]

"میری امت کی دو جماعتیں جہنم کی آگ سے آزاد ہیں۔ایک وہ جماعت جو ہند کے خلاف جہاد کرے گی اور دوسری وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کا مقابلہ کرے گی۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- عرضِ ناشر 13
- تقدیم .... پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ 15
- ابتدائے نگارش .... سیف اللہ خالد حفظہ اللہ 17
- دراصل بات یوں ہے! 19

سیرت النبی ﷺ اور جہاد فی سبیل اللہ

- اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھائی 25
- رسولِ کائنات اور خانہ نبوت کے معاشی حالات 26
- تین دن کی سخت بھوک اور کچی کھجوروں کا حساب 27
- ایک چادر میں دو عورتیں 28
- کھجور کے دو ٹکڑے 29
- رزق نیزے کی نوک (انّی) کے نیچے ہے 30
- اگر تم نیک ہو تو رب تعالیٰ تمھیں ضائع نہیں کرے گا! 32
- دہشت گرد کون؟ 34
- تاریخ ہم بیان کرتے ہیں فیصلہ آپ کیجیے گا؟ 35
- عیسائیوں کی دہشت گردی 35
- تمام کافروں کا ایک نظریہ ہے......! 38
- مجاہدین بھی ایک مشن رکھتے ہیں 38
- تین ماہ کا بچہ مجاہدین کی امانت ہے 39
- جنت کے ملبوسات میرے منتظر ہیں 40
- بہتر وہ ہے جس کا تعلق اللہ سے بہتر ہے 41
- جھونپڑا اور بابا جی......! 43
- دیکھنا کہیں قافلہ چھوٹ نہ جائے 43

جہاد چھوڑنے کے نقصانات

- 100 مسلمانوں کے جلتے ہوئے لاشے 48

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے بہتر تھا کہ مر جاتی میں! 49
دین اسلام کو ہمیشہ قربانیوں سے عروج ملا ہے 50
22 ملکوں کی نیٹو افواج، سلطان ایوبی کے مقابلے میں 51
بدنصیبی کب مقدر بنی؟ 52
تمام کافروں کا ایک ہی ہدف ...... اسلام اور پاکستان 53
قرآن ہمیں جھنجوڑتا ہے 53
عراق میں امریکی درندگی کے نشان 54
ہمارے دفاع کا حق کس نے چھین لیا 54
مسلمانو! سوئے رہو، زمانہ جنگ بیت چکا 55
جنرل ضیاء الحق کا روسیوں کو منہ توڑ جواب 56
کیا یہ دراندازی نہیں ہے 57
دہشت گردی اور امن پسندی کے عجیب پیمانے 57
جس کافر کو مرنا ہوتا وہ افغانستان کا رخ کرتا ہے 58
افغانیوں کو چھیڑو گے تو پچھتاؤ گے 59
افغان قربانیوں والی قوم ہے 60

دنیا کی زندگی کیا ہے؟

زرد فصل اور سونے چاندی کے کشتے 64
دنیا ٹھکرانے والے لوگ عظیم کارنامے انجام دیتے ہیں 66
قربانیاں پیش کر کے ہی کچھ حاصل ہوتا ہے 67
اللہ پر بھروسہ کرنے والے ناکام نہیں ہوتے 69
اللہ کی خاطر دنیا لٹا کے تو دیکھو......! 70
اعلیٰ لباس عزت و وقار کی دلیل نہیں 71

صلیبی جنگیں

بیت المقدس کی خون رنگ تاریخ 75
صلیبی جنگوں کا آغاز 76

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان جنگوں کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟ 77

مسلمانو! مسئلہ اتحاد کا ہے 78

صلاح الدین ایوبی کی یلغار 78

جہادی میدانوں میں علماء کا کردار 80

مجاہدین......! بھاگتے وقت کی لگام تھام لو! 81

امریکہ نے جو بھی مانگا وہ سب ہم نے دے دیا 81

ڈاکٹر عامر عزیز کا قصور کیا ہے؟ 82

ملک وقوم کے محسن قید وبند کی صعوبتوں میں؟ 83

پاؤں میں بیڑیاں، ہاتھوں میں ہتھکڑیاں 84

جیش اُسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی (حالات اور نتائج)

نبی ﷺ نے زندگی کا آخری لشکر روانہ کیا 88

چیلنجز اور ان کا مقابلہ 89

یہ لشکر ضرور روانہ ہوگا......!! 90

جیش اسامہ کی روانگی کے اثرات 91

خوش نصیب گھرانہ 92

حالات ایک جیسے نہیں رہا کرتے 92

کمزوریاں رکاوٹ نہیں بنا کرتیں 93

رکاوٹیں تو آیا ہی کرتی ہیں 93

دین کسی شخصیت کا محتاج نہیں 94

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ کی جنتوں میں جا کر دم لیں گے 95

رکاوٹوں کا سلسلہ کوئی نیا سلسلہ تو نہیں......! 96

''ابھی تم بچے ہو''......! 97

سولہ سال کا مسلمان ''جوان'' ہوتا ہے 98

محمد بن قاسم اور عبدالرحمن الداخل رحمہ اللہ کی عمریں 100

ہم نے تمھیں روکنے کا ارادہ کرلیا 101

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہشت گرد کون؟

- کافرو! کیا یہ انتہاء پسندی نہیں؟ 105
- کافرو! کیا یہ دہشت گردی نہیں؟ 105
- ملامت گر کی ملامت سے پریشان ہونا چھوڑیے 106
- اللہ کے بھی عجیب فیصلے ہوتے ہیں 108
- ان شاء اللہ خلافت کا قیام ہوگا 110
- امریکہ! تیری موت تجھے قبرستان میں لائی ہے! 110
- قادسیہ کا میدان، دریائے دجلہ کا کنارہ، مجوسیت کا قبرستان 111
- فاتح جرنیل دو قسم کے ہوتے ہیں 112
- افغانیوں کو چھیڑنے کا نتیجہ 113
- روٹی کے لیے ترسے ہوئے روسی بچے 113
- روشن خیال اصل میں کون ہے؟ 114
- پتہ کچھ نہیں ہوتا کب میٹر شارٹ ہو جائے 115
- امریکی غبارے سے ہوا نکل چکی ہے 117
- کہاں مر گیا ان کا سیٹلائٹ سسٹم؟ 119
- ظلم تو ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے 119
- دلوں کے حکمران 120
- رکاوٹیں ڈالنے والے اور رکاوٹیں توڑنے والے 121
- مجھے وہ دن بھی یاد ہے 122
- یہ ہم مجاہدوں کی عادت ہے 122
- وہ قادر مطلق اللہ آج بھی موجود ہے 122
- غلبۂ اسلام کی بنیاد...... قربانی، اخلاص اور شہادتیں! 124

آپس کے اختلافات سے پرہیز (اسباب اور بچاؤ کے طریقے)

- رحمتیں اٹھ جایا کرتی ہیں 128
- کوئی دنیا میں جنتی دیکھنا چاہتا ہے تو اُسے دیکھ لے؟ 128

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- فتوحات کے دروازے کیوں بند ہو گئے 130
- نبی کریم ﷺ پر اللہ رب العزت کے احسانات 132
- اس چادر کو اپنا کفن بنالوں گا 133
- دعوت و جہاد کے پرچم تلے..... ہر قافلہ ہر لشکر چلے! 133
- حافظ صاحب! ہم سے غلطی ہو گئی 134
- معمولی باتوں پر ناراض ہو جانا 134
- ایثار و قربانی کی اہمیت کسی دور میں غیر اہم نہیں ہوئی! 135
- تحریکوں کی کامیابی کے لیے آپس میں نرم گوئی ضروری ہے 136
- "....تو تہجد کے وقت چند آنسو گرا کر دیکھنا" 137
- وقتی طور پر برداشت کرنے کا فائدہ 138
- کسی کو حقیر سمجھ کر زیادہ ڈانٹ ڈپٹ کرنا 139

برصغیر میں مسلم جرنیلوں کی آمد

- برصغیر پر حملہ آور مسلم جرنیلوں کی آمد کا سلسلہ اور ترتیب 143
- ہندو محمد بن قاسم کو کیونکر بھولے گا 144
- کیا محمد بن قاسم چیمپئن ٹرافی کھیلنے آیا تھا 145
- جھپٹنا پلٹنا ہماری عادت ہے، ہم پلٹ کر ضرور آئیں گے 146
- بت فروش نہیں بت شکن بننا چاہتا ہوں 147
- احمد شاہ ابدالی کا "زمانہ ٹھوکر" اور مجاہدین لشکر طیبہ 148
- بربادیٔ ہند کے دن کیوں قریب ہیں؟ 149
- "تمھیں ہم چھوڑ دیں گے" 150

دفاع پاکستان کیسے ممکن ہے؟

- طائف کا لہولہان سفر اور واپسی 152
- زندگی بھر اپنے محسنوں کو نہیں بھولے 153
- احسان مندی کا نمونہ 153
- کیا یہ حقیقت نہیں؟ 154

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہم آزاد ہیں یا امریکی غلام؟ 155
کافروں کا عجیب دوہرا معیار ہے 156
کیا یہ ملک آزاد ہے؟ 157
اللہ کے آزاد بندے کون ہیں؟ 157
مسلمان، کافروں کی گردن جب چاہتے دبوچ لیتے 158
امریکہ کی خوشنودی کے لیے قرآن کی بے حرمتی 159
کیا آزادیاں اس طرح کی ہوتی ہیں؟ 160
ڈبل روٹی کا ٹکڑا خون سے بھیگ جاتا ہے 161
ہاں! یہ مسلمانوں کے بچے ہیں 162
لگتا ہے پوری دنیا دشمن ہے 163
یہ شہادتیں ہمارا نقصان نہیں بلکہ اعزاز ہے 164
امریکہ معاشی بدحالی اور لاشوں کے تحفے وصول کرتا رہے گا 164
اپنے خون کے ساتھ گہری لکیریں کھینچ دیں گے 165

دعا کی فضیلت

دعا کی اہمیت وفضیلت 168
فوری دعا کی قبولیت کا ایک نمونہ 170
اے اللہ! تیرے نبی ﷺ کی امت کٹ گئی 172
نیک اعمال کا وسیلہ پیش کیجیے 173
اللہ بڑا بے نیاز ہے، اُسے کون پوچھنے والا ہے؟ 175
کن لوگوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں؟ 176
پانچ سالوں پر محیط سفرِ حج 176
مجاہدین کی دعائیں قبول ہوئیں 177

نفس کی شرارت

یہ سن کر نوجوان کا چہرہ زرد پڑ گیا 183

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- تزکیہ نفس کا مفہوم کیا ہے؟ 183
- دنیا و آخرت بدبخت ترین انسان 184
- عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب 185
- اِدھر حکم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو اِدھر گردن جھکائی ہو 187
- ایسے تو اسلام کی کڑیاں ٹوٹتی چلی جائیں گی 188
- جن کے نفس پاک ہوں معمولی کوتاہی بھی گوارا نہیں کرتے 188
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابی کی روح واپس نہ لا سکے 190
- توپوں سے جذبے لڑا کرتے ہیں 191
- پورا دن ایک کھجور چوستے رہتے 191
- سوچیے وہ مچھلی کس قدر بڑی ہوگی! 192
- ہمارے گھر آلو پکنے مشکل ہو جاتے ہیں 193
- اللہ کے ساتھ تعلق گہرا کیسے ہوتا ہے؟ 193
- تزکیہ نفس کے لیے بہترین جگہ میدانِ جہاد ہے 194
- ان میدانوں میں کیا مزہ ہے؟ 195
- میدانِ جہاد کے زخم بہت جلد بھر جایا کرتے ہیں 197

سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

- ہم کیا تھے اور کیا ہو کر رہ گئے! 201
- فتوحات کے سلسلے کیوں رک گئے؟ 202
- کافر جانتے تھے کہ ایسا ہو کر رہے گا 203
- دجالی فتنے اور غرقد کا درخت 205
- عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں بے شمار فتوحات ہوئیں 206
- فرعون ہمیشہ ڈوب جایا کرتے ہیں 208
- امریکی فوجی ظالم و غاصب ہیں 209
- ہمارا اصل نقصان کیا ہے؟ 210
- قابل صد احترام لاشیں اور قابل صد افسوس زندگیاں 211

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مجاہدین کی پوری دنیا میں بکھری پناہ گاہیں 211
- درندے جنگل خالی کر کے چل دیے 212
- اللہ اپنے دین کا کام لیتا رہے گا؟ 213
- شیر قدموں کے نشان مٹاتا چلا گیا 214
- دو شہیدوں کے درمیان لیٹا ہوا زندہ مجاہد 216
- گوریلا کارروائیوں کے نت نئے انداز 217
- جنرل ضیاء الحق کی دھمکی 218
- خاموشیوں کے نقصانات 219

مسلمان کا ماضی ...... شہید یا غازی

- جنت کی ضمانت پانے والے 223
- نصف پنڈلی تک زمین کھود کر خود کو گاڑ لیا 224
- انصاریو! تم کہاں ہو؟ میری طرف آؤ 225
- دایاں بازو بھی کٹ گیا 226
- عباد بن بشر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے 227
- رومی سپاہی کے جبڑے پر زخم کا نشان کیسے پڑا؟ 229
- مسلمان کا ماضی اور حال جہاد سے مزین ہے 230
- آج امریکہ بھاگنے کے لیے ''محفوظ راستہ'' مانگتا ہے 232
- امریکی خود کہتے ہیں سپر پاور پاکستان ہو گا 233
- امریکی سفیر مولانا سمیع الحق کے سامنے ہاتھ جوڑے بیٹھا تھا 234
- سرخ مرچ والا کھانا اور غزوۂ ہند کی تیاری 234
- ''ہندوؤ! اب حکومت ہم چلائے گا'' 235
- رمضان میں نبی ﷺ کی سیرت و سنت کیا ہے؟ 236
- کیا ایسے ہندو کو پسندیدہ ترین قرار دینا چاہتے ہو؟ 237

جہاد ہند کی تاریخ اور اہمیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ!

خطبہ وتقریر اور وعظ ونصیحت دعوت الی اللہ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے بھی اسی طریقۂ تبلیغ کو اختیار کیا اور اسی کے ذریعے سے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس انتہائی اہمیت کے حامل کام کو احسن عمل قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا﴾ [حٰمٓ السجدة :]

''اور بات کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے۔''

موجودہ دور میں بھی تقریر و خطبہ دعوت و اصلاح کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ علمائے کرام اور خطبائے عظام قرآن کا پیغام اور توحید و سنت کی دعوت لوگوں تک پہنچانے کے لیے شب و روز کوشاں ہیں۔

حافظ سیف اللہ منصور رحمہ اللہ نے بھی اپنی زندگی اس مقدس مشن کے لیے وقف کر رکھی تھی، ان کی زندگی کا بیشتر حصہ دعوت و اصلاح کے میدان میں گزرا، انھوں نے دعوت دین کے اس عظیم الشان کام کو بڑے منظم اور احسن انداز میں انجام دینے کے لیے دن رات محنت کی اور اس سلسلے میں انھوں نے علماء وخطبا اور طلبہ مدارس دینیہ کے ساتھ بہترین مثالی قریبی تعلق قائم رکھا۔

حافظ سیف اللہ منصور رحمہ اللہ 15 اگست 1968ء کو لاہور کے نواحی گاؤں جیا بگا میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن اور ابتدائی دینی تعلیم گاؤں کی مسجد سے حاصل کی، 6 سال کی عمر میں ایک آنکھ کی بینائی سے محروم ہو گئے۔ حفظ قرآن جامعہ اسلامیہ فیصل آباد سے مکمل کیا۔ اس کے بعد دینی تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخلہ لیا۔ درسِ نظامی کے آخری سال جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے بھی علمی استفادہ کیا اور سندِ فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد میٹرک کیا۔ دورانِ تعلیم دعوتی و اصلاحی سرگرمیوں کے لیے ''اسرۃ ابدر'' کے نام سے ایک تنظیم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک چادر میں دو عورتیں:

نبی کریم ﷺ کے معاشی حالات اتنے کمزور تھے۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے عید کے روز اپنی دو صحابیات سیدہ ام عطیہ اور سیدہ حفصہ ؓ کو لوگوں کے گھروں میں پیغام دے کر بھیجا کہ ساری عورتیں ہمارے ساتھ مل کر عید کی نماز ادا کریں گی۔ لیکن عورتوں نے نبی کریم ﷺ کے لیے بھی ایک پیغام بھجوایا، آپ ﷺ تک یہ بات پہنچا دی جائے کہ ہماری بعض عورتوں کے پاس سروں پر رکھنے کے لیے ایک کپڑا بھی نہیں ہے۔ ہم تو پردہ بھی نہیں کر سکتیں۔ ہمارے منہ ڈھانپنے کے لیے گھروں میں کپڑوں کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ہم کیسے میدان میں نکل کر جا سکتی ہیں۔ نبی ؑ نے فرمایا: کہ جاؤ میری امت کی عورتوں سے کہہ دو کہ ایک کپڑے میں دو عورتیں لپٹ کر عیدگاہ میں پہنچ جائیں۔...... (میرے اور آپ کے گھر میں کپڑوں کی تعداد اتنی ہے کہ رکھنے کے لیے جگہ میسر نہیں آتی۔ لیکن معاشرے کی خواتین کے پردے کی حالت سے ہم بخوبی واقف ہیں، یہاں تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔)...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک کپڑے میں دو عورتیں لپٹ کر آ جائیں، بھائیو......! جو نبی ﷺ اپنے ماننے والی عورتوں کو ایک ایک چادر بھی فراہم نہ کر سکے۔ اس کے مالی حالات کتنے کمزور ہوں گے۔

صحیح بخاری میں ہی یہ روایت موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر کا سلام پھیر کر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ اپنے صحابہ ؓ کو نماز پڑھایا کرتے تھے تو صحابہ کے بعد آخری صفوں میں عورتیں آ کر نماز پڑھا کرتی تھیں۔ اپنے ماننے والوں کی جانب منہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں، اللہ کے نبی عورتوں کو مخاطب فرماتے ہیں کہ اے میری ماننے والی عورتو! تم سجدے سے دیر کے ساتھ اٹھا کرو، میرے صحابہ کے پاس پہننے کے لیے اچھے کپڑے نہیں ہیں کسی کا ستر نہ کھل جائے۔ تمہاری نظر نہ پڑ جائے...... بھائیو! جو نبی مسجد نبوی میں اپنے ماننے والے نمازیوں کو ایک ایک سوٹ بھی نہ دے سکے۔ آپ اندازہ لگا لیجیے اس کے مالی حالات کس قدر کمزور ہوں۔ اللہ اکبر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیاد رکھی اور اس دوران جہاد میں شرکت کے لیے متعدد بار افغانستان کا سفر کیا۔ 1987ء میں ساتھیوں سمیت مرکز الدعوۃ والارشاد پاکستان میں شامل ہو گئے۔ 1992ء میں رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوئے اور 1997ء میں عقد ثانی کیا۔

تحصیل علم کے بعد عملی طور پر جہاد میں شرکت کی۔ افغانستان کے میدانِ کارزار ہوں یا کشمیر کے گرم محاذ، ہر میدان میں انھوں نے شجاعت و بہادری کے جوہر دکھائے۔ جذبۂ جہاد اور شوقِ شہادت نے انھیں گھر کی چار دیواری میں چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ بالآخر شوقِ شہادت سے سرشار اس پاکیزہ روح نے جہاد کے میدانوں اور سنگلاخ پہاڑوں کا رخ کیا اور دنیاوی تعلقات اور رشتوں کو راہِ جہاد میں آڑے نہ آنے دیا۔

محترم حافظ صاحب نے جب دعوت کے میدان میں قدم رکھا تو داعیٔ اسلام اور مبلغ جہاد بن کر اپنی انقلاب آفریں گفتگو اور سحر انگیز آواز کے ساتھ نوجوان نسل کے خون کو گرماتے رہے اور نقیب جہاد بن کر منبر و محراب سے صدائے جہاد بلند کرتے رہے۔

حافظ صاحب رحمہ اللہ کے چند منتخب خطبات کو برادر عبد القدوس سلفی نے بڑی محنت سے تحریری قالب میں ڈھالا ہے اور ان کے پرجوش اور جذبات سے لبریز الفاظ کو تحریری شکل میں منتقل کرنے کا کام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ ان خطبات کا مطالعہ کرتے ہوئے حافظ صاحب کی تصویر آنکھوں کے سامنے متحرک اور ہم کلام نظر آتی ہے۔

زیر نظر کتاب ''خطباتِ سیف اللہ منصور رحمہ اللہ'' ان کی منتخب تقاریر کا ایک شاندار مجموعہ ہے۔ اس کی پروف خوانی ادارہ دارالاندلس کے رفیقِ مجلس محمد آصف مدنی نے کی اور مسودے کی تزئین و ترتیب محمد شفیق نے کی ہے اور اس کا جاذبِ نظر سرورق حنظلہ اقبال نے تیار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کو خیر کثیر سے نوازے اور محترم حافظ صاحب کے لیے جنت میں بلندیٔ درجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

محتاج دعا

جاوید الحسن صدیقی

مدیر دارالاندلس

یکم جمادی الأول ١٤٢٥ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنِ وَ بَعْد......!

دعوت و جہاد کا مشن غلبۂ اسلام کا مشن ہے یہ مشن کبھی نہیں رک سکتا۔ اللہ کے بندے ہمیشہ غلبۂ اسلام کے لیے قربانیاں دیتے چلے آئے ہیں، ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا نے زمامِ کارواں تھامے منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ مومن مجاہد دین کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے اور بالآخر غلبۂ اسلام کی خاطر اپنی عزیز ترین متاع ''زندگی'' اللہ کے راستے میں قربان کر کے، اللہ کی جنتوں کا حق دار بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات خوب علم رکھنے والی ہے کہ کس بندے سے اپنے دین کا کام لینا ہے اور کس قدر لینا ہے۔ حافظ سیف اللہ منصور شہید رحمہ اللہ قافلۂ دعوت و جہاد کی تحریک میں شروع دن سے ہمارے ساتھ چلے اور تادمِ آخر اپنی زندگی کی ہر صبح و شام اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے دعوت و جہاد کے میدانوں میں بسر کی۔

جماعت کے نظم و تنظیم کے حوالے سے انھیں کئی انتہائی اہم اور نازک ذمہ داریوں پر مامور کیا گیا، جنھیں انھوں نے توقعات سے بھی بڑھ کر نبھایا۔ افغانستان سے لے کر کراچی تک اور پھر ملک بھر میں جب بھی اور جہاں بھی انھیں حکم دیا گیا انھوں نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اطاعت امیر کی عمدہ مثال قائم کی۔

وہ جماعت کے شعبہ دعوت و اصلاح کے مسئول تھے۔ ان کی شخصیت خود ایک مکمل دعوت اور ان کی ذات اصلاح کا ایک نادر نمونہ تھی۔ امورِ جماعت چلانے میں راستے کی ہر رکاوٹ کو خوش اسلوبی کے ساتھ دور کرنے والے تھے اور اس میدان میں ان کا کردار سب سے زیادہ نمایاں اور مثبت نظر آتا ہے۔ انھوں نے ساری زندگی دعوت و جہاد کے سفر میں گزار دی۔ دعوت و جہاد کے منہج کو قریہ قریہ، بستی بستی متعارف کروانے میں ان کی کاوشیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرانقدر تھیں۔ دعوتی و جہادی سرگرمیوں میں نت نئے طریقوں کو روشناس کرانا اور دعوتِ جہاد کو منظم کرنا ان کی بصیرت کا آئینہ دار تھا۔

مرحوم تمام بھائیوں سے تعلق استوار رکھتے اور ہر کوئی ان سے والہانہ محبت رکھتا تھا۔ اس بات کا اظہار ان کے جنازے پر واضح نظر آیا، جب ہر طبقہ زندگی کے لوگ ان کے لیے دعائیں کرتے اور آنسو بہاتے نظر آرہے تھے۔ لوگوں کو ساتھ جوڑنے، غلط فہمیاں دور کرنے اور ناراضگیاں ختم کرنے میں مہارت رکھتے تھے۔ وہ ہمیشہ نرمی اور پیار بھرے لہجے میں محبتیں بانٹتے رہے۔ ان تمام محبتوں اور چاہتوں کا بدلہ ہماری دعاؤں کی صورت وصول کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

موصوف رحمہ اللہ نے ہمیشہ مقصد زندگی پر نظر رکھی، اس کے لیے کوشش کرتے رہے، اور آگے بڑھتے رہے۔ ان کی ذہنی سلاحیتیں جس کام کے لیے مصروف تھیں، اپنے خطبات میں بھی اسی موضوع کو اختیار کیے رکھا۔ وہ اپنے خطبات و تقاریر میں اکثر و بیشتر جہاد کے موضوع پر بڑے پر جوش انداز میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ تاریخ اسلام سے جہادی واقعات اور مجاہدین کے کارنامے بیان کرنے میں انھیں خاص ملکہ حاصل تھا۔

زندگی اور موت کا مالک اللہ ہے، جس میں کمی وبیشی، تقدیم و تاخیر کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ حافظ سیف اللہ منصور رحمہ اللہ کی اچانک حادثاتی موت اور جدائی سے دل غمگین ہو گئے۔ وہ ایسا خلا چھوڑ گئے ہیں، جسے پُر کرنے کے لیے سالہا سال کی محنت درکار ہے۔

یہ کتاب ''خطبات سیف اللہ منصور رحمہ اللہ'' ان کے منہج دعوت و جہاد کی عکاس ہے، اس کا مطالعہ نوجوان نسل میں جذبۂ جہاد اور شوقِ شہادت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ انھیں عبدالقدوس بھائی نے ترتیب دیا ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان خطبات کو حافظ سیف اللہ منصور رحمہ اللہ اور عبد القدوس بھائی کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور احباب کو ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حافظ محمد سعید

امیر جماعۃ الدعوۃ پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائے نگارش

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ بَعْدُ ......!

محترم حافظ سیف اللہ منصور رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ بانیانِ تحریکِ دعوت و جہاد میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ہر میدان میں ایک فاتح کی طرح سرخروئی حاصل کی۔ روس کے خلاف محاذِ جنگ میں بھی اپنا کردار پیش کیا۔ نرم گوئی اور صلہ رحمی کی اپنی مثال آپ تھے اور ناراض ساتھیوں کو ساتھ ملانے کی خوب مہارت رکھتے تھے۔

مذکورہ تمام صفات کے علاوہ وہ ایک بہترین خطیب بھی تھے، جہاد کی رغبت کے حوالے سے ان کے خطبات بہت مشہور ہیں۔ اللہ کے دشمنوں کے خلاف ایک ننگی تلوار کی حیثیت رکھتے تھے۔ انڈیا کی جارحیت ہو یا امریکی استبداد، نیٹو کے حملے ہوں یا یہودی یلغار، ایسے تمام حالات و واقعات پر کتاب و سنت اور تاریخ اسلام کی روشنی میں بہترین تبصرہ فرماتے تھے۔

محترم حافظ صاحب کی تمام تقاریر و خطبات کا خلاصہ یہی ہوتا کہ وہ ''جہاد ہی امت مسلمہ کی ترقی اور عروج کا ضامن ہے۔'' آپ کی ولولہ انگیز گفتگو سن کر لوگ جہادی ذہن لے کر گھروں کو واپس لوٹتے تھے۔

محترم حافظ صاحب میں ایک نمایاں خوبی یہ بھی تھی کہ وہ اپنی گفتگو میں حوصلہ بڑھانے کی بات پر زور دیتے تھے۔ حالات سے مایوس اور پریشان لوگوں کو جہادی معرکے اور خوشخبریاں سنا کر تروتازہ فرماتے اور ہمیشہ ہمت اور حوصلے بلند رکھنے والی بات کرتے تھے۔

''خطبات سیف اللہ منصور رحمہ اللہ'' دراصل وہ آواز ہے جو وقت کے فرعونوں کو للکارتی تھی، دنیا کے بدمعاشوں کے دل دہلاتی تھی اُس گرجدار آواز کو عبد القدوس سلفی نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا ہے: ''جوان کی محترم حافظ صاحب سے بے پناہ محبت کا ثبوت ہے'' اور کارکنان و محبان دعوت و جہاد کے لیے ایک شاندار تحفہ ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جب یہ کتاب نوجوانوں کے ہاتھوں میں جائے گی، تو وہ یقیناً اُسی بارعب آواز، گرج دار لہجے میں کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کریں گے، جب یہ کام سرانجام پا جائے گا تو یہ کتاب حافظ سیف اللہ منصور رحمہ اللہ کے لیے صدقہ جاریہ اور عبدالقدوس بھائی کے لیے ذخیرۂ آخرت بن جائے گی۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم حافظ صاحب کو صدیقین، شہدا اور صالحین کی صف میں شامل فرما کر اعلیٰ جنتوں میں بلندیاں عطا فرمائے اور ہمیں ان کا صحیح معنوں میں وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

الفقیر إلی عفو ربہ

سیف اللہ خالد

مدیر شعبہ دعوت و اصلاح

جماعۃ الدعوۃ پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراصل بات یوں ہے!

جو لوگ اللہ کے دین کے ساتھ مخلص ہوتے ہیں، اللہ انھیں دنیا کی رہبری کے امور سرانجام دینے کے لیے شعور اور بصیرت عطا فرماتا ہے اور انھیں فتنوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے کیونکہ ایسے لوگ اپنے تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے صرف قرآن اور حدیث رسول ﷺ سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ لوگ کامیابی کی اصل راہوں کو گم نہیں پاتے۔ ہمیشہ ہدایت پر کاربند رہ کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس بات کی گارنٹی اور ضمانت کائنات کے عظیم دانشمند سرورِ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبانِ نبوت سے دی ہے کہ: ((لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَ سُنَّةِ رَسُولِه)) ''تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے جب تک تم اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور اس کے رسول ﷺ کی سنت (حدیث) کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے۔''

انھی لوگوں میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شخصیت ہمیں بڑی نمایاں نظر آتی ہے جو انتہائی مدبرانہ سوچ کے حامل تھے۔ کفار کی چالوں پر گہری نظر رکھتے تھے، عزت، سالمیت، وقار اور آبرو کے ساتھ جینے کا درس دیتے تھے اور اسلام کے دشمنوں کے خلاف ننگی تلوار تھے۔ چونکہ تمام صحابہ محمد رسول اللہ ﷺ کے تربیت یافتہ تھے۔ قرآن وسنت کو اپنی رہنمائی کے لیے حرزِ جاں بنائے ہوئے تھے اس لیے ان کے ہر فیصلے میں اللہ کی نصرت شاملِ حال رہتی تھی۔

جب تک مسلمان جہاد کی تلوار چلاتے رہے اور دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کرتے رہے، عزت و عظمت، سربلندی اور کامیابی نے ان کے قدم چومے۔ آج بھی میدانوں میں رہنے والے، بلند عزائم رکھنے والے وہ مجاہدین جو کسی بھی کافر دشمن کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ اصل میں انھی لوگوں میں سمجھداری، فہم وفراست کا ملکہ، دانشمندی اور دوراندیشی کا جوہر نایاب پایا جاتا ہے اور ایسے لوگ ہی حقیقت میں اقتدار اور حکمرانی کے حقدار ہوتے ہیں کیونکہ یہ لوگ ہر دشمن، چاہے وہ اندرونی ہے یا بیرونی، کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن کے تمام حربوں اور چالوں کو بڑی باریکی سے سمجھتے ہوئے اس کا مداوا اور توڑ پیش کرتے ہیں۔ آج بھی نبوی منہج کی طرز پر دعوت و جہاد کے قافلے اپنی منزلوں کی طرف رواں دواں بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس سفر میں بہت سے اتار چڑھاؤ آئے۔ سختیاں آڑے آئیں، مصائب و آلام کی تیز و تند آندھیاں چلیں، تکلیفوں اور اذیتوں کے طوفانوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے گھیرا ڈالا، مگر اللہ کی توفیق اور اس کی مدد سے دعوت کے میدان چھوڑے نہ جہاد کے۔ الحمد للہ!

''حافظ سیف اللہ منصور رحمہ اللہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔'' لیکن ان کے خطبات آج بھی حالات سے مایوس اور پریشان حال مسلمانوں کے حوصلے بلند کر دیتے ہیں۔ حافظ سیف اللہ منصور رحمہ اللہ کی زندگی کا سفر دعوت و جہاد کے راستے پر گامزن رہا۔ اس سفر کی مشکلات اور تکالیف کا خندہ پیشانی کے ساتھ سامنا کرتے رہے۔ ان کا موقف تھا کہ ہماری ہر پریشانی کا حل اور ہر بحران سے نکلنے کا راستہ صرف اور صرف جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

قارئین ان کے خطبات میں زیادہ تر جہاد کے ترغیبی الفاظ ہی پائیں گے۔ صبح شام، قریہ قریہ، بستی بستی اور پاکستان بھر کے علاقوں میں لوگوں کو ﴿حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ﴾ [الأنفال: ٦٥/٨] پر عمل کرتے ہوئے جہاد کے لیے ابھارتے رہے، بیدار کرتے رہے، اور امت مسلمہ میں موجود غلطیوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی کرتے رہے۔

قارئین کرام! محترم حافظ صاحب کے خطبات کا مطالعہ کرتے ہوئے آپ کو اکثر و بیشتر واقعات و روایات اور محاورات میں تکرار ملے گی۔ اس کے علاوہ ان خطبات میں بیان کردہ احادیث رسول ﷺ کے الفاظ اور کتب احادیث میں موجود نصوص میں من و عن موافقت نہیں ہے۔ کیونکہ خطیب اپنی گفتگو میں روانی کو برقرار رکھنے کے لیے صرف مفہوم، تشریح اور وضاحتی الفاظ پر زور دیتے ہیں، اس لیے ہو بہو نصوص کے معانی اور تراجم کا التزام نہیں کیا جا سکتا۔

یہ کتاب دراصل ان کی آواز ہے جو ہمارے دلوں میں گونج پیدا کرتی رہے گی، سست پڑ جانے والے بھائیوں میں مستعدی، پیچھے رہ جانے والوں میں آگے بڑھنے کی رغبت اور ہمت ہارنے والوں کو حوصلہ دلاتی رہے گی۔ دراصل یہ کتاب ان سے ہماری محبت کی علامت ہے جسے اس نیت سے مرتب کیا گیا ہے کہ یہ حافظ سیف اللہ منصور رحمہ اللہ کے لیے اور مرتب کے لیے صدقہ جاریہ کی شکل میں ذخیرۂ آخرت بن جائے۔ اللہ ہمیں اپنی اعلیٰ جنتوں میں مہمان ٹھہرا کر بہترین اور پُرتکلف مہمان نوازی سے نوازے اور ہمارا نام بھی ایسے لوگوں کی فہرست میں شامل فرمالے جن کی ہر صبح ہر شام...... دعوت و جہاد کے نام...... وقف ہے۔ (آمین)

والسلام

ابو عساکر عبدالقدوس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون خطبہ

رسول اللہ ﷺ جمعۃ المبارک، نکاح اور وعظ و نصیحت کے موقع پر یہ خطبہ ارشاد فرماتے تھے، نیز اپنی حاجت اور ضرورت بیان کرنے سے پہلے اس خطبہ کا پڑھنا بھی مسنون ہے:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ ۭ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ ہم اسی کی تعریف کرتے، اسی سے مدد مانگتے اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

''اے اہل ایمان ! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمھیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔ لوگو ! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا، (پھر) اس سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انھیں (زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے (بچو)۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے اہل ایمان ! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی اور کھری) بات کہو۔ اللہ تمھارے اعمال سنوار دے گا اور تمھارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، یقیناً اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔''

''حمد وصلوٰۃ کے بعد ! یقیناً تمام باتوں سے بہتر اللہ کی کتاب اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام امور میں سے برے کام (دین میں) خود ساختہ (بدعت والے) کام ہیں، ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔''

[مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلوٰة والخطبة، ح : ٨٦٨ و ٨٦٧ والنسائی : ٣٢٧٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1

سیرت النبی ﷺ اور جہاد فی سبیل اللہ

(خطبہ جمعۃ المبارک چیمبر لین روڈ لاہور)

- جہادی مشکلات اور ان کا حل
- کم مائیگی اور جہاد کی اہمیت
- نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کی مالی حالت
- کفار کی سازشیں اور مجاہدین کا حل۔
- چند شہدائے کرام وعظام کے والدین کے تاثرات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ...... اَمَّا بَعْد! فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ:

﴿وَ الْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ۝ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ۝ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ۝ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ۝ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۝ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ﴾

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلْبَسْ جَدِيْدًا عِشْ حَمِيْدًا وَ مُتْ شَهِيْدًا [سنن ابن ماجه، كتاب اللباس، باب ما يقول الرجل إذا لبس ثوباً جديدًا، رقم: ٣٥٥٨]

أو كما قال رسول الله ﷺ:

”ہانپتے ہوئے دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی قسم۔ ٹاپ مارتے ہوئے آگ نکالنے والے گھوڑوں کی قسم۔ صبح کے وقت دشمن کی بستی پر دھاوا بولنے والے گھوڑوں کی قسم۔ اس وقت گردوغبار اڑانے والے گھوڑوں کی قسم۔ پھر دشمن کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفوں کے درمیان گھس جانے والے گھوڑوں کی قسم۔ یقیناً انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اور یقیناً انسان اس ناشکری پر خود بھی گواہ ہے۔ اور یقیناً انسان مال کی محبت میں بھی بڑا ہی سخت ہے۔ پس اس کو وہ وقت یاد نہیں جب جو کچھ قبروں میں ہے نکال لیا جائے گا۔ اور سینوں کے تمام پوشیدہ راز نمایاں کر دیے جائیں گے۔ یقیناً ان کا رب ان کے معاملات سے پورا پورا باخبر ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قسم اُٹھائی:

اللہ رب العزت نے اس سورت کی ابتدائی پانچ آیات میں جہادی گھوڑوں کی پانچ قسمیں کھائی ہیں۔ اور ان کی ایک خوبی ''وفاداری'' کا تذکرہ کیا ہے۔ کہ یہ جانور جس کو اس کے مالک نے اپنے پاس اپنی ضرورت کے لیے رکھا ہے وہ اس کی تھوڑی سی خدمت کرتا ہے، چارہ کھلاتا ہے، پانی پلاتا ہے، دھوپ اور چھاؤں کا خیال کرتے ہوئے اسے مسلسل زندگی کا موقع عطا کرتا ہے۔ یہ اس کا اتنا وفادار ہو جاتا ہے کہ مالک کے ایک اشارہ پہ دوڑ دوڑ کر ہانپنا شروع کر دیتا ہے۔ پتھریلی زمین پر زخمی ہونے کا خیال چھوڑ کر، سُم پتھروں پہ مار مار کر چنگاریاں اڑانا شروع کر دیتا ہے۔ مالک اشارہ کر دے تو رات کی تاریکیوں میں دشمن کی بستیوں پر حملہ آور ہو جاتا ہے اور صبح جب (نمی کے باعث) گرد و غبار نہیں اُڑتی، یہ گھوڑا دوڑ دوڑ کر دھول اڑانا شروع کر دیتا ہے۔ اگر مالک اشارہ کر دے تو یہ موت و حیات کی پروا کیے بغیر دشمنوں کے لشکروں میں گھس جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پانچ قسمیں کھا کر گھوڑے کی بہترین خوبی یعنی ''وفاداری'' کا ذکر کیا (مراد یہ کہ اللہ کے بندے تو بھی اپنے رب کا وفادار ہو جا) پھر فرمایا ﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ﴾ ''یقیناً انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔'' یہ جانور اپنے رب کا باوفا اور شکرگزار ہے لیکن یہ انسان جسے اللہ نے طرح طرح کی نعمتوں سے نواز دیا، کبھی اس کے پاس چلے جاؤ تو دعوت الی اللہ لے کر یا دعوتِ توحید لے کر، دعوتِ اسلام لے کر، دعوتِ جہاد لے کر...... اللہ کی قسم! یہ انسان طرح طرح کے بہانے بنائے گا، حیلے اور بہانے بنا کر کھسکنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کوشش کرے گا۔ ٹرخانے کی کوشش کرے گا۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ﴾ یقیناً انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ ﴿وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ﴾ ''اور اس ناشکری پر وہ خود بھی گواہ ہے۔'' ﴿وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ﴾ ''اور پھر یہ مال کی محبت میں بڑا ہی سخت ہے۔''

اللہ کی قسم! کسی کے پاس چلے جائیں تو کوئی کہتا ہے کہ میرے جہاد پر نہ جانے کی وجہ میری خراب معیشت ہے۔ کوئی اپنے گھریلو حالات کے دکھڑے سنانے بیٹھ جاتا ہے۔ برادری اور رشتہ داروں کا رونا روتا ہے، کوئی کہتا ہے کہ میری فلاں مجبوری، میری فلاں پریشانی۔ اللہ اکبر...... اللہ کی قسم! جو بھائی اپنے معاشی اور مالی کمزوریوں کو لے کر آج جہاد فی سبیل اللہ سے پیچھے رہنے کی کوشش کرتے ہیں، انھیں نبی کریم ﷺ کے معاشی اور مالی حالات پر مختصر طائرانہ نظر ڈال لینی چاہیے۔

رسولِ کائنات اور خانہ نبوت کے معاشی حالات:

صحیح مسلم کے الفاظ ہیں، کہ دوپہر کا وقت ہے، گرمی کا موسم ہے، جھلسا دینے والی تپتی لُو چل رہی ہے اور نبی کائنات، رسولِ معظم ﷺ گھر سے نکل کر باہر چل پڑے، تھوڑا فاصلہ طے کیا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سوال کرتے ہیں: اللہ کے رسول! اتنی سخت گرمی میں، چلتی تپتی لُو میں کس چیز نے آپ کو گھر سے نکال دیا؟ پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! بھوک نے تنگ کر دیا تھا، (گھر میں خورونوش کی کوئی شئے نہیں تھی) بھوک سے تنگ آ کر گھر سے نکلا ہوں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے تھوڑی دور گئے تو بیان کیا اے اللہ کے رسول! میری بھی یہی مجبوری تھی، کھانے پینے کے لیے کچھ نہ مل رہا تھا۔ بھوک سے تنگ آ کر گھر سے نکلا ہوں۔ پیارے پیغمبر ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چلتے ہوئے تھوڑا فاصلہ طے کیا تھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی آگے سے آتے ہوئے دکھائی دیے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول! اتنی سخت گرمی میں، آپ کو کس چیز نے گھر سے نکال دیا؟ رسول اللہ ﷺ نے وہی بات دہرائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی (ﷺ)! میرے گھر میں بھی کھانے پینے کے لیے کچھ نہ تھا۔ بھوک نے تنگ کیا، اور گھر سے نکل پڑا ہوں۔

(دنیا و آخرت کے) تینوں ساتھی ایک انصاری صحابی کے گھر گئے، اللہ کے نبی علیہ السلام نے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، تین مرتبہ السلام علیکم کہا مگر دروازہ نہ کھلا۔ اللہ کے نبی ﷺ وہاں سے واپس پلٹ دیے۔ اللہ اکبر......

تین دن کی سخت بھوک اور کچی کھجوروں کا حساب:

میرے محترم بھائیو! دیکھ لو، اندازا تو لگاؤ، اللہ کے رسول ﷺ ہیں، دروازہ کھٹکھٹایا ہے، اجازت طلب کی ہے اجازت نہیں ملی، ساتھیوں کو ہمراہ لے کر واپس چل دیے، ابھی تھوڑا فاصلہ طے کیا تھا کہ اُسی گھر سے ایک بوڑھی صحابیہ دوڑتی ہوئی آتی ہیں، یہ اُس انصاری صحابی کی والدہ تھیں، فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول! میں دروازے کی اوٹ میں کھڑی تھی، چاہت یہ تھی کہ آپ ہمارے گھر پر زیادہ سے زیادہ سلامتی کی دعا کردیں۔...... پیارے پیغمبر ﷺ کے لیے کھجور کے درخت کے نیچے ایک چٹائی بچھا دی گئی۔ آقائے کائنات اپنے دونوں ساتھیوں کے ہمراہ تشریف فرما ہوئے۔ پھر تازہ کھجوریں اور کنویں کا میٹھا پانی پیش کیا گیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے کھجوریں تناول کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر، اے عمر! (رضی اللہ عنہما) کل قیامت کا دن ہوگا ان کھجوروں کا حساب دینا ہوگا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے متعجب ہو کر فرمایا: اے اللہ کے رسول! تین دن کی سخت بھوک کے بعد، یہ کچی کھجوریں......کیا روزِ قیامت ان کا بھی حساب دینا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں عمر! ان کا حساب ہوگا'' پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی: ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ''قیامت کا روز ہوگا ان نعمتوں کا حساب دینا ہوگا۔'' (شرح مشکل الآثار:٤٧٤) اللہ اکبر......

میرے محترم بھائیو! صبح شام اللہ کی نعمتوں سے فائدے اٹھانے والو! آج اگر کوئی دعوت الی اللہ، دعوتِ توحید، دعوتِ اسلام، دعوتِ جہاد لے کر ہمارے گھر آجائے تو ہمارے عذر بے شمار ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھجور کے دو ٹکڑے:

صحیح بخاری میں ہی ایک اور روایت ملاحظہ کیجیے۔ اللہ کے نبی ﷺ کے گھر ایک مانگنے والی عورت آئی، دروازے پر کھڑی ہو کر سوال کیا کہ مجھے کھانا کھلایا جائے، صدیقہ کائنات ام المومنین عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے سارے گھر کو ٹٹولا تو مجھے ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ اللہ اکبر...... بھائیو! غور کیجیے یہ میرے اور آپ کے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے گھر کی کیفیت ہے۔...... فرماتی ہیں ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ وہ کھجور میں نے عورت کے ہاتھ پر رکھ دی۔ اب اس کے ساتھ دو چھوٹی چھوٹی بھوک سے نڈھال بچیاں تھیں۔ اس عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کیے، ایک ٹکڑا ایک بچی کو، دوسرا ٹکڑا دوسری بچی کو دے دیا۔ بھوک سے نڈھال عورت نے خود کچھ نہ کھایا اسی طرح بھوک کے ساتھ چلی گئی۔

صحابہ کرام ؓ کے معاشی حالات کیا تھے، مستدرک حاکم کے اندر صحیح سند کے ساتھ ایک واقعہ موجود ہے جناب ابوبکر ؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں، اپنے زمانہ حکومت میں پانی طلب کیا، خدمت کرنے والوں نے شربت کا ایک پیالہ پیش کر دیا۔ ابوبکر ؓ نے شربت کا پیالہ نیچے رکھ دیا، اور رو پڑے، پاس بیٹھے ہوئے لوگ بھی رونے لگ پڑے۔ سیدنا ابوبکر ؓ دیر تک روتے رہے۔ جب خاموش ہوئے تو لوگوں نے پوچھا (امیر المومنین) ابوبکر ؓ! کیا بات تھی؟ کس چیز نے آپ کو رلایا؟ فرمانے لگے لوگو! ایک دفعہ میں اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ ہم دونوں تھے، کوئی تیسرا نہیں تھا۔ نبی کائنات ﷺ راستے کے اندر یوں ہاتھ مارنے لگے۔ اور کہنے لگے پیچھے ہٹ جا، پیچھے ہٹ جا۔ میں نے کہا اللہ کے رسول! یہاں تو کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی۔ آپ کس چیز کو پیچھے ہٹنے کا کہہ رہے تھے؟ فرمایا ابوبکر دنیا کی زیب و زینت میرے پاس آئی تھی، میں نے پیچھے ہٹا دیا۔ اُس نے جاتے ہوئے یہ بات کہی کہ آپ تو اللہ کے نبی (ﷺ) تھے آپ میری زیب و زینت میں پھنس جانے سے بچ گئے مگر آپ کے بعد آنے والے اس میں ضرور پھنس جائیں گے۔

یہ ابوبکر ؓ ہیں اللہ کی قسم! یہ وہ صحابیٔ رسول ہیں، پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا تھا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دنیا میں تمام انسانوں کے احسانات کا بدلہ چکا دیا ہے ابوبکر کے احسانات کا قرض آج بھی میرے سر کے اوپر ہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں جانا تو جنت میں ہے چاہے جس دروازے سے چلا جائے تمام دروازوں سے بلائے جانے کی کوئی خاص حاجت تو نہیں ہوگی لیکن آپ یہ فرمائیں کیا کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہوگا کہ جسے جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے آواز پڑے گی۔ پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ وَ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا اَبَا بَكْرٍ))

ہاں ابوبکر! میں امید کرتا ہوں آپ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جنھیں جنت کے آٹھوں دروازوں سے بلایا جارہا ہوگا۔

[صحيح البخاري، المناقب، باب قول النبي ﷺ لو كنت متخذاً خليلاً : ٣٦٦٦]

یہی ابوبکر رضی اللہ عنہ شربت کا ایک پیالہ دیکھ کر رو رہے ہیں۔...... بھائیو! ہم دنیا کی زیب و زینت میں پھنس چکے ہیں۔ اللہ اکبر......

رزق نیزے کی انّی کے نیچے ہے:

پیارے پیغمبر ﷺ ان حالات میں بھی یہی فرما رہے تھے کہ ((جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِيْ)) ذرا غور فرمایئے! میں اپنی ماؤں بہنوں سے بھی یہ التماس کردینا چاہتا ہوں کہ

- 2 ہجری کے اندر عیدین کی نمازیں فرض ہوئیں۔
- 2 ہجری کے اندر رمضان کے روزے فرض ہوئے۔
- 2 ہجری کے اندر اللہ نے جہاد فرض کیا۔

جب دو ہجری کے اندر عیدین کی نمازوں کے لیے نکلنے کا حکم دیا، عورتوں نے کہا ہم تو پردہ نہیں کرسکتیں۔ میدان میں کیسے جائیں؟۔ اللہ کے رسول ﷺ دو ہجری میں جہاد کا حکم دیتے ہیں، تین سو تیرہ 313 صحابہ ہاتھوں میں تلواریں، ڈنڈے، جو کچھ میسر آیا، اللہ کے نبی ﷺ کے ارشاد پر عمل پیرا ہوتے ہوئے میدانِ بدر میں کھڑے تھے۔ نہ کوئی بہن اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی کو روکتی ہے کہ بھیا گھر میں تو پردہ کرنے کے لیے ایک چادر تک نہیں، تمھیں جہاد کی پڑی ہے۔ نہ کوئی ماں اپنے بیٹے کے پاؤں کی رکاوٹ بنتی ہے۔ نہ کوئی بیٹی اپنے باپ کو روکتی ہے بلکہ حالت یہ تھی کہ جب حکم ملا تو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نکل رہے تھے۔ صحابیات ان کا سامان تیار کر رہی تھیں۔ معاشی حالات اتنے کمزور تھے۔ ان حالات میں بھی اللہ کے رسول ﷺ فرماتے جا رہے تھے کہ ((جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي)) [صحيح البخاري ، كتاب الجهاد والسير ، باب ما قيل في الرماح] میرے صحابہ! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، ان شاء اللہ، اللہ تمہارے معاشی حالات ان نیزوں کے سائے تلے درست کرے گا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے میرا رزق نیزے کے سائے تلے رکھ دیا ہے۔"

دیکھئے کیسے اللہ کے رسول ﷺ کی یہ حدیث صادق آتی ہے، کیسے پیشین گوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا دور ہے پیارے پیغمبر ﷺ کی وفات کے نوے اکانوے سال بعد ان کا دور شروع ہوتا ہے۔ پیارے پیغمبر علیہ السلام کا یہ امتی عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جو تابعی بھی ہیں۔ جنھوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا تھا۔ اللہ اکبر......

جب ان کی حکومت کا آغاز ہوا۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کہ ایک آدمی شام کے وقت مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے گھر میں پڑا ہوا زکوٰۃ کا سونا اٹھا کر بازار میں نکلتا ہے۔ رات گئے تک دمشق کے بازار میں گھومتا رہتا ہے، رات گئے ایک بندہ ملا اس کے سامنے اپنے گھر سے لایا ہوا زکوٰۃ کا سونا نکال کر رکھ دیتا ہے۔ کہا میرے بھائی یہ میرے گھر کی زکوٰۃ ہے اسے قبول کرلو۔ اس نے بھی سونا نکالا اور کہا بھائی میں بھی مغرب کی نماز پڑھ کر، ہاتھ میں سونا پکڑ کر، دمشق کے بازار میں گھوم رہا ہوں کوئی زکوٰۃ، صدقہ خیرات، سونا چاندی، روپیہ پیسہ لینے والا ہی نہیں ملتا، یہ کس کو دیں؟ یہ حالات تھے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دورِ خلافت کے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ایک گورنر لکھتا ہے: امیر المؤمنین! میرے پاس اتنے پیسے پڑے ہیں بتائیے میں کہاں خرچ کروں؟ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کہتے ہیں سارے صوبے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تلاش کرو، کوئی غریب نادار یا مسکین مل جائے ان میں بانٹ دو۔ گورنر اپنے سارے صوبے میں اپنے ایلچی دوڑاتا ہے، غریب حق دار تلاش کرتا ہے، کوئی صدقہ خیرات، زکوٰۃ، پیسے لینے والا نہیں ملتا۔ گورنر نے پھر لکھ بھیجا کہ امیر المومنین! تلاش بسیار کے بعد بھی کوئی مستحق نہیں ملا۔ اب ان پیسوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ اللہ اکبر...... عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کہا پھر معلوم کرو کہ کافروں کی جیلوں میں مسلمان پابندِ سلاسل ہیں، ان کا فدیہ ادا کر کے انھیں آزادی دلاؤ۔ اگر کسی کے پاس کوئی غلام ہو تو اس کو خرید کر آزاد کر دو، اس پیسے کا مصرف اسی طرح بنا لو۔ اور یہ پیسہ پیارے پیغمبر ﷺ کی حدیث ((جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي)) ''میرا رزق اللہ نے نیزے کے سائے تلے رکھا ہے۔'' پر عمل پیرا ہونے کے نتیجے میں حاصل ہوا۔

اگر تم نیک ہو تو رب تعالیٰ تمھیں ضائع نہیں کرے گا!

لیکن یہاں پر ایک بات قابلِ توجہ ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانے میں کوئی سونا، چاندی، صدقہ خیرات لینے والا نہیں ملتا تھا۔ اُن کے اپنے گھر کی حالت کیا تھی؟ آج کے حکمرانوں کو ان کے حالات کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے ......! یہی عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بسترِ مرگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ لوگ عیادت کے لیے آ رہے تھے۔ ایک آدمی آیا جو وقت کے اس حکمران کے گھریلو حالات کو جانتا تھا۔ کہنے لگا: ''امیر المومنین! شاید آپ چند لمحات کے مہمان ہوں۔ کچھ دیر کے بعد فوت ہو جائیں۔ بتلاؤ تم نہ روپیہ پیسہ چھوڑ کر جا رہے ہو، نہ کوئی دکان، مارکیٹ تعمیر کی ہے، نہ کوئی جاگیر چھوڑی ہے۔ تمہاری اولاد کیسے دنیا میں گزارا کرے گی؟ عمر بن عبدالعزیز جو بستر مرگ پر پڑے ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے تمام بیٹوں اور بیٹیوں کو بلایا جن کی تعداد تاریخ نے چودہ نقل کی ہے۔ وہ چودہ بیٹے اور بیٹیوں میں سے کوئی بھی بالغ نہیں تھا۔ سب چھوٹی چھوٹی عمر کے بچے تھے۔ اللہ اکبر......

حالت یہ تھی کہ کسی نے پیاز کا ٹکڑا ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ کسی نے روٹی کا ٹکڑا پکڑ رکھا تھا۔ وہ پیاز کے ساتھ روٹی کھا رہا تھا۔ وہ عمر بن عبدالعزیز جو وقت کا اتنا بڑا حکمران ہے جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دور میں کوئی زکوۃ خیرات لینے والا نہیں ملتا تھا،اس کے گھریلو حالات کی بات ہو رہی ہے۔ وہ بچوں کو بلاتے ہیں جن کے ہاتھ میں روٹی اور پیاز کے ٹکڑے تھے اور خود بستر مرگ پر لیٹے ہوئے۔ یہ منظر دیکھ کر آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔فرمانے لگے اے میری اولاد! مجھے معلوم ہے میں نے آپ کے لیے نہ روپیہ پیسہ چھوڑا ہے نہ کوئی مارکیٹ اور دکان چھوڑی ہے۔نہ میں آپ کے لیے جاگیر بنا کر جا رہا ہوں۔لیکن میرا ایمان ہے کہ اگر تم نیک ہو تو میرا رب تمھیں ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تم بُرے ہو تو عمر بن عبدالعزیز روپیہ پیسہ چھوڑ کر تمہاری برائی میں حصہ دار نہیں بننا چاہتا۔ یہ کہتے ہوئے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ اللہ اکبر......

میرے بھائیو! جنھوں نے دنیا میں کچھ کرنا ہو اللہ کی قسم وہ دنیا کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھا کرتے ہیں۔ اللہ انھیں دنیا عطا بھی کر دیتا ہے، اللہ انھیں حکومتیں بھی عطا کر دیتا ہے، اگر کچھ کرنا ہو تو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھ کر ٹھکرا دیا کرتے ہیں اور اللہ کے دین کا کچھ کام کر جایا کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ انہی عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا برادر نسبتی (ہشام بن عبد الملک) ان کے بعد حکمران ہوا۔ وہ اپنے ہر بچے کو کروڑ پتی چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوا۔ وقت آہستگی سے گزرتا چلا گیا، حالات نے پلٹا کھایا تو لوگوں نے دیکھا کہ جس حکمران نے اپنے بچوں کو کروڑ پتی چھوڑا تھا۔ اس کے بچے کاسہ گدائی اٹھائے دمشق کے بازاروں میں مانگ رہے تھے۔ اور جس نے اپنے بچوں کو کوڑیوں میں چھوڑا تھا، جن کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑ کر گئے تھے۔ اس کا ایک ایک بچہ کروڑ پتی تھا: ﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾ (الذاریات:۵۵) اللہ آسمانوں پر بیٹھ کر کہتے ہیں، تم میرے دین کے لیے مخلص ہو جاؤ۔ جہاد کے لیے خالص ہو جاؤ۔تم اپنا سب کچھ جہاد کے لیے لگا دو۔ اللہ کی قسم! میں تمہارے لیے آسمانوں سے رزق کے دروازے کھول دوں گا۔ تمھیں کبھی بھوکا نہیں سلاؤں گا۔﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾ (الذاریات:۵۵) اللہ آسمانوں پر بیٹھ کر وعدہ کرتے ہیں۔ میرے بھائیو......! یہ ہے: ((جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سچی تفسیر۔اللہ اکبر......

آج ہم اپنے معاشی حالات درست کرنے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں، جن کی معیشت بہتر تھی، جنھیں اللہ نے مال دیا تھا، جن کے پاس دنیاوی وسائل تھے، ان سے کافر چھین کر لے گئے۔ اس لیے کہ دنیا پر اب ہولڈ اُن کا ہے۔ دنیا پر غلبہ اُن کا ہے، آج دنیا پر اُن کے مرتب کردہ معاشی نظام چلتے ہیں۔ اگر نظامِ سیاست چل رہا ہے اُن کا تجویز کردہ۔ سماجی نظام اُن کی طرف سے آتا ہے۔ آج مسلمانوں نے اپنا تہذیب و تمدن چھوڑ کر اُن کافروں کا پسند کرلیا۔ غلامیوں کے طوق ہم نے گلے میں سجا لیے، سن لو......! ہم تو وہ تھے جن کی معیشت مضبوط و مستحکم تھی، ہمارے مالی حالات بہتر تھے لیکن اغیار کی، کفار کی سازشوں نے ہمیں کمزور کردیا۔

اللہ کی قسم! تجارتیں ضرور کریں لیکن تجارتوں کو تو شیلٹر (تحفظ) جہاد کے ساتھ ملا کرتا ہے۔ ورنہ شام کے وقت کافر مشینری ایسا پلٹا دیتی ہے (کھیل کھیلتے ہیں) کہ ہماری ساری کمائیاں (بچتیں) واشنگٹن پہنچ جاتی ہیں۔

آیئے اپنے رب کے ساتھ مخلص ہو جائیں۔ اللہ کی قسم! یہ دنیا سوائے ایک سائے کے کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارے ایک بزرگ کہا کرتے ہیں: یہ دنیا تو ایک سائے کی مانند ہے آپ اپنے سائے کو پکڑنا چاہیں تو اپنا سایہ بھی نہیں پکڑ سکو گے۔ لیکن جب بے نیاز ہو کر چلو گے تو سایہ آپ کے پیچھے پیچھے آنے پر مجبور ہوگا۔ اللہ کی قسم! جب تم اپنے رب سے اپنا ناطہ و رشتہ بہتر کر کے، اپنا تعلق درست کر کے، دنیا سے منہ موڑ کر، اپنے رب کی طرف منہ کر کے چل پڑو گے تو یہ دنیا تمہارے پیچھے پیچھے آنے پر مجبور ہو جائے گی۔

دہشت گرد کون؟

بھائیو! اللہ کی قسم......! آج اللہ نے جہاد کا دروازہ کھول دیا ہے لیکن ہماری بے حسی کی حالت یہ ہے کہ ہم نے جہاد چھوڑا، ہم جہاد کے راستے سے پیچھے ہوئے۔ طرح طرح کے اعتراضات لے کر جہادیوں کو پریشان کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جو دہشت گرد تھے کمبخت انھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ہمارے اوپر ہی دہشت گردی کا الزام لگا دیا۔

تاریخ ہم بیان کرتے ہیں فیصلہ آپ کیجیے گا؟

آیئے میں تاریخ کے اوراق آپ کے سامنے کھول دیتا ہوں، فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں کہ دہشت گردی کا فیصلہ کرو، کہ کون دہشت گرد ہے؟

اللہ اکبر...... ! آج یہ چیخنے والے یہودی جو مجاہدین کو دہشت گرد کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم مجاہدین دہشت گرد نہیں ہیں۔ یہ خود دہشت گرد ہیں۔ یہ پانچ سو تئیس 523ء کی بات ہے۔ تاریخ کے اندر یہ واقعہ نقل ہے اور اللہ نے قرآن کے اندر بھی اسے نقل فرمایا ہے۔ 523ء عیسوی کی بات ہے نجران کے بادشاہ پر یمن کا بادشاہ ذونواس حملہ آور ہوتا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ یہاں سے عیسائیت جو اس وقت کا دین اور مذہب تھا، کا خاتمہ کردیا جائے۔ اس کے بعد یہودیت کو رائج کیا جائے۔ جب وہاں کے عیسائیوں نے عیسائیت کو چھوڑنے سے انکار کیا۔ تو اس نے بڑے بڑے گڑھے کھود کر ان میں ایندھن ڈال کر آگ جلا کر بیس ہزار پانچ سو (20500) عیسائیوں کو زندہ جلا دینے کا حکم دیا۔ یہ ہمیں دہشت گرد کہتے ہیں۔ قرآن مجید نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

﴿ وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴾

[البروج: ۸]

سورۃ البروج کی تفسیر علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی ''تفسیر ابن کثیر'' میں یہ واقعہ نقل کیا ہے، پڑھ لیجیے یہ مفصل واقعہ وہاں موجود ہے۔

عیسائیوں کی دہشت گردی:

دوسری بڑی قوت عیسائیوں کی ہے جو بکواس کرتے ہیں کہ مجاہدین دہشت گرد ہوتے ہیں۔ پچھلے دنوں برطانیہ لشکر طیبہ سمیت اکیس تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے رہا تھا...... آج صبح بی بی سی پر یہ خبر نامہ نشر کیا جا رہا تھا۔ اللہ اکبر......

مزید بات کیا کرنی ہے...... چھوڑیے! عیسائیوں کی دہشت گردی کے واقعات تاریخ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کتب میں لکھے پڑے ہیں لیکن ایک واقعہ بات واضح کرنے کے لیے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔اندلس کا مقام ہے جہاں مسلمانوں نے ساڑھے آٹھ سو سال تک حکومت کی۔اور مسلمان عیسائیوں کے محسن تھے۔ ساڑھے آٹھ سو سال مسلمانوں نے عیسائیوں پر احسانات کیے تھے۔جب مسلمانوں کی حکومت کا 1492ء میں جبراً خاتمہ کیا گیا۔مسلمانوں کو جبراً پکڑ پکڑ کر عیسائی بنانے کی تحریک کا آغاز کیا گیا تو جو مسلمان عیسائی بننے سے انکار کرتا تو اسے قتل کر دیا جاتا اور بالآخر سرکردہ مسلمانوں کو ایک عیسائی جج کے سامنے عیسائی کورٹ میں پیش کیا اور عیسائی جج نے وہاں پر بیس ہزار مسلمانوں کو زندہ جلا دینے کا حکم دیا، بارہ ہزار کو سزائے موت سنا ڈالی۔ فقط اس لیے کہ یہ عیسائیت اختیار کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔اور اسلام چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے۔اللہ اکبر!

بالآخر مسلمانوں نے اندلس چھوڑنے کا ارادہ کیا۔پھر یہ اندلس سے ہجرت کر کے جا رہے تھے، راستے میں عیسائی لشکروں نے پکڑ لیا۔وہاں پر ڈیڑھ لاکھ عورتیں، بچے اور بوڑھے موت کے گھاٹ اتار دیے گئے۔ 1907 عیسوی کی بات ہے۔بلقانی عیسائیوں اور ترکی مسلمانوں کا آپس میں معاہدہ ہوا کہ آج کے بعد غیر مقاتلین کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔یعنی جو جنگ میں نہ آئے انھیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ وہ بوڑھے، خواتین اور بچے جو جنگ میں شریک نہ ہوں انھیں امان حاصل ہوگی۔

چند ہی روز کے بعد بلقانی عیسائیوں اور ترکی مسلمانوں کی آپس میں ایک جنگ ہوئی اس کے اندر ترکی مسلمانوں نے شکست کھائی اور عیسائی فاتح بن گئے۔ان عیسائیوں نے پونے دو لاکھ مسلمان عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو پکڑ کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔جو سرے سے جنگ میں شریک ہی نہ ہوئے تھے۔

کل کی بات ہے کہ جب برصغیر میں برطانیہ کی حکومت تھی۔ سرہندی قاتل اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔میرا سکھ ملازم جو باہر گیٹ پر کھڑا تھا وہ بار بار میرے پاس آکر کہتا، سر باہر نکل کر دیکھیے ہم نے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں چند بدنصیب مسلمان ہیں جن کے بدن سے سارے کپڑے اتار دیے گئے ہیں۔ان کے بازو پیچھے کی جانب بندھے ہوئے تھے۔ جون کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں انھیں لٹایا ہوا تھا۔ ان کے پیٹوں میں تانبے کی گرم سلاخیں ٹھونک دی گئی تھیں۔تڑپ تڑپ کر مر رہے تھے۔ میں نے اپنا پستول نکالا اور فائر کر کے ان کا خاتمہ ہی بہتر سمجھا۔ آج کا یورپ کل سے مختلف نہیں۔

بوسنیا میں ایسے ہی حالات پیش آئے پندرہ لاکھ مسلمان معصوم بچوں کو عیسائی گرجا گھروں میں عیسائی بنانے کے لیے لے جا چکے ہیں۔ ساٹھ فیصد خواتین اجتماعی آبروریزی کا شکار ہوئیں۔معصوم بچوں کو ذبح کر کے خون برتنوں میں ڈال کر بوڑھے والدین کو پینے پر مجبور کیا گیا۔

بوسنیا میں بھی اسی طرح کے حالات پیش آئے۔ لاکھوں مسلمانوں کو بڑے بڑے گراؤنڈ کھود کر زندہ دفن کر دیا گیا۔بوسنیا کا ایک بوڑھا اپنے اوپر ہونے والے ظلم کی داستانِ دلخراش یوں بیان کرتا ہے۔، کہتا ہے کہ ہم اپنے گاؤں میں رہتے تھے میرے گاؤں کی آبادی پندرہ ہزار تھی، ایک دن سربی عیسائی کلاشنکوفیں اٹھائے ہمارے گاؤں میں آئے، اور کہا یہاں سے نکلو، اور فلاں جگہ جمع ہو جاؤ۔ ایک بوڑھا کہتا ہے لوگ روڈ کی طرف بھاگنے لگے۔ اس سڑک کے دونوں کناروں پر سربی عیسائی اپنی کلاشنکوفیں تانے کھڑے تھے۔ جب لوگ وہاں پہنچے تو پیچھے ٹینک لگا دیے گئے۔اور ایک گراؤنڈ میں پہنچ جانے کا حکم دیا گیا۔ جب گراؤنڈ کی طرف بھاگے تو پیچھے ٹینک لگے ہوئے تھے۔کوئی بوڑھا سانس اکھڑنے کی وجہ سے گر پڑتا تو ٹینک اس کے اوپر سے گزر کر اس کی بوٹیاں بوٹیاں بنا دیتا۔کوئی عورت گر جاتی تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے، کوئی بچہ گر جاتا تو ٹینک اس کا سرمہ بنا کر پیس دیتا۔

اس حالت میں ہم میدان میں پہنچے تو وہاں ہماری آنکھوں کے سامنے ۷۰۰۰ نوجوانوں کو الگ کر کے گولیوں سے بھون ڈالا گیا۔آج ہمیں یہ دہشت گرد کہنے والے ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں تو سہی۔اللہ کی قسم! پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ ہمیں دہشت گرد کہتے ہیں تو کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق ہی فرمایا ہے:

﴿ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ﴾ میری راہ میں لڑنے والے مجاہد! تمھیں لوگ دہشت گرد بھی کہیں گے۔ بنیاد پرست بھی کہیں گے۔ طرح طرح کی باتیں بھی کریں گے۔ لیکن پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں تم میرے بن کر آگے بڑھتے چلے جانا تمہارے ساتھ میری مدد اور نصرت ہوگی میری رحمتیں نازل ہوتی چلی جائیں گی۔

تمام کافروں کا ایک نظریہ ہے......!

آج میرے بھائیو! الحمدللہ! اللہ کا شکر ہے کہ مجاہدین نے پھر سے جہاد کے میدان گرما دیے۔ ہاں ایک طرف اگر یہ ساری دنیا کے کافر بدبخت جمع ہو رہے ہیں آپ نے دیکھا کبھی بل کلنٹن امریکہ سے بھاگتا ہوا واجپائی کے پاس پہنچا، پانچ روز اس کا مہمان رہا وہ واپس چلا گیا۔ اس کے بعد برطانیہ کا وزیراعظم ٹونی بلیئر آیا چار دن واجپائی کا مہمان ٹھہرا۔ وہ واپس گیا تو اس کے بعد جاپان کا وزیراعظم آیا وہ اس کا مہمان بن گیا وہ واپس گیا تو روس کا صدر پیوٹن آیا، وہ بھی چلا گیا۔ بالآخر یہ کافر نہ رہ سکے۔ آج وادی کشمیر میں اسرائیل کے کمانڈوز دستے ہندو کے ساتھ کندھے سے کندھا ملائے مجاہدین کے اوپر گولیاں برسانے کے لیے موجود ہیں۔ یہ کتنا بڑا سچ ہے کہ ((اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ)) یہ سارے کے سارے کافر ایک قوم، ایک ملت، ایک نظریہ رکھنے والے لوگ ہیں۔ نظریہ ان کا یہ ہے کہ مسلمانوں کو اور اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ ایک طرف یہ گھیرے ڈال رہے ہیں اور دوسری طرف الحمدللہ لشکرِ طیبہ کے مجاہدین ان کے گھیروں کو توڑنے کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے اپنی ہتھیلیوں پہ لیے، میدانوں میں قربان کرنے کے لیے تیار کھڑے ہیں۔

مجاہدین بھی ایک مشن رکھتے ہیں:

اللہ اکبر......! بھائیوں نے مجھے بتایا پونچھ کے ایک علاقے میں ایک ہندو میجر نے کیمپ لگایا اور مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیے، مسلمان خواتین کو گھروں سے اٹھوا لیتا اور تین چار روز بدکاری کے بعد چھوڑ دیتا۔ کسی کے ہاتھ، کسی کے پاؤں توڑ دیتا۔ کسی کی آنکھیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکال دیتا۔لشکر طیبہ کے فدائیوں نے یہ مشن ترتیب دیا کہ ہم رہیں یا نہ رہیں ہندو میجر سے اللہ کی سرزمین کو پاک کر کے چھوڑیں گے۔ رات کی تاریکی میں اس کے کیمپ کی دیواریں پھلانگ کر اس کے کیمپ میں داخل ہوئے، اس کے کمرے میں پہنچ گئے، لائٹ جلائی، سوئے ہوئے میجر کو بیدار کیا اور کہا: اُو بے غیرت تو کہا کرتا تھا، کہ میرے علاقے میں کوئی پرندہ بھی پرواز نہیں کر سکتا۔ یہ تیرے سامنے دو لشکری مجاہد کھڑے ہیں۔وہ چیخنے لگا ایک مجاہد نے سر میں فائر کر کے ڈھیر کر دیا، چاروں طرف کیمپ کے اندر سوئے ہوئے ہندو فوجی بیدار ہو گئے۔اور معرکہ شروع ہوا، ساڑھے تین گھنٹے معرکہ لڑا گیا۔اس دورانیہ میں مجاہدین نے چالیس سے زائد ہندو فوجی پھڑکا دیے۔اللہ نے ان کی مدد کی، کامیابی کے ساتھ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہوئے۔اللہ اکبر......

آج اللہ کی قسم! لشکر طیبہ کے مجاہدین ان کے حصار (گھیرے) کو توڑنے کے لیے میدانوں میں موجود ہیں۔ میں کیسے بھول سکتا ہوں اپنے بھائی ابو ایوب شہید رحمہ اللہ کو۔ وادی میں معرکہ جاری تھا، ایک برسٹ ہندو آرمی کی طرف سے آیا اس بھائی کا سینہ پھاڑتا ہوا گزر گیا۔ سینے میں سوراخ ہو گیا۔خون تیزی سے بہنے لگا۔خون کا بہاؤ روکنے کے لیے بھائی نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ایک ہاتھ رنگین ہوا اٹھا لیا، پھر دوسرا ہاتھ وہیں پر رکھ لیا۔ وہ بھی رنگین ہوا وہ بھی اٹھا لیا۔ جب دونوں ہاتھ رنگین ہو گئے، خون رکنے والا نہ تھا، لشکر طیبہ کے مجاہد جو دائیں بائیں کندھے سے کندھا ملائے انڈین آرمی کے خلاف لڑ رہے تھے۔مخاطب کرتا ہے اور کہتا ہے ساتھیو! دیکھ لو میں نے اپنے ہاتھوں پر اللہ کی جنت کی مہندی لگا لی ہے۔ میرے لیے دعا کرتے رہنا میں اللہ کی جنت کی طرف جا رہا ہوں۔ جی ہاں ان گھیروں کو توڑنے والے مجاہدین آج بھی میدانوں کے اندر موجود ہیں۔اللہ اکبر

تین ماہ کا بچہ مجاہدین کی امانت ہے:

حافظ سعید صاحب نے ایک جمعہ سیالکوٹ مرے کالج کی گراؤنڈ میں پڑھایا۔ وہاں ایک ماں تین ماہ کا بچہ لے کر حاضر ہوتی ہے۔ کہتی ہے حافظ صاحب! قبول کیجیے یہ مجاہدین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی امانت ہے، آپ آج لے جانا چاہتے ہیں ابھی لے جائیں اگر آپ کہیں تو میں اسے اپنے پاس اپنا بیٹا نہیں بلکہ مجاہدین کی امانت سمجھ کر پرورش اور تربیت کرتی ہوں، جب یہ بڑا ہوگا تو میں اسے لشکر طیبہ کے مجاہدین میں بھیج دوں گی۔ آج الحمد للہ یہ قربانیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

میں نے ساہیوال کے ایک لوکل اخبار میں ایک خبر پڑھی۔ ساہیوال کے ایک امتحانی سنٹر میں ہزاروں پرائمری کلاس کے معصوم چھوٹے چھوٹے بچے امتحان دینے کے لیے جمع تھے۔ اخبار لکھتا ہے کہ ان کے استاد نے پیپر کے آخر میں یہ سوال کیا کہ بیٹو! بڑے ہو کر کیا بنو گے؟ اخبار نے لکھا کہ نوے فیصد بچوں نے جواب لکھا کہ ہم بڑے ہو کر مجاہد بنیں گے۔ آج اللہ کی قسم! وہ دن گزر گئے جب مائیں اپنے بچوں کو اپنی گودوں میں لے کر یہ درس دیا کرتی تھیں کہ بیٹا تو بڑا ہو کر ایک ڈاکٹر کی ڈگری لے کر، برطانیہ میں جا کر عیسائیوں کا خادم بن جائے گا۔ بیٹا تو انجینئر بن کر امریکہ میں جا کر یہودیوں کا خدمت گار بن جائے گا۔ آج مائیں اپنے بیٹوں کو خالد بن ولید، ابوعبیدہ بن الجراح، سعد بن وقاص (رضی اللہ عنہم)، محمد بن قاسم، احمد شاہ ابدالی، شہاب الدین غوری، محمود غزنوی، عمادالدین زنگی، محمود الدین زنگی، اور پھر صلاح الدین ایوبی (رحمہ اللہ) کے جہادی واقعات، معرکے اور داستانیں سنا رہی ہیں۔

جنت کے ملبوسات میرے منتظر ہیں:

میں آخری بات کہہ کر اپنی بات سمیٹتا ہوں۔ میں اُس بوڑھی ماں کو بھی جانتا ہوں جس کا بیٹا وادی کشمیر میں شہید ہوا۔ ہم شہادت کی اطلاع دینے کے لیے ان کے گھر میں گئے، بہت بڑے بنگلے میں رہتی تھیں۔ فرمانے لگی، بیٹھ جائیے! مجاہدین بیٹھ گئے۔ بوڑھی خاتون تشریف لائیں، کہتی ہیں ایک دن میرے سارے بیٹے میرے اردگرد بیٹھ کر باتوں میں مصروف تھے، میں نے انھیں خاموش رہنے کا حکم دیا اور کہا بیٹو! تم نے دنیا کی بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کر لیں۔ بتلاؤ تم میں سے کوئی اللہ کی جنت کی ڈگری بھی لینا چاہتا ہے، کہتی ہے کہ میرا یہ بیٹا خاص توجہ سے میری باتیں سن رہا تھا۔ کہنے لگا اماں آپ کی اس بات کا کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب ہے؟ میں نے کہا: بیٹا! آج جہادِ کشمیر عروج پر ہے، تم میں سے کوئی جہاد کے میدان میں اترے اور شہید ہو جائے۔ میں اس کی شہادت کو اللہ کی جنت کی ڈگری تصور کرتی ہوں۔ کہتی ہیں یہ تیار ہوا لشکر طیبہ کے ٹریننگ سنٹروں میں چلا گیا۔ کئی مہینے ٹریننگ لیتا رہا، پلٹ کر واپس آیا، اور مجھ سے اجازت طلب کی۔ میں نے اجازت دے دی، اور بڑا سا بیگ کپڑوں سے بھر کر رکھ دیا اور ڈرائیور سے کہا میرے بیٹے کو کراچی ایئر پورٹ پر چھوڑ کر آؤ۔ کہتی ہیں وہ بیٹا تمام دوست احباب سے ملاقات کرنے کے بعد باہر سے آیا۔ آخر میں مجھ سے ملا اور مل کر بیگ کی طرف گیا بیگ کھولا اور دو سوٹ اس میں سے نکال لیے اور چل دیا۔ ماں نے پیچھے سے آواز لگائی، بیٹا تم کتنے ہی سوٹ ہر مہینے تیار کروایا کرتے تھے۔ آج ساتھ لے کر نہیں جاؤ گے۔ کہتا ہے اماں جان! جس راہ کی ترغیب آپ نے دی اس راہ پر چلتے ہوئے تمہارے بیٹے کو دنیا کے کپڑوں کی ضرورت نہیں۔ اب تو جنت کے لباس اس کے منتظر پڑے ہیں۔ یہ بات کہتے ہوئے گھر سے نکل گیا۔ آج وہ شہید ہو چکا ہے یہ بوڑھی ماں اپنے اس بیٹے کا واقعہ سنا رہی تھی۔

بہتر وہ ہے جس کا تعلق اللہ سے بہتر ہے:

لیکن مجھے پیارے پیغمبر ﷺ کے صحابی کا واقعہ یاد آ رہا تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ! لشکر لے کر جنگل بیابان میں سے گزر رہے تھے۔ علامہ منذری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الترغیب والترہیب'' میں نقل کیا ہے، کہ اللہ کے نبی ﷺ جنگل میں سے گزر رہے ہیں کہ وہاں ایک بدو دیہاتی خیمہ لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ لشکر قریب سے گزرتا ہے، اپنے خیمے کا ایک کونہ اٹھا کر دیکھتا ہے......!

پوچھتا ہے کہ جانے والے لوگو! تم کون لوگ ہو؟

بتایا گیا: اللہ کے نبی ﷺ جا رہے ہیں۔

پوچھا: کدھر جا رہے ہو؟

بتایا گیا: کہ اللہ کے نبی ﷺ جہاد کے لیے جا رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم! چیمبرلین روڈ کے نمازی حضرات! جب دل نے یقین پکڑنا ہو تو چھوٹی سی بات بھی مؤثر ہو جایا کرتی ہے۔ یہ مختصری گفتگو چند سوالات پر مشتمل تھی۔ یہ کوئی ایک گھنٹے کا خطبہ جمعہ تھا، نہ دو گھنٹے کی تقریر۔ نہ ایک روزہ کانفرنس تھی، نہ ہی تین روزہ اجتماع منعقد کیا گیا تھا۔ اس نے پھر سوال کیا کہ وہاں جانے والے کو کیا ملا کرتا ہے؟

لوگوں نے بتلایا: اگر زندہ پلٹ کر غازی بن کر واپس آ گئے تو اجر و ثواب ساتھ آئے گا۔ شہید ہو گئے تو اللہ کی جنت کے وارث اور مالک بن جائیں گے۔ چند سوالات کا جواب پا کر اپنا اونٹ تیار کیا اور اللہ کے نبی کے ساتھ ہو لیا۔ آپ ﷺ کی سواری کے برابر چل رہا تھا۔ اسلحہ پاس تھا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے انجان سمجھ کر پیچھے ہٹا دیا۔ صحابہ کی سواریاں اللہ کے نبی ﷺ کے اردگرد چل رہی تھیں۔ اللہ کے نبی لشکر کے درمیان چل رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سواریاں جب تھوڑی ادھر اُدھر ہوئیں تو اس نے فوراً اپنی سواری اللہ کے نبی ﷺ کی سواری کے قریب کر دی۔ اور پھر دوسرا سوال یہ کیا کہ ''اللہ کے نبی ﷺ! میرا یہ میلا کچیلا، بدبودار لباس، کالا سیاہ جسم ہے، کیا میں بھی اللہ کی جنت میں جا سکتا ہوں؟'' پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ اس بدو کو میرے قریب آنے سے مت روکو، اسے میرے قریب آنے دو، یہ تو جنت کے سرداروں میں سے ایک سردار ہے۔ لاہور کے باسیو! اللہ کی قسم! اس فریب میں مت رہنا کہ ہم بڑے شہر کے باسی ہیں: ﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ﴾ اللہ کے ہاں بہتر وہ ہے جس کا تعلق اللہ سے بہتر ہے۔ اللہ اکبر......

دیکھیے......! ابوجہل ایک بڑے شہر مکہ مکرمہ کا باسی تھا مگر جہنم اس کا نصیب بن گیا اور یہ بدو جنگل بیابان میں رہنے والا ہے لیکن اللہ کے نبی ﷺ اس کے متعلق فرما رہے ہیں ''یہ جنت کے سرداروں میں سے ایک سردار ہے۔'' وہ قافلے کے ساتھ چلتا گیا، معرکے کے دوران لڑتے ہوئے شہید ہو گیا اللہ کے نبی ﷺ نے اسے دیکھا اور مسکرا دیے۔ اپنا چہرہ انور پھیر لیا، لوگوں نے سوال کیا، اللہ کے نبی (ﷺ)! آپ تو مسکرا رہے تھے۔ فرمانے لگے لوگو! تھوڑی دیر قبل ہی یہ مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ میرا یہ میلا کچیلا، بدبودار لباس، کالا سیاہ جسم، کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اللہ کی جنت میں جا سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے خوشبودار جنت کا لباس عطا کر دیا ہے۔ جنت کا سفید چمڑا دے دیا۔ اور میں نے اپنا منہ اس لیے پھیرا کہ اس کی حوروں میں سے ایک حور اس کے سر کے قریب آ کر بیٹھ چکی تھی۔ میری غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ میں اس کی عزت کی طرف دیکھوں۔ [الترغیب والترهیب، کتاب الجهاد الترغیب فی الرباط فی سبیل الله عزوجل: ۲/۲۱۴، رقم: ۲۱۴۳]

آج اللہ کی قسم! لوگوں کی عزتیں بازار میں ہوں نظریں کہاں کہاں گردش کرتی ہیں، یہ ہمیں بخوبی معلوم ہے۔ جی ہاں! اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ اس کی عزت کی طرف دیکھوں۔

جھونپڑا اور بابا جی......!

میں اس بوڑھے بزرگ کو بھی جانتا ہوں کہ جب ہم اطلاع شہادت لے کر ان کے گھر گئے وہ ریت کے ایک ٹیلے پر سرکنڈے کا بنا ہوا جھونپڑا ہی اس کی کل کائنات تھی۔ مجاہدین کی گاڑی اس جھونپڑی کے سامنے رکی، اور وہ بوڑھا ادھر اُدھر بھاگا تاکہ کوئی چادر یا چارپائی مل جائے۔ وہ پریشان تھا کہ یہ مہمان میرے گھر میں آئے ہیں، میں انھیں کسی چارپائی پر بٹھاؤں۔ اللہ کی قسم! سرکنڈے کا بنا ہوا جھونپڑا تھا۔ وہ ایک گھاس کا گٹھا اٹھائے ہوئے آ رہے تھے، ہم نے دیکھا تو بھانپ گئے اور اس کے قریب آنے سے پہلے ہی زمین پر بیٹھ گئے اور کہا بابا جی آپ کس لیے پریشان ہوتے ہیں، ہم تو مجاہد لوگ ہیں ہمیشہ اس مٹی پر بیٹھتے ہیں، آئیے یہیں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ بزرگ تشریف رکھتے ہیں ہم نے اطلاع شہادت دی، وہ بزرگ کھڑے ہوتے ہیں اور سجدے میں گر جاتے ہیں، اور کہتے ہیں اللہ اب تو مجھ سے راضی ہے ناں! میرے پاس دنیا کی کوئی نعمت نہیں ہے۔ ایک بیٹا تو نے عطا کیا تھا، تیری رضا کے لیے میں نے وہ بھی قربان کر دیا ہے۔

دیکھنا کہیں قافلہ چھوٹ نہ جائے:

آج یہاں کتنے بھائی بیٹھے ہیں جنھوں نے اللہ کی راہ میں دو دو بیٹے قربان کر دیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنے وہ بھائی ہیں جنھوں نے درجنوں اپنے روحانی بیٹے اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے وادی کشمیر کے لیے روانہ کر دیے، جو آج دنیا میں نہیں ہیں، اللہ کی قسم! ''دیکھنا کہیں قافلہ چھوٹ نہ جائے۔'' معیشت تو اللہ درست کرنے والے ہیں، مالی حالات اللہ کی طرف سے مضبوط ہوں گے۔ آیئے اللہ سے اپنا رشتہ خالص اور مضبوط کرلیں۔ جہاد کے لیے مخلص ہو جائیں، آؤ میدانوں میں آ جاؤ، پھر دیکھنا ﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾ (الذاریات: ۵۵) کس طرح اللہ کی طرف سے رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں۔

میرے بزرگو اور بھائیو! میں اس مختصر فرصت کے اندر یہی دعوت دینا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

جہاد چھوڑنے کے نقصانات

- مسلمان کن ذخائر و وسائل کے مالک ہیں؟
- گجرات، کاٹھیاوار اور احمد آباد کے دل دہلا دینے والے واقعات
- فلسطین کے معصوم بچے کے پتھر اٹھانے پر دہشت گردی کا الزام
- عراق کی سرزمین کو تہہ و تیغ کرنے کا امریکی پنگا
- افغانیوں کو چھیڑو گے تو مرو گے۔
- جہاد کے لیے ٹریننگ کی اہمیت اور ترغیب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ...... اَمَّا بَعْدُ!

فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ، وَ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ۔ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ :

﴿مَا لَکُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ الظَّالِمِ اَھْلُھَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا ۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِیْرًا﴾

[الأنبیاء: ۴۴]

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ : أُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَأْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ] صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب: فضل المدینۃ وأنّھا تنفی النّاس۔ رقم الحدیث : ۱۸۷۱]

آپ کو لوگوں کی اکثریت بطورِ تجزیہ، یہ بات کہتے ہوئے سنائی دے گی کہ مسلمانوں کے پاس وسائل نہیں۔ مسلمانوں کے پاس سہولتوں اور نعمتوں کی کمی ہے۔ اس لیے دنیا میں مار کھا رہے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ بات بے بنیاد اور غلط ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقائق دراصل یہ ہیں کہ......!!

- آج دنیا میں 65 فیصد نکلنے والے تیل کے ذخائر کے مالک مسلمان ہیں۔
- 75 فیصد رقبہ قابل کاشت مسلمانوں کے پاس ہے۔
- 56 لاکھ مسلمانوں کی آرمی، ڈیڑھ ارب کے لگ بھگ مسلمانوں کی آبادی ہے۔
- تقریباً 56 مملکتیں ایسی ہیں جن کے حکمران، فرمانروا مسلمان ہیں۔
- ان تمام چیزوں سے بڑھ کر یہ کہ پیارے پیغمبر علیہ السلام کے فرامین آج تک کتب احادیث میں ویسے ہی موجود ہیں جیسے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے 14 سو سال قبل رونما ہوئے تھے۔
- اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والا ''قرآن'' آج تک کسی نقطے، زبر، زیر اور پیش کی تبدیلی کے بغیر ویسے ہی مسلمانوں کے پاس موجود ہے۔

لیکن ہاں......! آخر کہیں نہ کہیں کمی تو ضرور واقع ہوئی، جس کی بنیاد پر آج ذلت، رسوائیاں مسلمانوں کا مقدر ٹھہریں۔ اس کمی کا نام کیا ہے؟ غور فرمایئے......! بقول جناب امیر المومنین عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ ((لَا عِزَّةَ اِلَّا بِالْجِهَادِ)) کہ مسلمانو! تمھیں جہاد کے ساتھ عزت ملے گی۔ اور پھر اس کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ((تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الذِّلَّةَ)) ''مسلمانو! جہاد چھوڑ دو گے تو ذلت اور رسوائی تمہارا مقدر بن جائے گا۔''

ایک دوسری حدیث میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان گرامی ہے:

((لَئِنْ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ وَأَخَذْتُمْ بِأَذْنَابِ الْبَقَرِ وَتَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ لَيُلْزِمَنَّكُمُ اللّٰهُ مَذَلَّةً فِي رِقَابِكُمْ لَا تَنْفَكُّ عَنْكُمْ حَتّٰى تَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ وَتَرْجِعُوا عَلٰى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ)) [مسند احمد : ۹/ ۵۱، رقم : ۵۰۰۷]

''اگر تم نے جہاد کرنا چھوڑ دیا اور اپنی گائے کی دموں سے چمٹ گئے اور تجارت میں مشغول ہو گئے، تو اللہ تعالیٰ تمہاری گردنوں میں غلامی کے طوق ضرور ڈال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے گا۔ اور وہ طوق اُس وقت تک نہیں ختم ہوگا جب تک تم اللہ کی طرف توبہ نہیں کرتے اور اس رستے سے پلٹ نہیں آتے جس پر تم چل رہے ہو۔''

آج ذرا اپنے گردو پیش میں نظر تو دوڑایئے......! آج ہم کہاں کھڑے ہیں؟

- ذرا نظر اُٹھا کر گجرات، کاٹھیاوار، احمد آباد کے گلی کوچوں میں کتنی جلتی لاشوں کی طرف دیکھئے تو سہی......
- فلسطینی مسلمانوں کی حالت زار پر، مظلوم چہروں پر ظلم کی رقم شدہ داستانوں کا مطالعہ تو کیجیے......
- کبھی موقع ملے تو پڑوسی ملک ''افغانستان'' کے تہہ وتیغ ہوتے پہاڑوں کی اڑتی ہوئی خاک سے بارود کے دھویں کی بُو تو سونگیے......
- کشمیری مسلمانوں کی طرف نظر دوڑا کر دیکھئے جو سالہا سال سے ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں، جن کے زخمی جسموں سے آج بھی خون رِستا چلا جا رہا ہے۔
- ظالم و جابر کافر دشمن امریکہ کا عراق کی سالمیت کو تباہ و برباد کرتے ہوئے بھی دیکھ لیا۔

الغرض آپ کو چاروں اطراف سے مسلمان ذلیل و رسوا ہوتے نظر آئیں گے۔ نوجوان مسلمانوں کو چن چن کر قتل کیا جا رہا ہے۔ عزتیں نوچی جاتی ہیں تو مسلمان خواتین کی۔ اگر بچے ذبح ہو رہے ہیں تو وہ مسلمانوں کے...... بوڑھے رسوا ہوتے ہیں تو مسلمانوں کے...... آج اگر مسجدیں گرائی جاتی ہیں تو مسلمانوں کی...... آج کسی دین کی توہین کی جاتی ہے تو مسلمانوں کے دین کی۔

100 مسلمانوں کے جلتے ہوئے لاشے:

آخر اس کا حل کیا ہے؟ اس کا علاج کیا ہے؟ آیئے مل بیٹھ کر اس کا علاج تلاش کرتے ہیں۔ اس کا حل صرف جہاد ہے۔ وہ گجرات، کاٹھیاوار، احمد آباد جہاں پر ہزاروں مسلمان زندہ جلا دیے گئے۔ دل دہلا دینے والے ایسے واقعات پیش آئے کہ ایک ہندو چوہدری مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ آؤ میرے گھر میں پناہ لے لو، 100 مسلمان بھاگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اس کے گھر میں پناہ گزیں ہو جاتے ہیں وہ اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیتا ہے۔ باہر سے ہندوؤں کو دعوت دینا شروع کر دیتا ہے آؤ تمہیں تماشا دکھلائیں۔ 15 ہزار ہندو اس محلے میں جمع ہو جاتے ہیں، یہ ان مسلمانوں پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دیتے ہیں۔ وہ ایک سو مسلمان تڑپ تڑپ کر آگ کے الاؤ میں راکھ کا ڈھیر بنتے چلے جا رہے ہیں۔ ستر مسلمان جل کر راکھ کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ تیس مسلمان آگ لگے کپڑوں کے ساتھ باہر نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، زخموں سے چور تھے، پانی کا پیالہ پیش کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ اُن کے زخموں پر مرہم رکھنے والا کوئی نہیں تھا۔ کپڑوں میں لگی آگ بجھانے والا کوئی نہیں تھا۔ تڑپ تڑپ کے یونہی شہید ہو جاتے ہیں۔ اللہ اکبر......

اس سے بہتر تھا کہ مر جاتی میں!

فلسطین میں کیا ہو رہا ہے؟ ہماری پاکستانی بہن ام عدنان، حج بیت اللہ کے لیے گئی فرماتی ہیں کہ ایک دن میں بیت اللہ میں وضو خانے کی طرف جارہی تھی کہ ایک ضعیف العمر شخص اپنی بوڑھی بیوی کا ہاتھ پکڑ کر وضو خانے کے قریب کھڑا تھا۔ اسکی بیوی نابینا تھی۔ اُس بزرگ نے فرمایا: بیٹی اپنی ماں کو بیت الخلاء اور وضو میں مدد دو گی؟ فرماتی ہیں میں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور وضو خانے کی طرف لے چلی۔ وضو کروانے کے بعد میں نے اُس عورت سے سوال کیا اماں جان! آپ کی آنکھوں کو کیا ہوا۔ وہ بوڑھی خاتون بیت اللہ (مسلمانوں کے مرکز) میں بیٹھ کر دھاڑیں مار کر رونے لگی۔ فرمانے لگی: ہم دونوں میاں بیوی فلسطین سے آئے ہیں۔ اللہ اکبر...... اپنی داستانِ مظلومیت بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں، کہ ایک دن میرے گھر میں اسرائیلی فوجی داخل ہوئے۔ میری تین بیٹیاں تھیں دو بیٹے تھے۔ بیٹے کام کاج کے لیے گھر سے نکلے ہوئے تھے۔ اسرائیلی فوجی داخل ہوئے میری بیٹیوں کو پکڑ کر میرے سامنے منہ کالا کرنے لگے بعد میں ان کے نازک اعضا کاٹ کر ان پر تیزاب پھینک دیا۔ وہ تڑپ تڑپ کر مر رہی تھیں۔ کہ اتنے میں دو بیٹوں کو بھی موت، گھیر کر گھر لے آئی۔ انھیں کیا معلوم کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ وہ بھی گھر میں داخل ہوئے۔ ابھی اسرائیلی فوجی گھر میں موجود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ فائرنگ کر کے دونوں بیٹوں کو بھی خاک و خون میں نہلا دیا۔ پانچوں تڑپ تڑپ کر شہید ہو رہے تھے۔

کہتی ہیں میرے منہ بے ساختہ نکلا: ظالمو! اس سے پہلے مجھ بوڑھی کو مار ڈالتے۔ کیا تم نے مجھے یہ سب منظر دیکھنے کے لیے زندہ رکھا ہے۔ ابھی میرے الفاظ مکمل ادا نہیں ہوئے تھے کہ ایک فوجی نے اپنی جیب سے پرکار نما نوکیلا چاقو نکالا اور میری آنکھوں میں مارا۔ آنکھوں کا نور بہہ گیا۔ میں بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ نجانے کون اٹھا کر ہسپتال لے گیا۔ ہوش آنے پر پتہ چلا کہ ساری اولاد تڑپ تڑپ کر اپنے رب کو جا ملی ہے اور میں آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو چکی ہوں۔

اے اہل لاہور...... ! اس بوڑھی عورت نے بیت اللہ میں بیٹھ کر اپنی داستانِ مظلومیت آپ تک پہنچا کر، آپ کو سنا کر یہ بتلایا ہے کہ غفلت کا انجام یہ ہوا کرتا ہے۔ اگر غفلت میں پڑے رہے اور اس کوتاہی کو دور نہ کیا تو انجام ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

دین اسلام کو ہمیشہ قربانیوں سے عروج ملا ہے:

آج اللہ کا دین پھر آپ سے قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ کے دین کا مزاج ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں سے قربانی کا مطالبہ کیا کرتا ہے۔ وقت کی قربانی، اقتدار کی قربانی، اثر ورسوخ کی قربانی، عزت کی قربانی، جان کی قربانی، مال کی قربانی اور خون کی قربانی۔..... اللہ کے دین کا مزاج ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں سے قربانی کا مطالبہ کیا کرتا ہے۔

اے اہل اسلام، اے اہل لاہور...... ! آج پھر اللہ کا دین آپ سے قربانیاں مانگ رہا ہے۔ قربانیوں کے لیے آپ کو آوازیں دے رہا ہے۔ آیئے اس غفلت کو آج ہی دور کریں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بھی انہی کمزوروں کے حق میں بولتا ہے اور آپ کو جھنجھوڑ رہا ہے:

﴿وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا قرآن جھنجوڑ رہا ہے...... تمھیں کیا ہوا کہ تم ان کمزور، مردوں، عورتوں اور بچوں کے لیے کیوں نہیں نکلتے جو پکار پکار کر کہتے ہیں: اے اللہ یہاں کے رہنے والے ہندو ظالم ہیں۔ یہاں کے رہنے والے عیسائی ظالم ہیں۔ یہاں کے رہنے والے یہودی ظالم ہیں۔ ہمیں یہاں سے نکال لے یا ہمارے لیے پھر سے کوئی عماد الدین زنگی، محمود الدین زنگی اور صلاح الدین ایوبی کو ہمارا مددگار بنا کر بھیج۔

22 ملکوں کی نیٹو افواج، سلطان ایوبی کے مقابلے میں:

کون صلاح الدین ایوبی؟ وہ اللہ کا شیر، جس نے بائیس ملکوں کو اپنے مقابلے میں میدانِ اَقّع میں جمع پایا۔ علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ ''الکامل'' میں لکھا ہے کہ بائیس عیسائی ملکوں کی فوج اکیلے سلطان صلاح الدین ایوبی کے مقابلے میں بیٹھی ہوئی تھی یہ اللہ کا شیر مٹھی بھر ساتھیوں کے ہمراہ میدان اَقّع میں تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بائیس ملکوں کی فوج کو اپنے مقابلے میں دیکھا تو اپنے چند با اعتماد ساتھیوں کو مشورہ کے لیے علیحدہ کیا۔ پوچھا بھائیو! دیکھ رہے ہو ساری دنیا کا کفر تمہارے مقابلے میں جمع ہے۔ تمہارا کیا پروگرام ہے؟

ساتھیوں نے کہا سلطان آج ان کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ یہ اتنی بڑی تعداد میں آئے ہیں۔ آج تو ہم ان کے خلاف نہیں لڑ سکتے۔ ہم ان کے ایک ایک افیسر کے مقابلے میں اپنا ایک ایک سپاہی کھڑا کریں پھر بھی ان کے آفیسرز کی تعداد زیادہ ہوگی، ہمارے فوجی کم پڑ جائیں گے۔ اور فوج اس کے علاوہ ہے۔ ہم نہیں لڑ سکتے۔ سلطان ان کی آراء و تجاویز سنتا رہا۔ اٹھ کر اللہ کا قرآن پڑھنے لگا۔ کہا میرے ساتھیو! اللہ کا قرآن سنو: ﴿كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ اللہ کے فیصلے ہیں کہ جو اللہ رب العزت کے لیے ڈٹ جایا کرتے ہیں میدانوں میں کھڑے ہو جایا کرتے ہیں پھر اللہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو بڑے بڑے لشکروں پر غالب کر دیا کرتا ہے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے صلیبیوں کو ایسے زخم لگائے، کہ آدھے سے زیادہ فوجیوں کو کاٹ کر پھینک دیا، ان سے بیت المقدس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھین لیا۔ بچے کھچے صلیبی جان بچا کر بھاگ کر اپنے اپنے علاقوں میں پہنچے۔
مسلمانو! آج تاریخ کی کتب اٹھا کر دیکھو۔ اللہ کی قسم! ان عیسائیوں نے موجودہ لندن شہر کے اندر کا بورڈ لگا دیا کہا کہ یہ شہر برائے فروخت ہے، سلطان سے ہمیں اتنی مار پڑی ہے کہ ہماری عوام بھوک سے مرگئی۔ کوئی ہمیں روٹی کے چند ٹکڑے دے دے۔ ہم اپنی عوام کو روٹی کے چند ٹکڑے کھلا کر زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔
آج پھر یہ دشمن جمع ہو کر آئے ہیں اور یہ کوئی پہلی مرتبہ تو نہیں آئے بلکہ یہ تو ہمیشہ جمع ہو کر آیا کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! مار کھانے کے لیے، برباد ہونے کے لیے!

بدنصیبی کب مقدر بنی؟

لیکن ایک دلخراش بات بھی سنتے جایئے۔ جس عیسائی جرنیل نے مسلمانوں سے بیت المقدس واپس چھینا، سلطان صلاح الدین ایوبی کی قبر پر جامع مسجد اموی دمشق میں گیا، جوتے سمیت قدم اٹھا کر قبر پر رکھتا ہے، نوک دار چھڑی قبر پر چبھو کر کہتا ہے: مسٹر صلاح الدین اٹھو، دیکھ لو! ہم نے تیری اولاد سے آج پھر بیت المقدس چھین لیا ہے۔
یہ بدنصیبی کے دن ہمیں تب دیکھنے پڑے جب ہم نے اللہ کے دین کو جہاد کو، اللہ کے احکامات، شریعت کو چھوڑ دیا تھا۔ ان نظاموں کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگے۔ میرے بھائیو! آج وہ مسلمان پکار پکار کر کہتے ہیں: ﴿مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ اللہ کا قرآن جھنجوڑتا ہے کہ تمھیں کیا ہوا تم ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے لیے لڑائی کیوں نہیں کرتے۔ یہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ اے اللہ! یہاں کے رہنے والے ظالم ہیں، ہمیں یہاں سے نکال لے۔ یا ہمارے لیے پھر سے کوئی عماد الدین زنگی، محمود الدین زنگی، صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم، محمود غزنوی، شہاب الدین غوری، شاہ ابدالی رحمہ اللہ، خالد ابن ولید، سعد بن وقاص رضی اللہ عنہما آج پھر ان جیسا کوئی سالار بھیج جو ان ظالموں کے ہاتھ توڑ سکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیئے مسلمانو! وہ مظلوم مسلمان پھر سے ہمیں آواز دے رہے ہیں۔ جن کے لیے اللہ کا قرآن ہمیں جھنجوڑتا ہے۔

تمام کافروں کا ایک ہی ہدف ...... اسلام اور پاکستان:

اب سنیے افغانستان کی داستانِ خونچکاں! ان افغانوں کے پاس کل روس آیا تھا، روسیوں نے بڑے لالچ دیے کہ: افغانیو! تمھیں روڈ پکے کر دیتے ہیں...... تمھیں کالج یونیورسٹیاں بنا دیتے ہیں...... کارخانے تعمیر کر دیتے ہیں...... تمہارے لیے زرعی اصلاحات کھود دیتے ہیں...... ہمیں پاکستان کی طرف جانے دو۔

افغانیوں نے ایک ہی بات کہی: ''روسیو! سن لو جب تک ایک بھی افغان بچہ زندہ ہے ہم تمھیں پاکستان کی طرف قدم اٹھانے کی اجازت نہیں دیں گے۔'' وہ افغان کٹتے رہے، مرتے رہے، سترہ لاکھ افغانیوں نے قربانیاں پیش کر کے روس کو واپس بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ جب روس کو شکست ہوئی تو جنگی اخراجات سے معاشی حالت اس قدر خراب ہو چکی تھی کہ اپنے بحری بیڑوں پر For Sale کا بورڈ لگا دیا کہ یہ بحری جنگی بیڑے ''برائے فروخت'' ہیں۔ انھیں دنیا کا کوئی ملک خرید لے، اور بدلے میں گھی کے چند ٹین ڈبے، گندم کی چند بوریاں اور روٹی کے چند ٹکڑے دے دے۔ ہماری عوام بھوک سے مر گئی، افغان شیروں نے روس کو ایسی ضربیں اور ٹھوکریں لگائیں کہ آج تک اپنے زخم چاٹ رہا ہے۔

قرآن ہمیں جھنجوڑتا ہے:

میرے بھائیو! آیئے اللہ کی قسم......! آج اللہ کا قرآن آپ کو جھنجوڑتا ہے، اگرچہ ہم نے آج پھر سے ان افغانوں کو تنہا چھوڑ دیا، ہم نے انھیں مروا دیا لیکن وہ اللہ کے شیر اب کھڑے ہو چکے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں جہاد رک گیا، ہم پوچھتے ہیں: بتلاؤ اگر جہاد رک گیا ہے تو کیوں ہر روز درجنوں کی تعداد میں امریکی اور ان کے اتحادی مر رہے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا وہاں کوئی زلزلہ آیا ہوا ہے، کہ مکان گرتے ہیں جس سے روزانہ مکانوں کے ملبے تلے آ کر مر جاتے ہیں یا اوپر سے پتھر گر رہے ہیں جس سے مرتے ہیں۔ انھیں مجاہدین مارتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کیونکہ (الحمد للہ) اللہ کی توفیق سے جہاد جاری ہے۔ جہاد رکا ہوا نہیں اور ان شاء اللہ یہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ میرے بھائیو! آج کھڑے ہونے کا وقت ہے۔ غفلت سے بیداری کا وقت ہے۔

عراق میں امریکی درندگی کے نشان:

اب آیئے عراق کی طرف۔ وہاں کے حالات ہم روزانہ خبروں میں پڑھ رہے ہیں، بالخصوص یہ خبر ساری دنیا کے مسلمانوں نے پڑھی ہوگی کہ عراق کا ایک خاندان گاڑی میں سفر کر رہا تھا، راستے میں امریکی فوجیوں نے گاڑی روکی اور فائرنگ کر کے تمام لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ گاڑی میں سب عورتیں اور بچے تھے مرد کوئی نہیں تھا۔ اس گاڑی میں ایک ایسی خاتون بھی سفر کر رہی تھی، جس کے دو چھوٹے چھوٹے معصوم بچے چمٹے ہوئے تھے۔ دونوں بچے اس فائرنگ سے شہید ہو چکے تھے۔ وہ خاتون برسٹ لگنے سے تڑپ رہی تھی، خاک وخون میں نہائی اس عورت نے اپنے دونوں بچوں کو آخری سانسیں لیتے ہوئے دیکھا۔ اور خود زندگی کے آخری لمحات تڑپتے ہوئے پورے کر رہی ہے۔ اس حالت میں ایک امریکی آگے بڑھتا ہے۔ اس خاتون سے معصوم شہید بچوں کی لاشیں چھیننا چاہتا ہے۔ وہ تڑپتی عورت ان لاشوں کو چھوڑتی نہیں ہے۔ ساری دنیا نے یہ منظر دیکھا۔ ہم نے سوچا شاید آج کسی مسلم حکمران کی رگ غیرت پھڑک پڑے، آج کوئی مسلم حکمران فوجیں لانچ کرنے کا حکم جاری کر دے، اگلے دن اخبارات اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے۔ فوجیں لانچ کرنا تو درکنار کسی مسلم حکمران کو کوئی مذمتی بیان جاری کرنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی تھی۔ اگلے دن ایک امریکی جرنیل نے بیان دیا۔ یہ درندہ بے غیرت بکواس کرتا ہے کہ ہماری فوج کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔

ہمارے دفاع کا حق کس نے چھین لیا:

اے اہل لاہور......! ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ بائیس ہزار کلومیٹر سے آنے والے امریکی درندوں، کتوں کو، سعودیہ، کویت، قطر، پاکستان، افغانستان، عراق، ایران،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوڈان، لبنان، اردن، شام، مصر، یمن میں اپنے دفاع کا حق حاصل ہے تو میرے اور آپ کے دفاع کا حق کس نے چھین لیا ہے؟ جو حق ہمارے اللہ نے اس انداز سے دیا تھا: ﴿فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ﴾ (الانفال:١٢) ''ان کی گردنوں پہ مارو، ان کے جوڑ جوڑ اور پور پور پر مارو۔'' آج یہ شکاری کتوں کی طرح، ان کی ایف بی آئی، ان کے جاسوس، مسلمانوں کے ملکوں میں گھوم رہے ہیں۔ اگر انھیں اپنے دفاع کا حق ہے تو ہمارے دفاع کا حق کس نے چھین لیا ہے؟

ہاں اہل لاہور......! آج وقت ہے اللہ کی قسم! اگر آج بھی ہاتھوں پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تو یاد رکھو یہ چاروں طرف کے حالات، وہ گجرات، کاٹھیاوار، احمد آباد کے حالات ہوں، یا فلسطین کے حالات ہوں، افغانستان کے معاملات ہوں، یا کشمیر کے حالات ہوں۔ عراق یا شیشان کے حالات ہوں۔ مجھے اور آپ کو دعوتِ جہاد اور دعوتِ فکر دے رہے ہیں۔ اگر میرا کوئی بھائی یہ سمجھتا ہو کہ لڑنا فوج کا کام ہے۔ یہ بات درست ہے لیکن یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ نماز پڑھنا بھی پرویز مشرف اور اس کی فوج کا کام ہے۔ جس اللہ نے نماز کا حکم قرآن میں دیا، اُسی اللہ نے جہاد کا حکم قرآن میں دیا ہے۔ ایک کام کرتے ہو دوسرا چھوڑتے ہو۔ جیسے نماز پڑھنا فرض ہے، کفر کے خلاف لڑنا بھی فرض ہے۔

مسلمانو! سوئے رہو، زمانۂ جنگ بیت چکا:

اللہ کی قسم! اگر ان (حکمرانوں) پر تکیہ کر کے بیٹھے رہے تو سن لو، یہ تو اتنے بے بس ہیں کہ انھیں آج تک یہی درس دیا جاتا رہا ''لڑائیوں کا زمانہ گزر چکا ہے۔'' کسی فوجی آفیسر سے دریافت کر کے دیکھ لیجیے۔ یہ ایک سال پہلے یہی باتیں دہرایا کرتے تھے کہ لڑائیوں کا زمانہ گزر چکا ہے۔ امریکہ جنگی سازوسامان لیے چڑھ دوڑا ہے اور یہ کہتے پھر رہے ہیں کہ ''لڑائیوں کا زمانہ بیت چکا ہے۔'' دوسری بات یہ کہا کرتے تھے کہ اب قبضوں کا زمانہ گزر چکا ہے۔ کوئی ملک دوسرے ملک پر قبضہ کر کے نہیں بیٹھ سکتا۔ تیسری بات یہ کہا کرتے تھے کہ ایٹم بم صرف دکھانے کے لیے ہوتا ہے چلانے کے لیے نہیں ہوتا۔ یہ رعب ڈالنے کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا۔ میرے مسلمان بھائیو! دیکھیے امریکہ نے ایک سال میں یہ تینوں کام کر کے دکھلا دیے۔دو بڑی جنگیں لڑی، دو بڑے ملکوں پر قبضہ بھی کیا۔اور آپ نے لاہور کے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ ہلکے پیمانے کے یورینیم بم استعمال کر کے صدام کی ایک لاکھ بیس ہزار فوج کو قتل کیا گیا۔ تینوں کام امریکہ نے ایک سال کے اندر کر کے دکھلا دیے۔ امریکہ ہمارے حکمرانوں کو یہ درس دیا کرتا تھا کہ ایٹم صرف رعب ڈالنے کے لیے ہوتا ہے۔

جنرل ضیاء الحق کا روسیوں کو منہ توڑ جواب:

پھر اس بدبخت (پرویز مشرف) کو اس لیے بلایا ہوا تھا کہ ایٹم بم ہمارے حوالے کردو۔اللہ اکبر...... آج مسلمان عجیب بے بسی کا شکار ہیں۔آیئے ،ان سازشوں کا شکار مت ہوئیے مجاہدین کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ لڑیں گے، ان کی حالت تو یہ ہے کہ پہلے برطانیہ امریکہ کو ٹیلی فون کر کے لے کر آئے۔ جب وہ آ گیا تو پچھلے دنوں روسی صدر ماسکو میں پیوٹن کے پاس بیٹھا کہہ رہا تھا آؤ پاکستان کے گرم سمندر حاضر ہیں۔ وہاں پر آ جاؤ۔اللہ اکبر......

آج سے بائیس سال پہلے وقت کے سربراہ جنرل ضیاء الحق کو جب پتہ چلا کہ روسی گرم پانیوں تک آنا چاہتے ہیں تو اس نے اگلے دن اخبارات میں ایک بیان جاری کیا کہا: ''روسیو! تم نے پاکستان کے گرم پانیوں تک آنے کا ارادہ کرلیا ہے ہم نے تمھیں روکنے کا عزم کرلیا ہے۔تمہارے ٹینکوں توپوں،تمہارے گن شپ ہیلی کاپٹروں،جنگی جہازوں، اسکڈ میزائلوں سے ہم ٹکرا جائیں گے،تمھیں داخل نہیں ہونے دیں گے۔پھر نتائج اپنے رب پر چھوڑیں گے وہ چاہے گا ہمیں تو شہادتیں دے دے گا یا وہ چاہے گا تو ہمیں فتح یاب کر کے تمہارے خلاف فاتح بنا دے گا۔''

اس نے اپنے اس قول کے ساتھ ایسے وفا کیا کہ بارہ سال تک افغانی عوام کو لڑایا، ہزاروں پاکستانیوں نے اپنی شہادتیں پیش کیں،سعودی عرب سے ہزاروں مجاہدین نے اپنا خون پیش کیا اور روس کو واپس بھاگنے پر مجبور کردیا۔آج یہ بے چارہ (پرویز مشرف) وہاں جا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دعوت دے رہا ہے۔تم بھی آ جاؤ امریکہ پہلے ہی موجود ہے۔ یہ کافر بدبخت جہاں جمع ہو جاتے ہیں وہاں بیٹھ کر اس ملکِ پاکستان کی بندر بانٹ کیا کرتے ہیں۔

انھوں نے پہلے ترکی کو خلافت سے محروم کیا۔اس کے تین حصے کر لیے تھے ایک امریکہ نے لے لیا۔ایک برطانیہ نے لے لیا، ایک فرانس نے لے لیا۔آج عراق بھی مسلمانوں سے چھین لیا۔اس کے بھی تین حصے کر لیے، ایک امریکہ کے پاس ہے، ایک حصہ برطانیہ بدمعاش کے پاس ہے، ایک پولینڈ کے پاس ہے۔انھی تینوں ملکوں کی افواج عراق میں لڑتی رہی۔ آج ان تین ملکوں نے عراق کی بندر بانٹ کر لی۔ اہل پاکستان......!! کافروں کی سازشیں سمجھو۔ان کا صرف ایک ہی علاج :الجہاد الجہاد۔

کیا یہ دراندازی نہیں ہے:

آیئے آج سے ہی مجاہدین کے ساتھ کندھوں کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑے ہو جائیں وگرنہ یہ امریکی بدبخت، یہ کافر پہلے مارتے ہیں پھر اوپر سے بدنام کرتے ہیں۔ دیکھیے عراق میں کیا ہوا؟ عراقیوں کو مارنے کے بعد سارے محلات، سارے بنک امریکیوں اور برطانیویوں نے مل کر لوٹ لیے اور بعد میں خالی دفتروں، بنکوں کے دروازے کھول دیے۔اگر کسی مقامی نے کوئی ٹیبل اٹھالی یا کسی دفتر سے چند کاغذ اٹھا لیے تو ان کے سٹیلائٹ کی سکرین آن ہوتی ہے۔ساری دنیا کو دکھلایا جاتا ہے کہ دیکھو بغداد امریکیوں نے برباد نہیں کیا بلکہ اسے اپنوں نے ہی برباد کیا ہے۔سامان لوٹ کر یہ بدبخت لے گئے تھے اور ہمارے متعلق یہ بکواس کرتے ہیں کہ پاکستان کے مجاہدین کشمیر میں دراندازی کرتے ہیں ہم پوچھتے ہیں کہ کیا امریکہ دراندازنہیں کر رہا؟ آج اس کی ایف بی آئی پاکستان میں کیا کر رہی ہے؟ آج امریکہ کی فوج سعودی عرب میں کیا کر رہی ہے؟ عراق میں کیا کر رہی ہے؟ افغانستان میں کیا کر رہی ہے؟ کیا یہ دراندازی نہیں ہے؟

دہشت گردی اور امن پسندی کے عجیب پیمانے:

اللہ اکبر...... ان کافروں کے عجیب دوہرے پیمانے ہیں۔ جو کام یہ عبادت سمجھ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں وہی کام ہمارے لیے جرم بنا دیا جاتا ہے۔ فلسطین کا ایک معصوم بچہ پتھر اٹھا کر اسرائیلی ٹینک کی طرف پھینک دے تو وہ بچہ ''دہشت گرد'' بن جاتا ہے۔ اسرائیلی ٹینکوں کے ساتھ فلسطینی مسلمانوں کی بستیوں کو برباد کر ڈالیں تو وہ امن پسند ہیں؟

اگر کشمیری نوجوان اپنے گھر میں بیٹھا کوئی کیل کانٹا اٹھائے اپنے گھر کے دروازے پر حفاظت کے لیے کھڑا ہے تو وہ ''دہشت گرد'' بن جاتا ہے۔ لیکن آٹھ لاکھ ہندو آرمی جس گھر سے چاہے عورتیں اٹھا کر لے جائے۔ جس گھر سے چاہے بوڑھوں کو نکال کر رسوا کرتی رہے جس گھر سے چاہے بچوں کو نکال کر جلتی آگ میں پھینکتی رہے۔ جس گھر کو چاہے ڈائنامیٹ کرتی رہے۔ وہ آٹھ لاکھ ظالم ہندو آرمی ''امن پسند'' ہے۔

امریکہ بائیس ہزار کلومیٹر سے چلے، افغانستان کے ائیر پورٹ مسافروں سمیت ختم کر دے...... وہاں کی مساجد نمازیوں سمیت برباد کر دے...... وہاں کے تعلیمی ادارے اساتذہ طلبا سمیت ختم کر دے...... وہ امریکہ ''امن پسند'' ہے۔ اور کوئی افغان بوڑھا کلاشنکوف لیے اپنے گھر کے دروازے پر، بیوی بچوں کی حفاظت کے لیے کھڑا ہو جائے تو وہ ''دہشت گرد'' ہے...... دیکھ لو بھائیو! دہشت گردی، امن پسندی اور دراندازی کے کتنے عجیب پیمانے ہیں۔ ان کافروں کے لیے پیمانے مختلف طرز کے ہیں اور مسلمانوں کے لیے پیمانے اور طرح کے ہیں۔

جس کافر کو مرنا ہوتا ہے وہ افغانستان کا رخ کرتا ہے:

آیئے آج ان سازشوں کو سمجھیں ان کا علاج کریں۔ ان شاء اللہ ہمارا ایمان ہے کہ جس بدبخت کو مرنا ہوتا ہے وہ افغانوں کو آ کر چھیڑا کرتا ہے۔ یا پھر وہ دریائے دجلہ کے کناروں پر، قادسیہ کے مقام پر آیا کرتا ہے۔

اللہ اکبر...... جب ہلاکو خان نے 1256ء میں بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ یہ اس کا آخری حملہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں ایک مجاہد سلطان بیبرس کھڑا کیا اس نے 1260ء تک چار سال کے اندر ہلاکو خان کا نام ونشان مٹا دیا۔ اور پھر یہی دریائے دجلہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے کنارے پر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے ماموں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے پینتیس ہزار مجاہدوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، مقابلے میں پونے تین لاکھ مجوسی، ایرانی وزیردفاع رستم کی قیادت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ رستم دو لاکھ سے زائد لاشیں چھوڑ کر بھاگ رہا تھا۔ اور ہلال بن علقمہ نے اس کا پیچھا کیا، رستم دریائے دجلہ میں کود پڑا۔ صحابی رسول کہتے ہیں میں نے اس کا پیچھا کیا اسکی ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ کر باہر نکالا۔ گردن تن سے جدا کرتے ہوئے کہا: او بدبخت جو ہمارے مقابلے میں آیا کرتے ہیں اسے کبھی ہم نے بھاگنے نہیں دیا۔ جاؤ دیکھو اس مجوسیت کو قیامت تک کے لیے میدانِ قادسیہ میں دفن ہو کر رہ گئی۔

آیئے! آج وقت ہے مجاہدین کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونے کا۔ اللہ کی قسم! اپنے اس قیمتی وقت کو برباد مت کرو۔ ان شاء اللہ امریکہ عراق میں مرنے کے لیے آیا ہے۔ اللہ کی توفیق سے ان عراقی شیروں نے انگڑائی لے لی ہے، روزانہ درجنوں امریکی مر رہے ہیں۔ پاکستان سمیت اب تک پچاس ملکوں کو یہ گزارش کر چکے ہیں، عراقیوں نے ہماری فوج کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ درخواستیں بھیج چکے ہیں کہ تم بھی عراق میں اپنی فوج بھیجو۔ کم بختو تم مرنے کے لیے آئے ہو ان شاء اللہ۔ یہ سارے میدان تمہارا قبرستان ثابت ہوں گے۔ اور میں تو کہا کرتا ہوں ''جسے مرنا ہوتا ہے وہ افغانستان کی طرف آ جاتا ہے۔''

افغانیوں کو چھیڑو گے تو پچھتاؤ گے:

دیکھئے 1800ء کے اندر جب برطانیہ نے جائزہ لیا کہ ساری دنیا میں میری حکومت ہے۔ میری حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ تو یہ افغانستان جو چھوٹا سا خطہ ہے آخر یہ کیوں آزاد ہے؟ اس نے اپنی فوج لانچ کر دی۔ افغانوں نے برطانوی فوج کا گھیراؤ کیا۔ دو سال جہاد کیا۔ دو سال کے اندر ساری برطانوی فوج قتل کر دی۔ صرف ایک عیسائی میجر جو اس فوج میں ڈاکٹر تھا۔ اسے زندہ چھوڑ دیا اور پیغام دے کر بھیجا، جاؤ اپنے اکابرین تک یہ بات پہنچا دو جو افغانوں کو چھیڑا کرتے ہیں۔ ان کا انجام یہ ہوا کرتا ہے۔ وہ واپس آتا ہے، اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھتے ہوئے چیختے چلاتے ہوئے برطانوی حکمرانوں کو بتلاتا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانوں نے ہماری ساری فوج کو قتل کر دیا۔ اللہ اکبر...... آج پھر امریکہ ان شاء اللہ اسی افغانستان میں مرنے کے لیے آیا ہے۔ کل برطانیہ کو مارا، پھر روس کو مارا، آج امریکہ کو مارنے کی پگڑی بھی اللہ تعالیٰ ان افغانوں کے سر باندھنا چاہتا ہے۔

افغان قربانیوں والی قوم ہے:

ایک افغان کے پاس گاڑیاں خریدنے گئے۔ کروڑ پتی آدمی تھا۔ اس کے گیراج میں ہزاروں گاڑیاں فروخت ہونے کے لیے کھڑی تھیں جو اس کی ذاتی ملکیت تھیں۔ میں نے پوچھا تم کچے مکان میں کیوں رہتے ہو؟ پختہ مکان کیوں نہیں بنا لیتے؟ کہتا ہے ہم کچا مکان اس لیے رکھتے ہیں کہ اگر کسی دشمن سے لڑنا پڑ جائے مکان چھوڑ کر پہاڑوں پر چڑھ جائیں گے تو دکھ نہیں ہوگا کہ کروڑوں روپے لگا دیے۔ میں نے صرف چند ہزار سے مکان تیار کیا ہوا ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو چھوڑ کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤں گا۔ ہمارے دماغی میٹر کا کچھ پتہ نہیں ہوتا کب گھوم جائے۔ اور پھر مکان چھوڑ کے ہم دشمن کے خلاف پہاڑوں پر چڑھ جائیں گے۔ اللہ کی قسم! آج دشمن بری طرح پٹ رہا ہے۔ روزانہ درجنوں امریکی مر رہے ہیں۔ امریکی اور ان کے اتحادی عراق میں، افغانستان میں مر رہے ہیں...... دوسری طرف درجنوں ہندو فوجی کشمیر میں مر رہے ہیں۔

آیئے ......! آج ٹریننگ یافتہ بن جایئے۔ آج وقت ہے بلکہ اگلی بات بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ لائسنس کی سہولت موجود ہے۔ لائسنس بنواؤ اسلحہ خریدو، اگر یہ امریکی یہاں آنے کی جرأت کریں تو پھر واپس جانے نہ پائیں۔

پرویز مشرف نے ان امریکیوں کے منہ کو خون لگا دیا ہے۔ پہلے افغانیوں کا پی لیا، پھر عراقیوں کا پی لیا، اب آپ کی طرف خونخوار دانت لیے آرہے ہیں۔ شام کو دھمکیاں دے رہے ہیں، کبھی یہ بدمعاش جگا ایران، پاکستان کو دھمکیاں دے رہا ہے۔ کبھی سعودی عرب کو دھمکاتا ہے۔ اس لیے میں کہتا ہوں جہاد کی تیاری بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3

دنیا کی زندگی کیا ہے؟

- انسانی زندگی کا اتار چڑھاؤ مثال سے سمجھئے۔
- قربانیوں کے ثمرات لذیذ اور ذائقہ دار ہوتے ہیں۔
- اللہ پر بھروسہ کرنے والا ناکام نہیں ہوتا۔
- اللہ سے تجارت کے فوائد
- اعلیٰ سٹیٹس عزت و وقار کی دلیل نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ...... اَمَّا بَعْد! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ، وَ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ۔ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ:

﴿ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَھْوٌ وَّ زِیْنَۃٌ وَّ تَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَ تَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴾

﴿ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا ﴾ جان لو دنیا اس کے سوا کچھ نہیں کہ ﴿ لَعِبٌ ﴾ کھیل ہے ﴿ وَّ لَھْوٌ ﴾ اور تماشا ہے ﴿ وَّ زِیْنَۃٌ ﴾ اور زیب و زینت ﴿ وَّ تَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ ﴾ اور آپس کا فخر و ریا ہے ﴿ وَ تَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ﴾ اولاد اور مال کی کثرت کا نام دنیا ہے۔ پھر فرمایا: ﴿ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ﴾ اس کی مثال یوں ہے جیسے آسمانوں سے بارش برسے اس کے ساتھ زمینوں میں نباتات، انگوریاں اور فصلیں اُگ جائیں اور ان فصلوں کو دیکھ دیکھ کر کسان کاشتکار خوش ہوں۔ ﴿ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ ﴾ پھر وہ ذرا مضبوط ہوئی ﴿ مُصْفَرًّا ﴾ پھر وہ فصل زرد ہوگئی ﴿ ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ﴾ پھر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ پھر فرمایا ﴿ وَ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴾ اور آخرت میں سخت عذاب ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ﴾ اور اللہ کی مغفرت اور رضا مندی ﴿وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ سوائے اس کے نہیں دنیا کی زندگی دھوکا ہے متاع غرور ہے۔

اللہ رب العزت نے دنیا کی حقیقت کو اس آیت کریمہ میں واضح فرمایا۔ محدث رفیع الدین دہلوی ﷫ نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کی خوب ترجمانی کی ہے۔ اس آیت کریمہ کے اندر بالترتیب ان چیزوں کا تذکر فرمایا: لَعِبٌ سب سے پہلے دنیا کو کھیل فرمایا۔ انسان جب بچپن کی عمر میں ہوتا ہے تو اسے کھیل کود بڑا پسند ہوتا ہے۔ ﴿وَ زِينَةٌ﴾ ذرا سا بڑا ہوتا ہے تو چاہتا ہے کہ دیکھنے کے لیے کوئی تماشا ملے۔ اور پھر جب جوانی کی سیڑھی پر قدم رکھتا ہے۔ ﴿وَ زِينَةٌ﴾ پھر چاہت یہ ہوتی ہے کہ ایسی زیب و زینت کی جائے کہ محلے کے لوگ، گاؤں کے لوگ، برادری کے لوگ اور ہم عصر ساتھی دیکھ کر عش عش کر اٹھیں، واہ واہ کہہ اٹھیں کہ فلاں جوان بھی خوب ہے......!! پھر جب انسان کی جوانی ڈھلنے لگتی ہے، تو ﴿وَ تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ﴾ اب بیٹھے گا تو فخر و ریا کی باتیں کرے گا۔ کتاب ماضی کے بند اوراق سے جوانی کے قصے کھول بیٹھے گا۔ بعض بد بخت لوگ جوانی میں کیے ہوئے گناہوں کی فہرست گنوانا شروع کر دیتے ہیں۔ جب کہ پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کی صحیح مسلم میں حدیث مبارکہ ہے، کہ اگر کسی سے گناہ ہو گیا اور اس گناہ پر اللہ نے بھی پردہ ڈال دیا اس نے خود بھی کسی کے سامنے نمایاں نہ کیا۔ تو ہو سکتا ہے اللہ رب العزت روز قیامت اس کا یہ گناہ معاف فرما دے۔ لیکن اپنی جوانی کے تذکرے کر کے، فخر و ریا کی باتیں، جوانی کے ان گناہوں کی فہرست کھول کر بیٹھنا۔ یہ ﴿وَ تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ﴾ یہ آپس میں فخر سے جوانی کے تذکرے کر رہا ہے کہ ہم یوں ہوا کرتے تھے، ہم ایسا کیا کرتے تھے۔

کچھ دیر پہلے کی بات ہے، مظفر آباد میں امیر محترم نے میٹنگ بلالی اور بھائی واپس آتے ہوئے پگڈنڈی پر نیچے اتر رہے تھے۔ تھکاوٹ کی وجہ سے کافی مشکل پیش آرہی تھی۔ گھٹنوں میں تکالیف شروع ہو چکی تھی تو بھائی آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ ہم نے یہاں سے دورہ خاصہ کیا، ٹریننگ کی، کیسی برق رفتاری سے پہاڑ پر چڑھ جایا کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیچے اترا کرتے تھے۔ اب صرف دس سال کے بعد یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ مشکل پیش آ رہی ہے۔ اللہ اکبر...... سال بہ سال، دن بدن انسانی جسم میں فرق پڑتا رہتا ہے۔ وقت گزرتا چلا جاتا ہے عمر ڈھلتی چلی جاتی ہے۔ ﴿وَ تَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: پھر فخر و ریا۔ یعنی بیٹھ کر فخر و غرور والی باتیں۔ یہ دنیا کی زندگی ہے۔ آخر میں فرمایا: ﴿وَ تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ﴾ اب ''بابا جی'' ہوگئے، مرنے کے قریب ہوئے، پاؤں قبر میں ہیں، ٹانگیں قبر میں لٹکی ہیں۔ اب سوچتا ہے کہ میں نے کتنی دنیا بنائی؟ کتنے بنگلے، جاگیریں، مارکیٹیں اور کتنی اولاد چھوڑی؟ اب اس بزرگ کو یہ فکر لاحق ہوتی ہے۔

زرد فصل اور سونے چاندی کے کشتے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا ایسے ہی ہے کہ ﴿کَمَثَلِ غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَہِیۡجُ فَتَرٰىہُ مُصۡفَرًّا﴾ آسمانوں سے بارش برستی ہے اور پھر اس کے ساتھ زمین میں انگوریاں اُگ جاتی ہیں۔ کسان دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ عین اسی طرح جس کے گھر میں اللہ تعالیٰ اولاد دیتا ہے بندہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اور جب اولاد جوان ہوتی ہے تو کہتا ہے اب بڑھاپے کی لاٹھی بن گئی۔ پھر وہ دن بھی آ گیا جب جوانی ڈھل گئی اور آخر کار آہستہ آہستہ اُس فصل کی طرح کہ جسے کاٹ کر انسان نے غلہ الگ کر لیا بھوسا الگ کر لیا اور فائدہ اٹھا لیا اگر ان میں سے کوئی کام نہ کیا تو وہ فصل کھیت میں کھڑی رہے اُسے کاٹا نہ جائے تو ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں مل جائے گی۔ ﴿ثُمَّ یَکُوۡنُ حُطٰمًا﴾ گندم پک کر زرد ہو جائے دنیا بھر کی کھادیں ڈال دو، دوبارہ سبز نہیں ہو سکتی۔ وہ ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو کر کھیت میں گر جائے گی سبز نہیں ہوگی۔ اسی طرح جوانی ایک بار گزر جائے تو سونے چاندی کے کشتوں سے بھی نہیں آیا کرتی۔ آپ کی صفوں میں بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں ان سے دریافت کر لیجیے۔

﴿وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۙ وَّ مَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانٌ﴾ اگر کوئی میری مرضی کے خلاف زندگی بسر کر کے آیا تو اس کے لیے شدید جہنم کا عذاب ہے۔ اور اگر کوئی میری مرضی کے مطابق احکامات مانتے ہوئے زندگی گزار کے آئے گا، اس کے لیے میری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضا مندی اور مغفرت کا انعام ہے۔اس آیت کریمہ کے آخر میں پھر یاد دہانی کے لیے فرمادیا: ﴿وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (اے لوگو! یاد رکھو!) یہ دنیا تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔ متاع غرور ہے۔

علامہ زمخشری اپنی تفسیر ''الکشاف'' میں لکھتے ہیں کہ جب میں تفسیر لکھ رہا تھا جب میرے سامنے یہ لفظ ''متاع'' آیا تو میں اس کا معنی نہیں جانتا تھا۔تین سال تک اس کا معنی ڈھونڈتا رہا۔ایک دن ایک گاؤں سے گزر رہا تھا تو میں دیکھتا ہوں کہ چھ عورتیں پانی کے مٹکے سروں پر اٹھائے چل رہی تھیں ان میں سے ایک عورت نے یہ لفظ استعمال کیا ''سَکَتَ مَتَاعِی'' کہتے ہیں کہ میں نے ان عورتوں سے پوچھا کہ متاع کا معنی کیا ہے؟ عورتوں نے مجھ سے جھگڑنا شروع کر دیا۔واہی تباہی بولنے لگیں۔کہا بوڑھے شرم نہیں آتی اس عمر میں ایسی باتیں کرتے ہو۔ میں نے انھیں اعتماد میں لیا اور کہا میری بیٹیوں میں نے مذاق نہیں کیا۔ میں تفسیر لکھ رہا ہوں لفظ متاع آیا معنی نہیں جانتا تھا تو میں اس لفظ کا معنی تلاش کرنے کے لیے نکلا ہوں۔آج جب تمہارے منہ سے یہ لفظ سنا تو سوچا آپ اس کا معنی جانتی ہیں۔اس لیے آپ سے سوال کر رہا ہوں۔ان میں سے ایک نے بتایا: متاع اس کپڑے کو کہا جاتا ہے جو عورت اپنے خاص دنوں کی بیماری میں استعمال کرتی ہے۔اب اندازہ کیجیے عورت بھی اس کپڑے کو استعمال کرنے کے بعد ہاتھ لگانا پسند نہیں کرتی۔

اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ یہ دنیا دھوکے کا سامان ہے۔اب اگر کوئی بھائی اس دنیا کے پیچھے بھاگتے ہوئے بے چارہ اپنی آخرت کھوئی کر بیٹھے کتنی بدنصیبی کی بات ہے۔اب تو آہستہ آہستہ ہمارے مسئولین نے بھی کہنا شروع کر دیا، کہ کیا کریں جی بچے جوان ہو گئے۔کوئی گھر بنانا چاہیے پلاٹ خریدنا چاہیے۔کوئی مکان تعمیر ہونا چاہیے۔اللہ کی قسم! میں ایک بات جانتا ہوں جو لوگ اپنے اللہ پر توکل کرتے ہوئے، اپنے اللہ سے جنت کے بدلے میں سودے کرکے، اپنے اللہ کے ہاں جان قربان کر جاتے ہیں۔میرا اللہ ان کے بچوں کو رسوا کرے گا نہ ہی ان کی دنیا کھوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رے گا۔ نہ آخرت کبھی کھوٹی ہوگی۔

دنیا ٹھکرانے والے لوگ عظیم کارنامے انجام دیتے ہیں:

تاریخ میں ایسے لوگوں کے کتنے ہی واقعات سنہرے حروف سے لکھے پڑے ہیں جنھوں نے دنیا کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر رکھ کر ٹھکرا دیا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ لوگ دنیا میں کچھ کر گئے۔ آپ نے عمر بن عبدالعزیز ﷫ کا واقعہ سنا ہوگا۔ امام ابن تیمیہ ﷫ لکھتے ہیں کہ بستر مرگ پر لیٹے ہوئے تھے لوگ عیادت کے لیے آ رہے تھے۔ ایک شخص آیا اور پوچھا عمر! تم شاید آخری لمحوں کے مہمان ہو، اگر ابھی موت آ گئی تو تمہاری اولاد دنیا میں کیسے گزارا کرے گی؟ تم نے کوئی مارکیٹ بنائی، نہ کوئی جاگیر تیار کی اور نہ ہی کوئی روپیہ پیسہ چھوڑ کر جا رہے ہو۔ عمر بن عبدالعزیز ﷫ زندگی کے آخری سانس لے رہے تھے جب یہ بات سنی تو اپنی اولاد کو آواز دی۔ چھوٹی چھوٹی عمروں کے نابالغ بچے تھے۔ سب بچوں کو بلایا۔ اولاد چارپائی کے اردگرد حاضر ہوگئی۔ عمر بن عبدالعزیز ﷫ اپنی اولاد کی حالت زار دیکھتے ہیں کہ کسی بچے کے ہاتھ میں خشک روٹی کا ٹکڑا تھا جسے وہ چبا رہا تھا، کسی کے ہاتھ میں پیاز کا ٹکڑا جسے وہ روٹی کے ساتھ کھا رہا تھا۔ دیکھ کر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ فرمانے لگے اے میری اولاد! یاد رکھو اگر تم نیک ہو تو میرا رب تمھیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تم برے ہو تو عمر بن عبدالعزیز تمہاری برائی میں روپیہ پیسہ چھوڑ کر حصہ دار نہیں بننا چاہتا۔ یہ کہتے ہوئے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ ان کے بچوں کو صرف دو دو یا تین تین روپے وراثت کے مد میں مل سکے۔

عمر بن العزیز ﷫ کے زمانے میں مسلمانوں کی مالی حالت اس قدر مستحکم تھی کہ ایک شخص کہتا ہے میں نے مغرب کی نماز اپنے محلے کی جامع مسجد میں ادا کی اور گھر میں پڑا ہوا زکوٰۃ کا سونا اٹھا لیا اور دمشق کے بازار میں نکل گیا تاکہ کسی حق دار کو زکوٰۃ پیش کروں، فرماتے ہیں کہ میں بہت دیر تک گھومتا رہا، رات گئے ایک بندہ ملا میں نے سونا نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا اور کہا بھائی میرے گھر کی زکوٰۃ قبول کر لو۔ اس نے بھی اپنی جیب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونا نکالا اور کہا دیکھو میں بھی یہ زکوٰۃ کا سونا لے کر مغرب کی نماز پڑھ کر نکلا ہوں لیکن کسے دیں کوئی خیرات، زکوٰۃ لینے والا ہی نہیں ملتا۔ روپیہ پیسہ، سونا چاندی لینے والا نہیں ملتا۔ مگر اس سلطنت کے حکمران کے گھریلو حالات کیا تھے۔ اللہ کی قسم جو لوگ دنیا کے پیچھے نہیں بھاگتے میرا اللہ ان سے اپنے دین کے بڑے بڑے کام لیا کرتا ہے۔

قربانیاں پیش کر کے ہی کچھ حاصل ہوتا ہے:

آپ جانتے ہیں خلیفہ خامس انہی کو کہا جاتا ہے۔ قربانیاں پیش کی جائیں تب ہی بدلے میں کچھ ملا کرتا ہے۔ اللہ اکبر...... !انہی کا ایک برادر نسبتی ہشام بن عبد الملک تھا جو عمر بن عبد العزیز کے بعد حکمران بنا۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جب وہ فوت ہوا تو اپنی اولاد کو کروڑ پتی چھوڑا۔ ہر بچے کو وسیع مقدار میں وراثت آئی۔ تاریخ شاہد ہے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ وہ عمر بن عبد العزیز جس نے اپنے بچوں کے لیے کچھ نہیں چھوڑا تھا اس کے بچے کروڑ پتی ہو چکے تھے لیکن جس ہشام بن عبد الملک نے اپنے بچوں کو کروڑ پتی چھوڑا تھا اس کے بچے کاسۂ گدائی اٹھائے دمشق کے بازاروں میں بھیک مانگ رہے تھے۔ ﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾ (الذاریات: ۵۵) اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرماتے ہیں کہ وعدہ کرتا ہوں کبھی بھوکا نہیں سلاؤں گا۔ ان کے رزق کا میں نے وعدہ کر لیا ہے۔

میرے بھائیو! طالبان کے دور میں مجاہدین کبھی کبھی افغانستان سے گاڑیاں لینے چلے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم بھی کراچی سے چلے، چار گاڑیاں خریدیں، چند دن گزر گئے، مغرب کی اذان ہونے لگی، تو ہمارا افغانی میزبان کہتا ہے آج رات میرے گھر میں گزاریے، صبح ہوگی تو چلے جایئے گا۔ ہم نے بھی اسی میں عافیت جانی کہ تھکاوٹ سے چور ہیں آج رات ان کے گھر میں گزارتے ہیں صبح ہوگی تو چلے جائیں گے۔ ہم ان کے گھر میں گئے ہماری حیرانگی کی انتہا ہوئی کیا دیکھتے ہیں مٹی کی کچی دیواروں پر دس بارہ کمرے تعمیر کیے ہوئے ہیں۔ لیکن کاروبار اس قدر وسیع تھا کہ روزانہ درجنوں گاڑیوں کی خرید وفروخت کرتا تھا۔ ہم اس کے گھر میں گئے نماز پڑھی کھانا کھایا اب میزبان بھی ہمارے پاس آ گیا۔ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سب سے پہلے یہ سوال کیا کہ حاجی صاحب ہمارے لوگوں کی عادت ہے کہ جس کے پاس لاکھوں روپیہ آ جائے تو وہ کروڑوں کی مالیت کا بنگلہ تیار کرتا ہے۔خواہ ساری زندگی قرضے اتارنے میں گزر جائے گا۔اُس دوران اُسے شوگر ہو جائے، بلڈ پریشر کا مریض بن جائے۔اُسی دوران اُسے ہارٹ اٹیک ہو جائے اور اللہ سے جا ملے لیکن بنگلہ ضرور کھڑا کرتا ہے۔

مجھے یہ بتائیے کہ اللہ نے آپ کو اتنا کچھ دیا یہ آپ کا گھر چند کچے کمروں پر مشتمل کیوں ہے؟ اللہ اکبر...... کیا خوبصورت سوچ ہے، لوگ پٹھانوں کو بے وقوف سمجھتے ہیں۔لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے: سیف اللہ بھائی! ہم لڑنے مرنے والے لوگ ہیں۔ پتہ کچھ نہیں ہوتا میٹر کب شارٹ ہو جائے۔ پہلے روسی آئے تھے دس بارہ سال ان کے خلاف لڑنا پڑا۔اب امریکی دھمکیاں دے رہے ہیں اگر آج کوئی دشمن آ جائے اور مجھے لڑنا پڑ جائے، جہاد کرنا پڑ جائے تو مجھے فیصلہ کرنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی۔ یہ سوچنے کی ضرورت نہیں پڑے گی کہ میں اپنے کروڑوں روپے سے تیار کیا ہوا مکان کیسے چھوڑ جاؤں۔ میرے لیے یہ کچا مکان چھوڑنا یوں ہیں جیسے دس روپے مشکل وقت میں نکال کر پھینک دینا اور چل دینا، اپنی چادر کندھے پر ڈالوں گا، کلاشن اٹھاؤں گا۔ بیوی بچوں کو اللہ جہاں چاہے گا چھوڑوں گا اور لڑائی کے لیے چلا جاؤں گا۔

پچھلے دنوں کراچی میں راہ چلتے ہوئے اس کا ملازم مل گیا جو اس حاجی صاحب کے ساتھ گاڑیاں بیچا کرتا تھا۔ میں نے اصرار کرتے ہوئے چائے کے لیے روک لیا۔مقصد یہ تھا کہ اس سے افغانستان کے حالات دریافت کروں۔ میں نے حاجی صاحب کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا اللہ کی قسم! جس دن امریکہ نے حملہ کیا اس نے اپنی گاڑیوں کی فہرستیں بنائیں، قیمتیں لکھیں، چابیاں میرے ہاتھ میں تھمائیں اور کہا اتنی گاڑیاں فلاں شوروم پر چھوڑ دو، اتنی گاڑیاں فلاں شوروم پر چھوڑ دو۔ فہرستوں کے آخر میں شورومز کے مالکان کے لیے یہ جملہ بھی لکھا ہوا تھا کہ بھائیو! ہو سکے تو مجھے اصل رقم لوٹا دینا مجھے منافع کی ضرورت نہیں ہے۔آج کے بعد میں نے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے۔ اپنے بیوی بچوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نجانے کہاں چھوڑا۔ اپنی گن اٹھائی ملا محمد عمر کے کندھے سے کندھا ملا کر جہاد کے میدانوں میں اتر چکا تھا۔

اللہ پر بھروسہ کرنے والے ناکام نہیں ہوتے:

اللہ کی قسم! جنھوں نے آخرت کے لیے کچھ کرنا ہوتا ہے وہ دنیاوی بنگلوں، جاگیروں کی فکروں میں نہیں پڑتے کہ بچے جوان ہو رہے ہیں، گھر تعمیر کرلوں۔ جاگیر نہیں جاگیر بنا لوں، جائیداد، کاروبار کھڑا کرلوں۔ بتائیے ......! کیا پیارے پیغمبر علیہ السلام کے صحابی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہمیں بھول گئے۔ جو بیان کرتے ہیں: میرے ابا جی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی تو میرے لیے سات بہنیں اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے۔ قرض خواہ میرے دروازے پر آتے اور اپنے قرضے کا مطالبہ کرتے۔ میں انتہائی پریشانی میں مبتلا تھا جب کھجور پکنے کا وقت آیا تو قرض خواہوں کا تقاضا مزید بڑھنے لگا۔ جو کوئی کھجوریں دیکھتا تو کہتا جابر! یہ کھجوریں میرے حوالے کردو۔ تیرے ابا نے مجھ سے اتنا قرض لیا تھا۔ کہتے ہیں: اس پریشانی کا تذکرہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ قرضہ لینے والے مجھے تنگ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جابر! کھجوریں اتار کر رکھ لو کسی کو ایک کھجور نہ دینا۔ اور مجھے بلا لینا، جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا لیا۔ جب کھجوریں اتار کر رکھیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ اور قرضہ وصول کرنے والے بھی آگئے۔ یہ سارا واقعہ صحیح مسلم کے اندر موجود ہے۔ اب قرضہ لینے والے مجھے گھورنے لگے کہ یہ عجیب آدمی ہے، بھلا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کوئی اپنا قرضہ کیسے مانگ سکے گا؟ فرماتے ہیں: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قرضہ وصول کرنے والوں کو کھجوریں دینا شروع کردیں۔ سب کو قرضہ ادا کردیا گیا۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری کھجوروں کے ڈھیر میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی تھی۔ اللہ پر بھروسہ رکھنے کا نتیجہ اچھا ہی نکلا کرتا ہے۔

اللہ کے بندو! یہ کتنی عجیب سوچ ہے کہ شہید ہو گئے تو بچے کہاں سے کھائیں گے۔ کیا ہوگا بتلائیے! کبھی کسی شہید کے بچے آج تک بھوک سے مرے۔ حالانکہ آپ کی جماعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزور ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ انھیں ان کے گھروں میں دے رہا ہے بلکہ ان کی بیوگان کو مجاہدین سے شادیاں کرنے کا بھی تقاضا کیا گیا لیکن یہ الگ بات ہے کہ بہت ساری بہنوں نے انکار بھی کیا اور بعض کی شادیاں کر بھی دی گئیں۔

اللہ کی خاطر دنیا لٹا کے تو دیکھو......!

بتائیے کیا یہ فکر اور سوچ مجاہدین کو زیب دیتی ہے کہ گھر، مکان، بنگلے، جائیداد کے چکروں میں پڑ جائیں۔ آپ کو ہشام بن عبد الملک کے بچوں کی حالت کبھی نہیں بھولنی چاہیے جو اپنے بچوں کو کروڑ پتی چھوڑ کر گیا تھا۔ کیا اس نے گھر نہیں بنایا ہوگا؟ کیا اس کے پاس جائیداد نہ تھی؟ لیکن امام ابن تیمیہ ﷫ لکھتے ہیں ان کے بیٹے کاسۂ گدائی اٹھائے دمشق کے بازاروں میں مانگ رہے تھے۔ دوسری طرف عمر بن عبدالعزیز جنھوں نے اپنے بچوں کو کوڑیوں میں چھوڑا تھا۔ ان کا ایک ایک بچہ کروڑ پتی ہو چکا تھا۔ ﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾ (الذاریات:۵۵) رزق، برکتیں تو اللہ کے اختیار میں ہے۔

آیئے! اپنے رب سے جنتوں کے حصول کی خاطر اپنی خواہش، اپنی چاہت قربان کردیں۔ اپنے رب سے یہ سودا، یہ تجارت کر کے تو دیکھیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں بھی سرخرو کردے گا اور یقیناً آخرت کی کامیابی جنت کی نعمتوں کی شکل میں ضرور حاصل ہوگی، ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے آخرت کی نعمتیں صرف مومنوں، مجاہدوں کے لیے ہی بنائی ہے۔ اللہ اکبر...... اگر کوئی دنیا میں اللہ کے لیے قربانیاں دیتا ہے۔ اللہ دنیا کی نعمتوں سے بھی نواز دیتا ہے۔

آپ نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ پڑھا ہی ہوگا کہ کس طرح دھوکے سے انھیں لوگوں کے حوالے کر دیا گیا۔ پھر وہاں سے ان کی خرید وفروخت کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہوا اور کیسے ان تک اسلام کی خوشگوار مہک پہنچی۔ انھوں نے اسلام قبول کیا۔ غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کے مالک نے آزادی کی قیمت ایک پھلدار باغ لگائی تھی (یعنی ایک باغ میں پودے بیج جب وہ پھل دینے لگ جائیں اس وقت تم آزاد ہو) اس دور میں باغ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پھل دار ہونے کی مدت یہ ہوا کرتی تھی کہ جیسے ''دادا لگائے پوتا کھائے'' آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے گڑھے کھودنے کا کہا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے پودے لگائے۔ اس باغ میں معجزہ رسول ﷺ کی وجہ سے پہلے سال ہی پھل لگنا شروع ہو گئے۔ وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مدائن فتح ہوا جو فارس (کسریٰ ایران) کا دارالحکومت تھا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا، احکامات جاری کیے اور مدائن کا گورنر مقرر کر دیا۔ انھیں یاد آیا کہ جب انھوں نے فارس چھوڑا تھا اس وقت صرف والدین اور جاگیر چھوڑی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے پورے مدائن (فارس) کی گورنری عطا کر دی۔ اللہ کے لیے کچھ لٹا کے تو دیکھو......! اللہ اس دنیا میں ہی عطا کر دیتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو آخرت میں اعلیٰ مقام عطا فرما دیتا ہے۔ بھائیو! گزارش کرتا ہوں کہ دنیا تو جیسے کیسے گزر ہی جائے گی۔ بس آخرت کی فکر کرو۔

اعلیٰ لباس عزت و وقار کی دلیل نہیں:

بعض بھائی اپنی مالی کمزوریوں کی فہرست لے کر آتے ہیں۔ اوپر سے پسماندہ چہرہ بنا کر کہتے ہیں کہ دین کا کام کیسے ہو جی! میں پسماندہ میرا علاقہ پسماندہ۔ کیا دنیا کا نہ ہونا پسماندگی ہے۔ اگر یہ پسماندگی ہے تو رسول اللہ ﷺ کو کس کھاتے میں ڈالتے ہو؟ پیارے پیغمبر علیہ السلام کے پاس دنیا کا مال کس قدر تھا؟ صحیح بخاری کے اندر روایت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر ایک مانگنے والی عورت آتی ہے، سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ سارے گھر کو ٹٹولنے کے بعد صرف ایک کھجور ملتی ہے۔ کھجور اس مانگنے والی عورت کے ہاتھ پر رکھ دی۔ اس عورت کے ساتھ دو چھوٹی چھوٹی بچیاں تھیں۔ ان بچیوں کے ہونٹ بھوک کی وجہ سے خشک ہو چکے تھے۔ اس عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کیے ایک ٹکڑا ایک بچی کے منہ میں ڈال دیا۔ دوسرا ٹکڑا دوسری بچی کے منہ میں ڈال دیا۔ وہ عورت خود میرے دروازے سے بھوکی ہی چلی گئی۔ بتلایئے جس نبی ﷺ کے گھر میں کسی کو کھلانے کے لیے ایک وقت کا کھانا بھی نہ ہو اس کے معاشی مالی حالات کیا ہوں گے؟ تو میرے بھائیو! آج کسی بھائی کے پاس اچھا لباس نہ ہو،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوتے پرانے ہوں، گھر بار اچھا نہ ہو تو وہ سمجھتا ہے کہ میں بڑا پسماندہ ہوں۔

اللہ کی قسم! اگر کپڑوں میں عزت و وقار ہوتا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی عزت نہ کرتا۔ ذرا بتلایئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فلسطین جا رہے تھے تو کس حال میں جا رہے تھے؟

ایک دوسری مصیبت یہ ہے کہ ہمارے تحصیلوں میں کام کرنے والے مسؤلین بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی ہم کم عمر ہیں، میرے بھائیو! پچیس چھبیس سال کی عمر میں تو کام کرنے والی عمر گزر چکی ہوتی ہے۔ سولہ سترہ سال کا جوان ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا اسامہ بن زید کو ساڑھے سولہ سال کی عمر میں لشکر کا امیر بنایا تھا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میری عمر چھبیس سال تھی۔ سیدنا خالد بن ولید چالیس سال پانچ ماہ کی عمر میں وفات پا چکے تھے۔ دنیا بھر کے مؤرخین کا اتفاق ہے کہ یہ دنیا کا واحد جرنیل ہے جس نے دوسو سے زائد معرکے لڑے۔ دوسو معرکوں میں سے ایک میں بھی شکست نہیں کھائی۔ ہمیشہ فتح یاب ہوا۔ اللہ اکبر...... پیارے پیغمبر علیہ السلام نے کس طرح اتنی چھوٹی عمروں والے اپنے صحابہ کو تیار کیا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عمر اُس وقت انتیس برس تھی جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں کل ایسے شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا۔ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ ہمیں فتح دے گا۔ وہ دن خیبر کی فتح کا دن تھا۔

میرے بھائیو! میں آپ کے سامنے چند ایسی باتیں عرض کرنا چاہتا تھا جن میں ہماری کمزوریوں کی نشاندہی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4

صلیبی جنگیں

(اجتماع 2002ء)

- صلیبی جنگوں کا آغاز کیسے ہوا؟
- صلیبی جنگیں کب شروع ہوئیں اختتام کب ہوا؟
- جہادی میدانوں میں علماء کرام کا عظیم کردار۔
- ملک وقوم کے محسن قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ...... أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ۔ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ:

﴿وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ﴾ [البقرة: ۲/۱۲۰] وقال اللّٰه تعالٰى فِي مَقَامٍ آخر: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ [التوبة: ۹/۱۲۳] وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي مَقَامٍ ثَالِثٍ ﴿بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَ اٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾ [الأنبياء: ۲۱/۲۲]

معرکہ حق و باطل ازل سے جاری ہوا اور ابد تک رہے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام کے مخالفین ہمیشہ سے اللہ کے دین کو مٹانے کی کوششیں کرتے رہے۔ ان عیسائیوں کی مخالفت اسی وقت نمایاں ہو چکی تھی۔ (صحیح بخاری کی اس حدیث مبارکہ کے مطابق کہ) جب ابوسفیان ہرقل کے دربار میں کھڑا ہو کر سوالات کے جوابات دے رہا تھا۔ تو بالآخر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرقل نے کہا میرے ساتھیو! ایک دن آئے گا کہ میرے ان پاؤں والی زمین کے مالک یہ مسلمان ہوں گے۔[صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم : ٧]

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں عیسائیوں سے سیاسی کشمکش شروع ہو چکی تھی۔ اس کے بعد جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا تو عیسائی مستقل مسلمانوں کے دشمن بن گئے۔ اس سے قبل بھی دو لاکھ کی تعداد میں رومی موتہ کے مقام پر آئے تھے۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مقابلے میں تین ہزار کا لشکر روانہ کیا تھا۔ اس کے بعد نبی علیہ السلام غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ بھی رومیوں کے خلاف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یلغار تھی۔ لمبا سفر طے کیا اگرچہ معرکہ نہیں ہوا تھا۔ نبی علیہ السلام واپس آ گئے۔

پھر اس کے بعد جناب ابوبکر، جناب عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ خلافت آتا ہے۔ یہاں تک کہ ابوعبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ بیت المقدس کا گھیرا کیے، محاصرہ کیے بیٹھے ہوئے تھے۔ بالآخر عیسائیوں نے ایک شرط لگائی کہ تمہارے امیر المومنین آئیں اور معاہدہ پر دستخط کر دیں۔ ہم شہر تمہارے حوالے کر دیں گے۔ شہر کی چابیاں تمھیں تھما دیں گے اور جو ہم معاہدہ طے کریں گے اسے پورا کرنے کے بھی پابند ہوں گے۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لمبا سفر طے کیا اور فلسطین میں تشریف لائے، معاہدے پر دستخط کیے۔

بیت المقدس کی خون رنگ تاریخ:

میرے بھائیو! یہاں ایک بات بڑی قابل غور ہے، اس بیت المقدس کے لیے، یروشلم شہر کے لیے، فلسطین کے لیے، یہ پہلا موقع تھا کہ بغیر کسی جانی نقصان کے یہ شہر مسلمانوں نے فتح کیا تھا۔ وگرنہ یہ بیت المقدس کی تاریخ، یروشلم شہر کی تاریخ تو ایسی خون رنگ تاریخ ہے کہ تئیس سو سالہ تاریخ کے اندر ہر عظیم الشان سلطنت نے اس بیت المقدس کو اپنا نشانہ بنایا۔ اور یہاں کے رہنے والے باسیوں کو ملیا میٹ کرتے رہے۔ کبھی یونانی آئے، کبھی رومی آئے، کبھی دنیا کی کسی قوم نے اس شہر کو تاخت و تاراج کیا۔ اللہ اکبر......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شہر کو کئی صدیوں کے اندر اکیس دفعہ برباد کیا گیا۔ یہ شہر اکیس بڑے حملوں اور محاصروں کا نشانہ بنا۔ لیکن یہ پہلی بار تھا کہ سولہ ہجری میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں نے بغیر کسی ایک آدمی قتل کیے، کسی جان کا نقصان کیے اس شہر کو فتح کیا اور یہ علاقہ 460 سال تک مسلمانوں کے پاس تھا۔ اتنا لمبا عرصہ مسلمان یہاں نمازیں پڑھتے رہے۔ اس علاقے پر حکمرانی کرتے رہے لیکن چار سو ساٹھ سال بعد عیسائیوں نے یہ علاقہ چھین لیا۔ اور کیسے چھینا وہ بھی سنیے کہ ایک عیسائی مؤرخ لکھتا ہے کہ جب عیسائیوں نے بیت المقدس کو مسلمانوں سے دوبارہ چھینا تو بہت زیادہ قتل و غارت ہوئی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ جب عیسائیوں کے گھوڑے بیت المقدس کی گلیوں میں دوڑ رہے تھے تو ان کے گھٹنوں تک، ان کی لگاموں اور باگوں تک خون پہنچ رہا تھا جو مسلمانوں کا خون تھا۔ اس قدر قتل و غارت کی گئی۔ پھر بھی ہمیں کہا جاتا ہے کہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔ ان عیسائی کم بختوں نے جب یہ علاقہ چھین لیا تو دیگر شہروں میں بھی یلغار کرتے رہے۔

صلیبی جنگوں کا آغاز:

پھر انہی عیسائیوں کی طرف سے صلیبی جنگوں کا اعلان ہوا۔ جن کی تفصیل کچھ یوں ہے: 1095ء کے اندر پہلی صلیبی جنگیں شروع ہوتی ہیں۔ اور 1296ء میں آخری صلیبی جنگ لڑی گئی۔ دو سو سال تک یہ صلیبی جنگیں لڑی گئیں۔

- پہلی جنگ 1095ھ کے اندر لڑی گئی۔
- دوسری جنگ 1142ء سے لے 1248ء تک جاری رہتی ہے۔
- تیسری صلیبی جنگ 1187ء سے لے کر 1192ء تک چلتی ہے۔
- چوتھی جنگ کا عرصہ 1192ء سے لے کر 1198ء تک ہے۔
- پانچویں صلیبی جنگ 1204ء میں لڑی گئی۔
- چھٹی جنگ 1215ء کے اندر لڑی گئی۔
- ساتویں صلیبی جنگ 1242ء سے 1245ء کے دورانیہ میں لڑی گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- آٹھویں جنگ 1255ء میں شروع ہوتی ہے جو 1270ء تک جاری رہتی ہے۔
- نویں اور آخری جنگ 1291ء سے 1296ء تک جاری رہی۔

یہ صلیبی جنگیں دوسو سال تک جاری رہیں، جو ان عیسائیوں نے لڑیں۔ کہا جاتا ہے کہ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ صلیبی جنگوں کا آغاز گیارہویں صدی کے آخر سے شروع ہوا تھا اور سولہویں صدی کے آخر تک یہ جنگیں لڑی گئی ہیں۔ لیکن یہ بات ٹھیک نہیں ہے غلط ہے۔ ان عیسائیوں نے ہر اس جنگ کو صلیبی جنگ کا نام دیا ہے جو مسلمانوں کے ساتھ ان خطوں میں لڑی گئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو جنگیں فلسطین اور شام کے علاقوں میں لڑی گئی ہیں۔ یہ دوصدیوں کے اندر 9 بڑی بڑی جنگیں ہیں جن کے اندر کم از کم ساٹھ ہزار افراد قتل ہوئے۔ ان جنگوں کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟

ان جنگوں کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟

ایک عیسائی راہب پیٹر دی ھومٹ ہے وہ کم بخت ایک خچر لیتا ہے اور اس خچر کے اوپر شہر شہر بستی بستی اور گاؤں گاؤں جاتا ہے اور تقریریں کرتا ہے اور صلیبی جنگوں کے لیے ان صلیبیوں کو ابھارتا ہے۔ اس وقت کی یورپی یونین کے تمام ملکوں کا، ان سارے علاقوں کا یعنی پوری عیسائی دنیا کا اس خچر پر بیٹھ کر چکر لگایا اور جہاں بھی جاتا وہاں بڑے بڑے مجمعے جمع کر کے دھواں دار تقریریں کرتا، لوگوں کو صلیبی جنگوں کے لیے تیار کرتا۔ بالآخر وہ دن بھی آیا کہ یہ چلتا چلتا قسطنطنیہ کے اندر اس وقت کے پوپ اربن سانی کے پاس گیا۔ اسے جا کر تقریر سنائی جس میں جھوٹے مظالم بیان کیے۔ جو عیسائیوں کے متعلق جھوٹی داستانیں گھڑی ہوئی تھیں۔ کہ مسلمانوں نے فلاں علاقے میں عیسائیوں پر اتنے ظلم کیے، اتنی عزتیں لوٹ لیں، اتنے علاقے تاخت و تاراج کر دیے، اور اس نے اربن سانی سے صلیبی جنگوں کے لیے فتویٰ حاصل کر لیا۔ پھر یہ فتویٰ اپنی تقریروں میں دکھا دکھا کے لوگوں کو تیار کرتا۔ بالآخر 1092ء کے اندر فرانس میں بہت بڑا عیسائیوں کا اجتماع ہوا۔ اس میں باقاعدہ صلیبی جنگوں کا اعلان کیا گیا۔ اللہ اکبر......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بھی ہم مسلمان مجاہدین کو ہی دہشت گرد کہا جاتا ہے۔ ابھی چند روز قبل ایک تاجر سے ملاقات ہوئی، کہتا ہے کہ صلیبی ہم سے سوال کرتے ہیں کہ مسلمان دہشت گرد کیوں ہوتا ہے؟ اب ہم عرض کرتے ہیں تم نے کہاں کہاں دہشت گردی کی۔ بتاؤ اب ان صلیبی جنگوں کے اندر کیا ہوا؟ پہلی تین صلیبی جنگیں بہت اہم ہیں۔ ان کا مختصر حالات کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

مسلمانو! مسئلہ اتحاد کا ہے:

پہلی صلیبی جنگ تقریباً نصف صدی چلتی ہے اور نصف صدی چلنے والی جنگ کا دور عیسائیوں کی فتوحات کا دور تھا۔ ایسا بھلا کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عیسائی ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف آپس میں متحد ہو کر لڑے۔ اور مسلمانوں کی بدنصیبی یہ تھی کہ شمالی افریقہ کے مسلمان الگ تھے۔ اندلس الگ تھا...... یمن الگ تھا...... مصر اور شام علیحدہ علیحدہ تھے...... بغداد الگ تھا...... سارا عالم اسلام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا تھا۔ صلیبیوں کی قومیں اور طاقتیں بھی الگ الگ ہوتی تھیں لیکن جب بھی صلیبیوں نے دھاوا بولا مسلمانوں پر سب جمع ہو کر آئے۔ یہ پچاس سال مسلمانوں کی عزتیں تار تار کرتے رہے۔ علاقے فتح کرتے رہے۔ بالآخر مسلمانوں کے لیے عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ ہم مانتے ہیں کافر جنگجو ظلم تو بہت کرتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ہمیشہ ظلم بڑھ کر ہوا ہے۔

صلاح الدین ایوبی کی یلغار:

دیکھیے: علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ ''الکامل'' کے اندر لکھا ہے: کہ یہ وہ دور تھا جب عیسائی اپنے کیمپوں میں مسلمانوں کا گوشت بیچا کرتے تھے۔ اور کھایا کرتے تھے۔ سرعام مسلمانوں کا گوشت فروخت ہوا کرتا تھا۔ پھر اللہ نے ان کی ٹھکائی کے لیے ایک بندہ عماد الدین زنگی رحمہ اللہ کو کھڑا کیا۔ وہ میدان میں اترا۔ علامہ ابن اثیر نے ...... شہید کا تب ...... کے نام سے اپنی تاریخ ''الکامل'' میں لکھا ہے کہ یہ اللہ کا بندہ کھڑا ہوا اس نے عیسائیوں کو ہر میدان میں مقابلہ کیا۔ ساری زندگی ان عیسائیوں کے خلاف لڑتا رہا۔ بالآخر جب اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور ختم ہوا تو ان کا بیٹا نور الدین محمود زنگی عیسائیوں کے مقابلے میں کھڑا ہوا۔ اور جب نور الدین محمود زنگی فوت ہوا تو ان کی صفوں میں ایک عام مجاہد صلاح الدین ایوبی تھا جو ان عیسائیوں کے مقابلے میں آیا۔

بالاختصار میں آپ کو وہاں لیے چلتا ہوں جہاں بیت المقدس کو سلطان صلاح الدین ایوبی نے حاصل کیا تھا۔ میدانِ اقع میں اکیلا سلطان صلاح الدین ایوبی تھا اس کے مقابلے میں بائیس عیسائی ممالک اکٹھے ہو کر آ چکے تھے۔ جب سلطان نے اتنی بڑی تعداد دیکھی تو اپنے چند با اعتماد ساتھیوں کو مشورہ کے لیے طلب کیا۔

پوچھا ساتھیو! دیکھ رہے ہو آج پوری دنیا کے عیسائی تمہارے مقابلے میں آ چکے ہیں۔ کیا پروگرام ہے؟ ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ سلطان آج ان کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ آج اتنی بڑی تعداد میں آ گئے ہیں۔ سلطان ان سب کی آراء و تجاویز سنتا رہا بالآخر کھڑا ہوا، قرآن مجید سے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنانا شروع کرتا ہے: ﴿كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ کہتا ہے ساتھیو! آج ہی تو وقت ہے پوری دنیا کی عیسائیت اس میدان میں جمع ہے اس کا قبرستان بنا دو۔

تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھو مسلمانو......! تاریخ شاہد ہے کہ پھر سلطان نے ایسے چرکے لگائے، ایسے زخم لگائے کہ ان میں سے جو عیسائی زندہ بچ کر بھاگے تو پھر رکے نہیں بھاگتے ہی چلے گئے۔ اور وہ اللہ کا شیر بیت المقدس کو فتح کر کے اللہ کے دین کے جھنڈے لہرا کر اعلان فتح کر رہا تھا۔ اللہ کی قسم! سلطان صلاح الدین ایوبی نے ہمیں دوبارہ بیت المقدس چھین کر دیا لیکن پھر جب ہم نے میدانِ جہاد سے منہ موڑا، ہاتھوں سے اسلحہ جہاد گرا دیا تو ہمیں دوبارہ بدنصیبی کے دن دیکھنے نصیب ہوئے۔ جس عیسائی جرنیل نے مسلمانوں سے بیت المقدس چھینا، وہ دمشق کی جامع مسجد اُموی میں سلطان صلاح الدین ایوبی کی قبر پر گیا۔ اپنا بوٹوں سمیت قدم قبر پر رکھتے ہوئے، ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی کی نوک قبر کی مٹی میں چبھوتے ہوئے کہتا ہے: مسٹر صلاح الدین! اٹھو، دیکھ لو آج ہم نے تیری اولاد سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت المقدس چھین لیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ بد نصیبی کے دن ہمیں کب دیکھنے پڑے؟ جب ہم نے ہتھیار گرا دیے، جہاد چھوڑ دیا۔ اللہ اکبر......

جہادی میدانوں میں علماء کا کردار:

میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں عیسائی وہ کم بخت قوم تھی جو ہمیشہ مسلمانوں کی لاشیں گراتی رہی ہے اور جب تک علماء ان کے خلاف لڑتے رہے، اپنی عوام کو تیاری پر ابھارتے رہے، تب تک اللہ کے دین کا ستارہ پوری دنیا پر چمکتا رہا۔ میں نے ابن عساکر میں یہ روایت خود پڑھی ہے کہ عبداللہ ابن المبارک رحمہ اللہ میدانِ جنگ میں کھڑے تھے ایک طرف رومی عیسائیوں کا لشکر تھا اور دوسری طرف مجاہدین کھڑے تھے۔ رومیوں کے لشکر میں ایک طاقتور پہلوان تلوار لیے للکارتا ہوا باہر نکلا کہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے گا؟

مجاہدین کے لشکر سے ایک مسلمان نکلا، اُس رومی پہلوان نے اسے قتل کر دیا، دوسرا نکلا اسے بھی شہید کر دیا، یکے بعد دیگرے اُس رومی پہلوان نے سات مسلمانوں کو شہید کیا۔ عبد اللہ بن المبارک رحمہ اللہ مجاہدین اسلام کے لشکر میں کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے اپنے پاس کھڑے ہوئے ساتھی کو مخاطب کیا اور کہا میں اس کے مقابلے میں جا رہا ہوں اگر میں شہید ہو گیا تو یہ میری لکھی ہوئی وصیت اپنے پاس رکھو۔ اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی، اپنے منہ پر صافہ (رومال) باندھ لیا صرف آنکھیں ننگی تھیں، اپنے گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے اُس رومی کے مقابلے میں گئے۔ پھر آن کی آن میں اُس کم بخت رومی پہلوان کو ڈھیر کر دیا۔ واپس پلٹ کر قافلے سے دُور نکل گئے تاکہ کوئی پہچان نہ لے کہ اس کو قتل کرنے والا کون تھا؟ کچھ دیر بعد واپس آئے تو اپنے اُسی ساتھی کو کہنے لگے کہ میرے بھائی! اگر تو نے کسی کو میرے متعلق خبر دے دی کہ اُسے قتل کرنے والا میں ہوں تو یاد رکھو میں ساری زندگی تم سے کلام نہ کروں گا۔ اللہ اکبر...... یہ اللہ کی رضا کے لیے عمل کرنے والے لوگ، علماء جب تک قربانیاں پیش کرتے رہے۔ میدانوں میں کھڑے رہے، اللہ کی قسم! اللہ کا دین غالب رہا۔

مجھے یاد آ رہا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے ایک استاد جن کا تذکرہ علامہ ابن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجر عسقلانی ﷫ نے اپنی کتاب ''التھذیب التھذیب'' کے اندر کیا ہے۔ احمد بن اسحاق سُلمی جو بستر مرگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ لوگ عیادت کے لیے آ رہے تھے۔ ایک نوجوان آیا پوچھا بابا جی طبیعت کیسی ہے؟ کانپتے ہوئے ہاتھوں میں تلوار اٹھالی اور کہا: اگر میں اس کام کو بدعت نہ سمجھتا تو میں یہ وصیت کر کے جاتا کہ یہ تلوار مرنے کے بعد میرے ساتھ دفن کر دینا۔

مجاہدین......! بھاگتے وقت کی لگام تھام لو!

اب آپ کو سمجھ جانا چاہیے کہ کافر مسلمانوں کے خلاف کس قدر متحد ہیں؟ جس طرح وہ عیسائی راہب ساری عیسائیت کو ایک گدھے پر بیٹھ کر تیار کر لیتا ہے تو ہم میں سے ہر بھائی یہ بات سوچ لے کہ میں نے اپنے علاقے میں کتنے بھائیوں کو جہاد کے لیے تیار کیا ہے؟ میں نے کتنے بھائی جہاد کی ٹریننگ کے لیے روانہ کیے ہیں؟ کتنے ہی ایسے بچے ہیں جنھیں میں نے کسی مدرسے میں داخلہ دلوایا، تاکہ وہ کل بڑے ہو کر اللہ کے دین کی دعوت دینے والے بنیں، کافروں کے سامنے کھڑے ہونے والے بن جائیں۔

میرے بھائیو! میں آپ سے آخر میں یہی گزارش کر دینا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے پاس وقت ہے ورنہ وقت تو گزرتا ہی چلا جا رہا ہے۔ یہ کبھی ٹھہرتا نہیں ہے، کسی کا انتظار نہیں کرتا اور گزرا ہوا وقت دوبارہ ہاتھ نہیں آیا کرتا۔ جی ہاں......!!

آج وقت ہے مساجد کے تحفظ کا......!

عزتوں، اموال اور جانوں کے تحفظ کا......!

www.KitaboSunnat.com

آج وقت ہے قرآن کے تحفظ کا......!

آج وقت ہے میدان سجانے کا......!

آج وقت ہے کافروں کے خلاف کھڑا ہونے کا۔

امریکہ نے جو بھی مانگا وہ سب ہم نے دے دیا:

آپ بخوبی دیکھ رہے ہیں کہ کافروں نے کہاں سے گھیرا ڈالنا شروع کیا تھا۔

❋ امریکہ نے سب سے پہلے یہی بات کی کہ اپنی فضائیں دے دو، دے دی گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سمندروں پر قبضہ کر لیا گیا۔
- پھر ہوائی اڈوں پر قبضہ جما لیا گیا۔
- پھر ان عیسائی کافروں کے حکم و ایماء پر پروفیسر حافظ محمد سعید (امیر جماعت الدعوۃ) سمیت جہادی لیڈر جیلوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔
- جن سائنس دانوں نے ایٹم بنا کے پاکستان کو مضبوط کیا تھا انھیں بھی جیلوں میں بند کر دیا گیا۔
- پھر اس کے بعد اگلا حکم یہ ملا کہ اب افغانستان، پاکستان کی سرحد بند کر دو، اسے بھی بند کر دیا گیا۔
- پھر حکم ملا کہ کوئی پاکستانی افغانستان میں شہید ہو جائے تو اس کی لاش پاکستان میں نہیں آ سکتی۔
- پھر حکم مل جاتا ہے کہ کراچی کے ساحلوں سے لے کر سیالکوٹ کے بارڈروں تک کی کروڑوں ایکڑ زمینیں امریکی ملٹی نیشنل کمپنیوں کو سو سال پٹے (ٹھیکے) پر دے دو۔
- پھر تین سو سے زائد امریکہ کے جاسوس ادارے، ایف بی آئی کے دفاتر پاکستان کے اندر موجود ہیں۔

ڈاکٹر عامر عزیز کا قصور کیا ہے؟

عجیب دوہرا معیار ہے نیویارک کا ایک ڈاکٹر ڈالروں پر نظر غلط ڈال کر اپنی کوٹھی بنگلہ چھوڑتا ہے۔ جانوروں کی بیماری کا علاج کرنے کے لیے جنگل (جہاں بہت سارے سؤر، کتے، زخمی ہو چکے تھے) میں چلا جاتا ہے، اور کہتا ہے: ''جنگل میں ہزاروں جنگلی درندے زخمی ہو چکے ہیں لہٰذا انھیں میری زیادہ ضرورت ہے، مرہم پٹی کی جانی چاہیے۔'' اب امریکہ بہادر اُس ڈاکٹر کے بڑے بڑے بورڈ، تصویریں اپنے چوکوں چوراہوں میں لٹکا دیتا ہے کہ یہ وہ ہمدرد ڈاکٹر ہے جو ڈالروں کی چمک دمک چھوڑ کر، کوٹھی بنگلہ چھوڑ کر، امریکہ کے بارونق شہر چھوڑ کر جنگلوں میں درندوں اور خنزیروں کے علاج کے لیے پہنچا ہوا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ایک عجیب بات یہ ہے کہ اس بدنصیب ملک کا ایک بدنصیب ڈاکٹر عامر عزیز اگر کسی مجاہد کی ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑ دے امریکی اُسے گھر اٹھا کر لے جاتے ہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ وہ چیختا رہ جاتا ہے، میرا قصور کیا ہے؟ میرا جرم کیا ہے؟ میں ایک ڈاکٹر ہوں میرے پاس جو مریض آئے گا اُس کا علاج کرنا مجھ پر فرض ہے آج وہ بیچارہ اس امریکہ کے حکم پر ہمارے ملک کی کسی جیل میں پڑا سسک رہا ہوگا۔

ملک وقوم کے محسن قید و بند کی صعوبتوں میں؟

آج جب جہادی لیڈر جیلوں میں ہیں۔ دیکھیے اللہ کی قسم! جب ملک کے محسنوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے۔ کہ وہ مجاہد لیڈر پروفیسر حافظ محمد سعید، ڈاکٹر عامر عزیز، ڈاکٹر بشیر الدین قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا ہیں۔ جب ملک کے محسنوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے تو پھر یہ قانونِ قدرت ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ معاف نہیں کیا کرتا ہے۔ جنرل پرویز مشرف! ہم آپ کو کہہ دینا چاہتے ہیں اللہ کی قسم! یہ لاکھوں کا مجمع صبح و شام تیرے لیے بددعائیں کر رہا ہے، تو ان کی بددعاؤں سے بچ جا۔ کم بخت آج تو نے ملک کے محسنوں کو کیا کیا تکلیفیں دیں، کل خطبہ جمعہ کے اندر آپ نے سن لیا تھا کہ حافظ سعید صاحب کو کچھ لوگ ملنے آئے۔ ان میں دو بزرگ رشتہ دار بھی تھے۔ پولیس نے انھیں اندر جانے سے روک دیا۔ وہ گھر کے اندر نظر بند ہیں۔ وہ دروازے پر بیٹھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ اللہ اکبر......

آج صبح میں نے حافظ صاحب سے فون پر بات کی انھوں نے بتلایا کہ اب صورت حال یہ ہے کہ اوّل تو یہ کسی سے ملنے نہیں دیتے لیکن اگر کوئی مجھ سے ملنے آجاتا ہے تو پولیس والے زور زور سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اندر کی سیڑھیوں پر لیڈیز پولیس بٹھا رکھی ہے، کہیں کوئی اوپر سے آکر حافظ صاحب سے نہ مل سکے۔

میرے بھائیو! حافظ صاحب نے کیا جرم کیا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر جہاد جرم ہے تو ہم جہاد کرتے رہیں گے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگا کے، جیلوں میں بند کر کے، جہاد روک دیں گے یہ بہت بڑی غلطی پہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاؤں میں بیڑیاں، ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں:

مولانا جعفر تھانیسری رحمہ اللہ فرماتے ہیں، انگریز کا دورِ حکومت تھا، ہم اپنے مقدمے کی سماعت کر رہے تھے، انگریز نے جہاد کے جرم میں ہمیں گرفتار کر لیا تھا۔ کتاب ''کالا پانی'' کے اندر یہ واقعہ نقل کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم چھ ساتھی انگریز جج کی عدالت میں کھڑے مقدمہ سن رہے تھے۔ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا، پاؤں میں بیڑیاں تھیں، ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں تھیں۔ کہتے ہیں ہم نے جج سے کہا ہمیں نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ اُس نے انکار کر دیا کہتا ہے تمہاری نماز کے لیے عدالتی کارروائی نہیں روکی جا سکتی۔ مولانا جعفر تھانیسری فرماتے ہیں، ہم نے وہیں اُسی عدالت میں کھڑے کھڑے یوں تیمّم کیا، ایک بھائی نے آگے بڑھ کر امامت کروانی شروع کر دی، پاؤں میں بیڑیاں، ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں تھیں، اللہ کے حضور نذرانۂ نماز پیش کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھ لو......!! اگر جہاد کو وہ انگریز نہیں روک سکے، تم بھی نہیں روک سکتے۔ یہ چودہ سو سال سے جاری ہے، ہمارا ایمان ہے: ((اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔'' (کنز العمال، رقم: ۱۲۷۰)

آیئے میرے بھائیو! قربانیاں دینے والے میدانوں میں ہوا کرتے ہیں۔ اللہ ان سے اپنے دین کا کام لے ہی لیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5

جیش اُسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی

(حالات اور نتائج)

(اجتماع 2003ء)

- جنگ موتہ کا ایمان افروز واقعہ اور اسلامی دنیا کے مختصر حالات
- باپ کے بعد بیٹا میدان کارزار میں رومیوں کے ساتھ سینہ سپر ہوتے ہیں
- وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دلدوز اور جاں گداز واقعہ
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چیلنجز اور ان کا مقابلہ
- مسلمان سپہ سالاروں کی عمریں جب وہ میدان جہاد میں اترے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ...... اَمَّا بَعْد! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ، وَ خَیْرَ الْھُدٰی ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ:

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ [التوبة : ٤١]

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: طُوبٰی لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ أَشْعَثَ رَأْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ قَدَمَاہُ إِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ وَإِنْ کَانَ فِی السَّاقَۃِ کَانَ فِی السَّاقَۃِ إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ یُشَفَّعْ [صحیح البخاري، رقم: ٢٨٨٧] اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

آج میرا عنوان آپ سن چکے ہیں: ''جیش اُسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی'' یوں محمد رسول اللہ ﷺ زندگی بھر کبھی لشکر روانہ فرماتے رہے کبھی لشکروں کی قیادت کے لیے ساتھ جاتے رہے لیکن یہ لشکر اس حوالے سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اگر تھوڑا سا پس منظر دیکھا جائے، تو آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ نے اس لشکر کو روانہ کیوں کیا تھا؟ پیارے پیغمبر علیہ السلام نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب خطوط کے ذریعے مختلف ملکوں کے سربراہان کو دعوتِ الی اللہ پیش کی تو روم کی سلطنت کے بادشاہ ''ہرقل'' کے لیے بھی ایک مراسلہ تحریر فرمایا۔لیکن اس بدبخت نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دی۔

بالآخر وہ وقت بھی آیا جب اس نے اسلام کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنی شروع کر دیں، پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب زید بن حارثہ کو تین ہزار کا لشکر دے کر بھیجا اور کہا ان رومیوں کے خلاف جنگ کرو،لشکر کے تین امیر مقرر فرمائے: (1) زید بن حارثہ،(2) جعفر طیار(3) عبد اللہ بن رواحہ(رضی اللہ عنہم)۔ جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ موتہ کے مقام پر پہنچے تو رومیوں کی دو لاکھ فوج مقابلے کے لیے میدان میں اتری۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں۔ان کی شہادت کے بعد جعفر طیار رضی اللہ عنہ لشکرِ اسلام کی قیادت سنبھال لیتے ہیں۔ اللہ کو ایسا ہی منظور تھا کہ یہ امیر بھی شہید ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے بعد عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی باری آئی۔ یہ بھی یہیں اسی معرکہ میں شہید ہو گئے۔ چلتے چلتے لشکر کے اندر ایک عام مجاہد زید بن اکرم رضی اللہ عنہ تھے،جنھوں نے جھنڈا تھام لیا اور لشکر سے مخاطب ہو کر کہا لوگو!اپنا کوئی امیر منتخب کرلو۔لوگوں نے یک آواز ہو کر کہا: [رَضِينَا بِكَ] ''ہم آپ کے ساتھ راضی ہوئے۔'' لیکن ان لوگوں کی عظمت کے کیا کہنے۔ فرمایا: لوگو! میں اس کا اہل نہیں ہوں، میں اس قابل نہیں ہوں، میں آپ کی قیادت نہیں کرسکتا۔لہٰذا اپنے لشکر میں سے کوئی ایسا باصلاحیت آدمی ڈھونڈو جو آپ کی قیادت کر سکے۔

آج یہ بے چارے ووٹ کی بھیک مانگنے والے،گھر گھر جا کر کہتے ہیں ہم سے بڑھ کر اہل کوئی نہیں ہے۔ہمیں اس فلاں عہدے پر فائز کرو۔لیکن وہ صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔لوگوں نے کہا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر کا جھنڈا تھما دو۔خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا۔ انھوں نے رومیوں کے مقابلے میں ایسی جوانمردی دکھائی کہ ان کے ہاتھ سے 9 تلواریں ٹوٹ جاتی ہیں۔اللہ اکبر...... اور یہی وہ موقع تھا کہ جب پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں موجود لوگوں کو مطلع کرتے ہوئے فرمایا:لوگو! جو لشکر یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روانہ ہوا تھا ان کے امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ ان کے بعد عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اب لشکر کی قیادت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ''سیف من سیوف اللہ'' کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر ہمیں فتح سے نواز دیا ہے۔ دو لاکھ رومیوں کی فوج کے مقابلے میں تین ہزار کے مٹھی بھر لشکری صحابہ رضی اللہ عنہم کا لشکر فاتح بن کر لوٹا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کا آخری لشکر روانہ کیا:

اب ذرا دیکھیے: پیارے پیغمبر علیہ السلام نے جب زید بن حارثہ کو امیر مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بھی امیر مقرر کیا اور حکم دیا کہ جاؤ رومیوں کے خلاف وہیں جا کر لڑو۔ جہاں تمہارا باپ (زید بن حارثہ) شہید ہوا تھا اور جا کر اپنے باپ کا انتقام لو۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کے انتقام کے لیے بیٹے کو کھڑا کیا۔ اللہ اکبر...... اب بیٹا لشکر لے کر نکلتا ہے تو لوگوں نے اعتراض یہ کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ غلام کا بیٹا ہے، اس کی عمر ساڑھے سولہ سال ہے۔ آپ کسی بڑی عمر کے ہاشمی، قریشی کو لشکر کا امیر یا سردار مقرر فرما دیجیے۔ صحیح بخاری کے اندر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت موجود ہے، پیارے پیغمبر علیہ السلام نے منبر منگوایا اور منبر پر کھڑے ہو کر خطاب فرماتے ہوئے کہا، ''لوگو! تم نے اس کے باپ زید بن حارثہ کی قیادت پر بھی اعتراض کیا تھا۔ آج تم ان کے بیٹے اسامہ بن زید کی قیادت پر بھی معترض ہو۔ اللہ کی قسم! زید بھی میرے نزدیک قیادت کے حقدار تھے، اور آج ان کا بیٹا بھی میرے نزدیک قیادت کا حق دار اور افضل ہے۔ اللہ اکبر...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کو روانگی کا حکم دیا۔

لشکرِ اسلام مدینہ سے نکلتا ہے، اور مدینۃ النبی سے تین میل کے فاصلے پر ''مقام جرف'' پر بیٹھ جاتا ہے۔ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری نے آ لیا تھا۔ لشکر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے صرف دو دن پہلے تیار ہوا۔ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ''فتح الباری'' میں لکھا ہے کہ یہ لشکر دو دن پہلے تیار ہو کر بروز ہفتہ مقام جرف پر پہنچا تھا۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری شدت اختیار کر گئی، لشکر بیٹھ کر اللہ کے کسی فیصلے کا انتظار کرنے لگا۔ پھر اسی بیماری میں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ صحابہ کرام پلٹ کر مدینۃ النبی میں واپس آ گئے۔

چیلنجز اور ان کا مقابلہ:

پھر پیارے پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلا تاخیر تیسرے دن لشکر کو روانہ ہونے کا حکم جاری کیا کہ تمام لشکری مقام جرف پر پہنچ جائیں جہاں سے واپس آئے تھے۔ سارا لشکر وہاں جمع ہو گیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو روانہ ہونے کا حکم جاری فرمایا۔ صحابہ نے مخالفت کی، کہا: ''ابوبکر! آپ کیا کر رہے ہیں۔ اس وقت مدینۃ النبی پر چاروں طرف سے خطرات منڈلا رہے ہیں۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں، اور جھوٹے نبیوں نے سر اُٹھا رکھا ہے، مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی، شجاع بن تحیرس...... مرد تو مرد عورتوں نے بھی نبوت کے دعوے کر دیے تھے۔

پھر چاروں طرف سے ارتداد کی خبریں آ رہی تھیں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ لکھتے ہیں چوبیس قبیلے مرتد ہو چکے تھے۔ لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس قدر خطرات منڈلا رہے تھے۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو لشکر کے امیر تھے جب انھیں سارے صحابہ کی رائے معلوم ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو پیغام دے کر بھیجا (اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی اس لشکر کے ایک عام سپاہی تھے) وہ سالارِ لشکر اسامہ بن زید کا پیغام لے کر امیر المومنین سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہا کہ اے امیر المومنین! اُسامہ سمیت تمام صحابہ کا خیال یہ ہے کہ مدینۃ الرسول، حرم رسول اور خلیفۂ رسول کی حفاظت کے لیے مدینہ میں آنے کی اجازت دی جائے اور دوسری درخواست یہ کی جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسامہ بن زید کا پیغام لے کر لشکر سے نکلنے لگے تو انصاری صحابہ نے بھی خلیفۂ رسول کے لیے ایک پیغام یہ دیا کہ اس لشکر کا امیر کسی بڑی عمر کے آدمی کو بنایا جائے۔ اللہ اکبر...... سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں درخواستیں مسترد کر دیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج امیر کہہ دے، نہیں بیٹا یہ کام نہیں ہو سکتا۔ ہمارا چہرہ اس سے مڑ جاتا ہے، پریشان ہو کر ایک طرف چل دیتے ہیں کہ ''لو جی میری کبھی سنی ہی نہیں گئی۔''

یہ لشکر ضرور روانہ ہوگا......!!

پیغام لے کر جانے والے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر بیٹھے ہوئے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں عمر! تیری ماں تجھے گم پائے جس لشکر کو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کا حکم دیا ہو اس لشکر کو روکنے والا ابوبکر کون ہوتا ہے؟ جس شخص کو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر مقرر کیا ہو، ابوبکر کون ہوتا ہے اس کی امارت کو ختم کر دے اور کسی دوسرے کو امیر بنانے دے۔ اللہ اکبر...... سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں درخواستیں ردّ کر دیں اور وہاں تشریف لے گئے جہاں لشکر بیٹھا ہوا تھا۔ لشکر کو روانگی کا حکم دیتے ہیں، اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو گھوڑے پر سوار ہونے کا حکم دیا، اسامہ سوار ہو گئے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رکاب میں چل رہے ہیں۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کی لگام تھام رکھی ہے۔ ساڑھے سولہ سال کا یہ قائد اپنے امیر سے عرض کرتا ہے کہ امیر صاحب اجازت دیجیے میں نیچے اترنا چاہتا ہوں، فرمایا: اللہ کی قسم! نہ آپ نیچے اتریں گے اور نہ میں سوار ہوں گا۔ اسی طرح چلتے رہو۔ ہمارے ہاں کہا جاتا ہے یہ کہ کل کے بچے اُٹھے ہیں اور جہاد کی باتیں کر رہے ہیں۔ ذرا دیکھ لیجئے، امیر لشکر کی عمر ساڑھے سولہ سال ہے حالانکہ لشکر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ موجود تھے، طلحہ رضی اللہ عنہ موجود تھے، علی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ موجود تھے...... یہ سب بڑے بڑے صحابہ کرام لشکر میں بطورِ سپاہی موجود تھے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بذاتِ خود اس لشکر کو روانہ کرتے ہیں۔ رکاب میں چلتے ہیں۔ صحابہ کرام نے، لشکریوں نے، انصار اور مہاجرین نے یہ منظر دیکھا تو اپنے سر جھکا کر چل دیے۔ یہ بھی فیصلہ منوانے کا ایک انداز ہے، بجائے اس کے کہ جا کر رعب ڈالا جائے۔

سالارِ لشکر اسامہ بن زید کو گھوڑے پر بیٹھنے کا حکم دیا، خود ساتھ ساتھ پیدل چل رہے ہیں، یہی بات تھی کہ عمر میں چھوٹا ہے، غلام کا بیٹا ہے، کس خوبی سے اس مسئلے کو حل کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے لشکر نے یہ منظر دیکھا تو وہ بھی کھڑے ہوئے اور چل دیے۔ اللہ اکبر...... بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا، ابوبکر! لشکر کو روانہ مت کرو، چاروں طرف سے مدینے پر یہ خطرات منڈلا رہے ہیں، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں۔ البدایہ والنہایۃ کے اندر یہ بات موجود ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کی حالت یہ تھی جیسے بھیڑ بکریوں کا اجڑ (ریوڑ) بارش والی رات میں کسی جنگل میں بھیڑیوں کے نرغے میں تنہا کھڑا ہو۔ لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نہیں! پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا اُسے ہر صورت پورا کیا جائے گا۔ لشکر روانہ ضرور ہوگا۔ سالارِ لشکر اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مزید مطمئن کرنے کے لیے الگ سے بھی یہ نصیحت فرمائی کہ اُسامہ آپ روانہ ہوجایئے، یہاں مدینے والوں کا جنھیں آپ پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں، ان کی حفاظت اللہ فرمائے گا۔ اُسامہ لشکر لے کر روانہ ہوجاتے ہیں۔ چالیس دن تک مصروفِ جہاد رہے۔ فتح و کامیابی سے ہمکنار ہوئے، غازی بنے، غنیمت کے مال لے کر پلٹتے ہیں، اللہ اکبر...... اس لشکر کی روانگی کے اثرات کیا مرتب ہوئے؟ وہ ملاحظہ فرمایئے:

جیشِ اسامہ کی روانگی کے اثرات:

مختلف تاریخ کی کتابوں میں یہ بات موجود ہے: کہ جو بھی قبیلے ارتداد کا ارادہ رکھتے تھے، مرتد ہونا چاہتے تھے، مسلمانوں کے خلاف سوچ رہے تھے، جہاں سے یہ لشکر گزرتا گیا وہاں پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھتی چلی گئی کہ نہیں مسلمان کمزور نہیں ہوئے۔ اگر مسلمان کمزور ہوتے تو اتنا بڑا لشکر مدینے سے نکل کر دشمن کے مقابلے کے لیے نہ جاتا۔

جب ہرقل کو اس لشکر کی روانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات والی خبر ایک ساتھ ملتی ہے۔ کہتا ہے: ''عجیب لوگ ہیں، ان کا سربراہ فوت ہو چکا ہے پھر بھی یہ ہمارے ملک میں آ کر لڑائی لڑ رہے ہیں۔

اللہ کی قسم! مسلمان کسی شخصیت کے لیے نہیں بلکہ اللہ کے لیے لڑنے والے...... دین کا کام کرنے والے...... اللہ کی رضا کے لیے آگے بڑھنے والے...... قربانیاں پیش کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہوا کرتے ہیں۔ اگر کوئی دیکھ نہ بھی رہا ہو تب بھی انھیں ان کا اللہ ضرور دیکھ رہا ہوتا ہے۔ انھیں اس بات کی لالچ نہیں ہوتی کہ کوئی انھیں دیکھ رہا ہے یا نہیں۔ بلکہ وہ تو صرف اللہ رب العزت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔

خوش نصیب گھرانہ:

ذرا غور فرمایئے! پیارے پیغمبر ﷺ کی زندگی کا آخری لشکر ہے اور حکم دیا کہ اپنے باپ کی مقتل گاہ میں پہنچ جاؤ جہاں وہ شہید ہوئے تھے۔ انتقام لو..... مسلمانو! اگر کسی قوم کے بڑے جوانوں کو شہید کیا جا رہا ہو، اللہ کی قسم! انتقام لینا نبی ﷺ کی سنت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو حکم دیا تھا کہ باپ کی شہادت کا انتقام لو۔ حالانکہ وہاں سے فاتح بن کر آئے تھے لیکن پھر بھی یہ بات ذہن سے نہیں نکلی کہ کفار نے ان کے باپ کو شہید کیا تھ۔ انتقام لینے کے لیے ان کے بیٹے کو بھیجنا چاہیے۔ کیسا خوش نصیب گھرانہ ہے پہلے باپ کا جھنڈا بھی پیارے پیغمبر ﷺ نے باندھا تھا، اور امارت عطا فرما کر حکم دیا کہ جاؤ رومیوں کے خلاف لڑائی کرو، بعد میں بیٹے کی باری آئی تو ان کا بھی جھنڈا پیارے پیغمبر ﷺ نے باندھا اور امارت کا حکم دیا۔ اللہ ہمارے گھروں میں ایسی ہی خوش نصیبی کا نزول فرما دے۔ اللہ اکبر ..... جہاد کی راہوں پہ اللہ کے رسول ﷺ کی شریعت کے لیے پہلے باپ کٹ گیا ہے، اور دوسرے نمبر پر بیٹا اسی حکم کی تعمیل کے لیے جا رہا ہے۔

حالات ایک جیسے نہیں رہا کرتے:

یہاں سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ''حالات ایک جیسے نہیں رہا کرتے'' 9 ہجری تک میں جب تک پیارے پیغمبر ﷺ دنیا میں موجود تھے۔ حالت یہ تھی کہ بہت سارے بڑے بڑے قبیلوں کے سردار گردنیں جھکائے اللہ کے رسول کے پاس وفد لے کر اسلام قبول کر رہے تھے۔ لیکن جونہی پیارے پیغمبر ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں، کہیں سے ارتداد کا فتنہ، کہیں سے منکرینِ زکوٰۃ کا فتنہ، اُدھر سے جھوٹے نبیوں کا فتنہ..... اتنے فتنوں نے سر اُٹھا لیا۔ لیکن ان مشکلات کے باوجود کیا پیارے پیغمبر محمد الرسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام روک دیا تھا؟ اللہ کی قسم! یہ مشکلات ہمیشہ سے ہیں۔ اور ہمیشہ رہیں گی۔ اللہ اکبر......

کمزوریاں رکاوٹ نہیں بنا کرتیں:

صحیح مسلم میں یہ حدیث موجود ہے: پیارے پیغمبر علیہ السلام نے بیت اللہ میں سجدے میں سر رکھا ہوا تھا کہ ان کی کمر مبارک پر اونٹ کی گندی اوجڑی لا کر رکھ دی گئی اس وقت ابوجہل، عتبہ اور شیبہ یہ سب مکے کے بڑے بڑے سردار وہاں پر موجود تھے۔ صحابی رسول ﷺ (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ پیارے پیغمبر ﷺ پر یہ اُوجڑی رکھ دی گئی ہے لیکن مجھ میں اتنی ہمت نہ تھی کہ جا کر اُوجڑی ہٹاؤں، میں سوچ رہا تھا کہ اگر میں اُس اُوجڑی کو ہٹانے کے لیے آگے بڑھا تو یہ سارے بدبخت سردار پکڑ کر مارنا شروع کر دیں گے۔ کہتے ہیں بھاگتا ہوا پیارے پیغمبر ﷺ کے گھر گیا اور آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو پیغام دیا کہ ''اللہ کے رسول ﷺ کے اوپر اونٹ کی اُوجڑی رکھ دی گئی ہے۔ وہ بیت اللہ میں سجدے کی حالت میں گرے پڑے ہیں،'' وہ گھر سے بھاگتی ہوئی آئیں۔ اُوجڑی ہٹائی اور ساتھ رو رہی تھیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے سجدے سے سر مبارک اُٹھایا، اور کہا: ''کہ میں تمہارے ذبح کا پیغام لایا ہوں'' پاس کھڑے صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم تو اتنے کمزور ہیں اور یہ بدبخت اتنے مضبوط ہیں، یہ کیسے ممکن ہے؟ کیسے ہم انھیں ذبح کریں گے؟ کہتے ہیں: جس دن (ابوجہل، عتبہ، شیبہ) ان بدبختوں کی لاشیں میدانِ بدر کے کنویں میں گری پڑی دیکھیں تب مجھے پتہ چلا کہ پیارے پیغمبر ﷺ سچ فرما رہے تھے۔ بھائیو! کیا ہوا آج ہم کمزور ہیں، اللہ کی قسم! ہمارا رب کمزور نہیں ہے...... ڈٹ جاؤ...... کھڑے ہو جاؤ...... ثابت قدم رہو...... قربانیاں دیتے رہو...... میرا اللہ راستے ضرور کھولے گا۔ مشکلات میں کام چھوڑا نہیں جاتا صرف استقامت پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب إذا ألقي علی ظهر المصلي قذر ......، رقم: ۲۳۷)

رکاوٹیں تو آیا ہی کرتی ہیں:

آیئے! استقامت اختیار کیجیے تحریک خواہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ہی کیوں نہ ہو وہاں بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکاوٹیں موجود ہیں۔ ماضی قریب کی تاریخ میں سید اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی تحریک کے اوراق پلٹ کر تو دیکھو......کیسی کیسی رکاوٹیں، کیا کیا پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مولانا جعفر تھانیسری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''کالا پانی'' میں لکھا، کہ ہم چھ ساتھیوں کو انگریز نے جہاد کے جرم میں پکڑ لیا، اور جیل میں بند کر دیا، بالآخر ہمارا مقدمہ چلنے لگا، ایک دن ہم انگریز جج کی عدالت میں کھڑے اپنے مقدمے کی سماعت کر رہے تھے کہ دورانِ سماعت نمازِ ظہر کا وقت ہوا، ہم نے انگریز جج سے کہا، ہمیں نماز کی اجازت دی جائے اس بدبخت نے کہا: تمھیں نماز کی اجازت نہیں دی جاسکتی، تمہارے لیے عدالتی کارروائی نہیں روکی جاسکتی۔ مولانا فرماتے ہیں: ہم نے کہا عدالتی کارروائی جاری رکھو، ہم لکھ دیتے ہیں جو نقصان ہوگا ہم قبول کریں گے۔ لیکن انگریز جج نے پھر بھی انکار کردیا۔ فرماتے ہیں ہم نے اُس کی عدالت میں کھڑے کھڑے تیمّم کیا۔ ہم میں سے ایک ساتھی مصلیٰ امامت کے لیے آگے بڑھ گیا اور ہم پانچ صف باندھ کر پیچھے کھڑے ہو گئے اس حالت میں ہم نے بارگاہِ الٰہی میں نذرانۂ نماز پیش کیا۔ ذرا منظر ملاحظہ کیجیے: پاؤں میں بیڑیاں ..... ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ..... اور انگریز جج بدبخت کی عدالت۔ اللہ اکبر..... اگلا دن ہوا تو جج خود ہی کہتا ہے کہ انھیں نماز کے لیے لے جاؤ۔ ورنہ ادھر ہی نماز پڑھنا شروع ہو جائیں گے۔......اسے استقامت کہا جاتا ہے۔

آج ذرا سی پریشانی آتی ہے تو ہم پریشان ہو جاتے ہیں، کوئی اُدھر سے پریشان، کوئی اِدھر سے پریشان ہو جاتا ہے۔ یاد رکھ لیجیے! اگر ہم نے جہاد کرنا ہے (اور یقیناً کرنا ہے۔ ان شاء اللہ) تو پھر سن لیجیے، رکاوٹیں ضرور آئیں گے، پریشانیاں ضرور آئیں گی، مشکلات ضرور کھڑی ہوں گی۔ اللہ اکبر......

دین کسی شخصیت کا محتاج نہیں:

اِدھر (مدینہ منورہ میں) کیا کوئی کم مشکل تھی! پیارے پیغمبر ﷺ وفات پا چکے ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسا زیرک آدمی حواس باختہ ہو جاتا ہے، تلوار تھام کر منبر رسول ﷺ پر کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ اگر کسی نے کہا اللہ کے رسول ﷺ وفات پا چکے ہیں، عمر کی تلوار اس کی گردن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تن سے جدا کردے گی۔ اللہ اکبر.....! اتنی بڑی مصیبت آئی..... لیکن یہاں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ نے دین کو کسی شخصیت کا محتاج نہیں بنایا۔

پیارے پیغمبر ﷺ اس دنیا سے چلے گئے ﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ﴾ پیارے پیغمبر ﷺ اس دنیا سے چلے گئے۔ اللہ نے دین کا کام کرنے کے لیے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت عطا فرمائی۔

- سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دنیا سے چلے گئے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے۔
- پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دنیا سے چلے گئے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے۔
- ان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نظامِ خلافت سنبھالا۔
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آئے۔
- سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آئے۔
- سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد ان کا بیٹا یزید آیا۔
- اس کے بعد مروان آیا۔
- اس کے بعد حکم آیا۔
- اس کے بعد عبدالملک آیا۔
- اس کے بعد ولید بن عبدالملک آیا۔
- اس کے بعد عمر بن عبدالعزیز آیا۔
- اس کے بعد سلمان بن عبدالملک آیا۔
- یزید بن عبدالملک آیا۔
- ہشام بن عبدالملک آیا۔

اس نظامِ خلافت کو ایک کے بعد دوسرا سنبھالتا رہا۔ کام آگے بڑھتا رہا۔

ہمارا ایمان ہے اللہ کی جنتوں میں جا کر دم لیں گے:

میرے بھائیو! آیئے، یہ بات خوب سمجھ لیں کہ اللہ کا یہ دین کسی کا محتاج نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم! کوئی اس دین کو چھوڑ کر چلا جائے گا وہ اپنا ہی کچھ بگاڑے گا، اللہ کے دین کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ یاد رکھیے! آج اس امیر کی اطاعت میں سر جھکا کے چلتے چلو...... قربان ہو گئے تو شہید ہوں گے ...... شہید ہو گئے تو ہمارا ایمان ہے اللہ کی جنتوں میں جا کر دم لیں گے...... اگر زندہ رہے تو منزلوں پر پہنچ کر دم لیں گے۔

"تب کیا ہوگا...... ہم تو غلبہ اسلام کے لیے اپنے گھروں سے اُٹھے تھے......" جی

ہاں! مجھے اس شہید کا وصیت نامہ یاد آیا، وادی کشمیر میں ایک لشکری اپنا وصیت نامہ تحریر کرتا ہے، امیر محترم اس کی غائبانہ نمازِ جنازہ کے لیے گئے، ہم بھی ساتھ تھے، اس کا وصیت نامہ پڑھا جا رہا تھا۔ بھائی نے بے شمار باتیں لکھیں اس میں ایک جملہ یہ بھی تحریر کیا کہ "ہم تو غلبہ اسلام کے لیے اپنے گھروں سے نکلے تھے۔ اگر اپنی زندگی میں اسلام کا غلبہ نہ دیکھ سکے، تو کم از کم اُن مجاہدوں کے راستے میں قبروں کے نشانات ضرور ہوں گے۔ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے، غلبہ اسلام کے لیے ضرور نکلیں گے۔ وہ نوجوان شہید ہو چکا ہے لیکن اگر ہم نے غلبہ اسلام اپنی زندگی میں نہ بھی دیکھا تب کیا ہوگا؟ بدر و اُحد کے شہداء نے بھی غلبہ اسلام نہیں دیکھا تھا، اُن کی قربانیوں کی بنیاد پر اسلام کی ایسی عمارت تعمیر ہوئی کہ زلزلے آئے، سیلاب آئے، طوفان آئے، لیکن آج تلک وہ عمارت موجود ہے۔

رکاوٹوں کا سلسلہ کوئی نیا سا سلسلہ تو نہیں......!

بھائیو! آیئے قربانیوں کا پختہ عزم کیجیے۔ ان شاء اللہ میرا اللہ آج ان امریکیوں کو بھی برباد کرے گا۔ میرے بہت سارے بھائی پریشان ہو جاتے ہیں کہ آج ہمیں چاروں طرف سے دشمن نے گھیر رکھا ہے۔ رکاوٹیں شدید تر ہیں، یاد رکھیے! یہ رکاوٹیں آج ہمارے راستے میں کوئی پہلی مرتبہ تو نہیں آئیں ......! غور فرمایئے......!

- پیارے پیغمبر ﷺ میدانِ بدر کی طرف نکلے تو رکاوٹ ڈالنے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی اور اس رکاوٹ کو توڑنے والے صحابہ تین سو تیرہ کی تعداد میں تھے۔
- اُحد کے میدان میں رکاوٹ ڈالنے والے تین ہزار تھے، اور رکاوٹ توڑنے والے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان سات سو تھے۔

- اس کے بعد خندق میں رکاوٹ ڈالنے والے دس ہزار تھے، رکاوٹ دور کرنے والے تین ہزار تھے۔
- اس کے بعد موتہ کے مقام پر رکاوٹ ڈالنے والے دو لاکھ کی تعداد میں تھے۔ اور رکاوٹ توڑنے والے صرف تین ہزار۔
- سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے مقابلے میں ساری دنیا کے عیسائی جمع ہو کر آئے تھے۔ شیر اسلام نے رکاوٹ دور کی ...... اپنا راستہ لیا...... بیت المقدس چھینا...... اور اگلی منزلوں کے راہی بنتے چلے گئے۔ (عبدالرحمٰن مکی حفظہ اللہ آپ کو بتلائیں گے کہ ہلال و صلیب کے ان معرکوں میں ان بدبختوں کو کیا ملا اور مسلمانوں کو کیا حاصل ہوا؟)
- جی ہاں ...... مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ جب لشکر طیبہ کا پہلا قافلہ وادی کشمیر کی طرف لانچ ہو رہا تھا پاکستان کی آخری چوٹی عبور کر رہا تھا۔ جاتے ہوئے جوانوں نے ایک بات کہی ہم زندہ رہیں یا شہید ہو جائیں اپنے خون کے ساتھ اتنی گہری لکیریں کھینچ دیں گے کہ ہمارے پیچھے چلنے والے مجاہدین کے قافلے دہلی کے قلعوں تک پہنچ جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

''ابھی تم بچے ہو''......!:

آیئے میرے بھائیو! ہمیں اس واقعہ سے یہ بھی سبق ملتا ہے، کہ احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے کہ ابھی میری عمر کم ہے، میرے بزرگ حضرات! اس کمتری کا احساس، اس بربادی کا آغاز گھروں سے کیا جاتا ہے۔ یہ کہہ کر کہ ''ابھی یہ بچہ ہے'' اور رہی سہی کسر ہمارے تعلیمی ادارے پوری کر دیتے ہیں۔ ہمارے بدبخت تعلیمی ادارے نوجوانوں کو یہ درس تو دیتے ہیں کہ تم ناچنے گانے کے لیے، فحاشی کے کاموں کے لیے جوان ہوئے ہو، لیکن اگر دین کا کام کرنا پڑ جائے تو انھیں یہ کہا جاتا ہے کہ ''تم ابھی بچے ہو''

غور فرمایئے......! اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی عمر ساڑھے سولہ سال ہے اور لشکر کی قیادت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمارہے ہیں، لشکر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ یہاں میں ایک بات عرض کرتا جاؤں، جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لشکر کو روانگی کا حکم دے دیا تو اسامہ بن زید کے قریب ہو کر فرمایا کہ اسامہ اگر میری مدد کرنا مناسب سمجھو تو عمر کو یہاں میرے پاس چھوڑ دو۔ یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ ''اسامہ یہ عمر رضی اللہ عنہ نہیں جائے گا۔'' لیکن اپنی بات منوانے کا یہ بھی ایک احسن طریقہ ہے، مشورہ کا انداز اپنایا، کہا کہ ''اسامہ اگر میری مدد کرنا مناسب سمجھو تو عمر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس رہنے دو۔'' اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس درخواست کو حکم کا درجہ دیتے ہوئے بخوشی قبول کر لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشاورت کے لیے رکھ لیا گیا۔

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ ہمارے سولہ سال سے لے کر پینتیس سال تک کے افراد ''بچے'' ہوتے ہیں، اور چالیس سالہ افراد بوڑھے ہوتے ہیں تو بتلایئے جہاد کہاں گیا؟ اِدھر تو کیفیت یہ ہے کہ اُسامہ ساڑھے سولہ سال کی عمر میں لشکر کی قیادت کر رہے ہیں، فاتح بن کر لوٹ رہے ہیں۔

سولہ سال کا مسلمان ''جوان'' ہوتا ہے:

اسی طرح صحابہ کرام کی عمروں کے متعلق ملاحظہ فرماتے جایئے:

{ } سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت میری عمر چھبیس سال تھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) آج کے بعد ہم یہاں (دارِارقم) چھپ کر نماز نہیں پڑھیں گے۔ تلوار اٹھائی...... ساتھیوں کو ساتھ لیا مسلمانوں کے ہمراہ مکہ کی گلیوں میں اعلان کرتے ہوئے، للکارتے ہوئے جارہے ہیں: ''اے مکہ والو! تم میں سے جس کسی نے اپنی بیوی کو بیوہ چھوڑنا ہو...... بچوں کو یتیم کروانا ہو، دنیا سے جانے کی جلدی ہو...... اپنی ماں کو روتے پیٹتے چھوڑنا چاہتا ہو...... آگے بڑھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا راستہ روک کر دکھائے۔ یہ چھبیس سال کی عمر کا کارنامہ تھا۔

اے احساس کمتری کا شکار ہونے والے نوجوانو! تمیں پینتیس سال کے جوانوں کو بچہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے والے بزرگو! غور فرمائیے: یہاں چھبیس سال کی عمر تھی اور پورے مکے کو للکار رہے تھے۔

- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے پہلی جنگ سیدنا ابوعبیدہ ابن الجراح کی قیادت میں لڑی...... زندگی میں اسلام کے لیے پہلا تیر چلایا تو اس وقت میری عمر ستائیس سال تھی۔
- میرے بھائیو! ذرا غور کرتے جائیے! سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب میدانِ بدر میں تھے، دوسری طرف ابوجہل کی طرف سے تین بڑے پہلوان مقابلے کے لیے نکلے اور للکارتے (ہوئے دعوتِ مبارزت دیتے) ہیں، مسلمانوں میں سے آج کون ہے جو ہمارا مقابلہ کرے گا۔ ایک پہلوان کے مقابلے میں نکلنے والے سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے، اس وقت ان کی عمر پچیس سال تھی۔ اللہ کی قسم! اس پہلوان کو کاٹ کر پھینک دیتے ہیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے چلے گئے اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عمر چونتیس برس تھی۔

مسلمان سولہ سال کا جوان ہوا کرتا ہے۔ چھوڑ دیجیے یہ باتیں کہ ''یہ تو ابھی بچے ہیں'' پچھلے دنوں ہم کہیں دعوتی پروگرام کے لیے جا رہے تھے، مکی صاحب اور ہمارا اکٹھا پروگرام تھا۔ مکی صاحب جا چکے تھے ہم پیچھے جا رہے ہیں اور کلیات کا علاقہ نتھیا گلی سے گزر ہوا تو پندرہ سولہ کالج کے نوجوان سڑک کنارے بھنگڑے ڈال رہے تھے اور بلند آواز میں سپیکر لگائے ہوئے تھے۔ جس میں گانے چل رہے تھے۔ میں نے گاڑی روک کر انھیں کہا: ''اے اللہ کے بندو! کیوں خسروں (شادی بیاہ پر ناچنے گانے والوں) کی طرح ہاتھ پاؤں ہلا رہے ہو؟ مختصراً ان کا بگ بوس کہتا ہے ''جائیے جی جائیے یہ تو ابھی بچے ہیں، انھیں انجوائے کرنے دیجیے۔'' پھر ان میں ناچ گانے میں سب سے بڑا سرگرم لیڈر آگے بڑھ کر کہتا ہے کہ ''ہم تو ابھی بچے ہیں۔'' میں نے کہا: ''بدبخت! داڑھی تو نے منڈوا رکھی ہے اور خسروں کی طرح ناچ رہا ہے، کیا تو ابھی بھی بچہ ہے؟'' ان بچوں کو اُن کے گھر سے، اُن کے معاشرے سے، اُن کے استاد سے، اُن کے ادارے سے درس ہی یہ ملا ہے۔ میرے بھائیو! سن لو! مسلمان سولہ سترہ، اٹھارہ بیس، اکیس سال کا ''بچہ'' نہیں ہوا کرتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن قاسم اور عبدالرحمن الداخل رحمہما اللہ کی عمریں:

- علامہ بلاذری رحمہ اللہ نے ''فتوح البلدان'' میں لکھا: محمد بن قاسم سترہ سال کی عمر میں وہاں سے آئے تھے، پونے بیس سال کی عمر میں یہاں سے پلٹ کر واپس چلے گئے۔ایک مسلمان بیٹی کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے،عرب کے ریگستانوں سے یہ نوجوان نکلتا ہے اور ہندوستان کی اینٹ سے اینٹ بجا ڈالتا ہے۔ بڑے بڑے راجے،مہاراجے اس کا راستہ روکنا چاہتے ہیں۔لیکن یہ محمد بن قاسم اللہ کا شیر انھیں کاٹتا،لتاڑتا آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔سارے ہندوستان کے راجے مہاراجے مل کر بھی اس کا راستہ نہ روک سکے۔ اللہ اکبر......

- تاریخ کے اوراق سے میں ایک نوجوان کے حالات پڑھتا ہوں۔ مجھے یاد آتا ہے کہ ایک نوجوان جس کا نام عبدالرحمن الداخل ہے۔ یہ ایسا نوجوان ہے کہ اکیس سال کی عمر کو پہنچا۔ان کے خاندان کی حکومت چل رہی تھی۔ سارا خاندان قتل کر دیا گیا۔اکیلا باقی بچ کر نکل پڑا۔ چلتے چلتے اسپین (ہسپانیہ) میں پہنچا۔اندلس میں پہنچ کر اس نے اتنی شاندار حکومت قائم کر لی۔ساڑھے آٹھ سو برس تک ان کی حکومت چلتی رہی۔

میری قوم کے جوانو! چھوڑ دو ایسے الفاظ کہنے'' کہ ہم ابھی بچے ہیں'' بزرگوں سے بھی التماس ہے کہ انھیں بچے ہونے کا درس مت دو۔آپ کی زمینوں کے لیے آپ کے کاروبار چلانے کے لیے، اور گناہوں کی دلدل میں پھنسنے کے لیے یہ ''جوان'' ہیں، دین کی بات سامنے آئے، جہاد کی بات سامنے آئے تو یہ ''بچے'' بن جاتے ہیں۔(لگتا ہے سیف اللہ بھائی پَر تول رہے ہیں کہ آ کر مجھے ہٹائیں، ہٹنے کا اشارہ دے رہے ہیں۔آخری دو باتیں کرکے اپنی گفتگو کو ختم کر دینا چاہتا ہوں۔غور فرمایئے!) آیئے بزرگو! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے یہ بیٹے آپ کی آباد کردہ زمینوں، آپ کی لگائی ہوئی فیکٹریوں، آپ کی چلائی ہوئی دکانوں، مارکیٹوں اور آپ کے بنائے ہوئے گھروں کے مالک رہیں تو آیئے.....! اللہ کی قسم! ان کے ہاتھوں میں جہاد کی بندوقیں تھما جاؤ۔آج انھیں جہاد کے میدانوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے کھڑا کر جاؤ، وگرنہ کل بے بسی کے آنسو کام نہ آئیں گے، انھیں کوئی پونچھنے والا نہ ہوگا۔
اگر آج سارے بوڑھے، جوان، عورتیں، بچے مل کر بے بسی کے آنسوؤں سے سمندر بھر ڈالیں تو انھیں کوئی فائدہ ملنے والا نہیں ہے۔ آیئے! آج وقت آپ کے ہاتھ میں ہے، یہ وقت ہے قربانی کا...... حمیت کا...... شہادت کا...... آزادی کا فیصلہ کرنے کا۔ ورنہ آج حالات یہ ہیں کہ یہ بے چارے اس قدر لیٹے ہوئے ہیں کہ پرویز مشرف اُدھر سے آنے والے ایک فون پر لیٹ گیا اور پچھلے دنوں آپ نے یہ بھی دیکھ لیا کہ ماسکو میں صدر پیوٹن کے پاس بیٹھ کر کہہ رہا تھا، آؤ آقا! گرم پانی حاضر ہیں۔ اللہ اکبر!

ہم نے تمھیں روکنے کا ارادہ کر لیا:

آج بے بسی کا یہ عالم ہے کہ آج سے بائیس سال پہلے انھی روسیوں بدبختوں نے جب یہ بیان جاری کیا تھا کہ ہم گرم پانیوں تک پہنچ کر دم لیں گے۔ وقت کے سربراہ جنرل ضیاء الحق نے اگلے دن بیان دیا: روسیو! تم نے گرم پانیوں تک آنے کا ارادہ کر لیا ہے تو ہم نے تمھیں روکنے کا عزم کر لیا ہے۔ ہم تمھاری فوجوں سے تمھارے ٹینکوں، توپوں، گن شپ ہیلی کاپٹروں سے اور میزائلوں سے ٹکرا جائیں گے۔ اور نتائج اپنے رب پر چھوڑ دیں گے۔ وہ چاہے گا تو ہمیں شہادتیں دے کر اپنی جنتوں میں بلا لے گا، وہ چاہے گا تو ہمیں فاتح بنا دے گا اور تجھے ساری دنیا کے سامنے کھڑا کر کے ذلیل کر کے عبرت کا نشان بنا دے گا۔ اللہ اکبر......

اس نے اپنے جملے کو یوں وفا کیا، کہ سترہ لاکھ افغان شہید ہوئے، ہزاروں پاکستانیوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے، ہزاروں عرب مجاہدین نے جامِ شہادت نوش کیا، یاد رکھیے! اگر یہ بد بخت روس بھی ادھر آ گیا، امریکہ اور برطانیہ پہلے سے ہی اِدھر موجود ہے، اگر وہ بھی آ گئے تو ان کافروں کی عادت ہے کہ مسلمانوں کے علاقوں کی بندر بانٹ کیا کرتے ہیں، جہاں یہ بڑی قوتیں جمع ہوتی ہیں انھوں نے ترکی کو خلافت سے محروم کیا، تین حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ برطانیہ نے، ایک حصہ فرانس نے اور ایک حصہ امریکہ نے لے لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورِ حاضر میں ان کافروں نے عراق کو برباد کیا، ایک حصہ امریکہ نے لے لیا، ایک برطانیہ نے اور ایک حصہ پولینڈ کے پاس ہے۔ اور اگر یہ بدبخت آنے والے کل میں پاکستان کا رخ کرتے ہیں تو پاکستان کی بندر بانٹ کرنے بیٹھ جائیں گے۔ دو صوبے امریکہ کے اور دو صوبے روس کے۔ آیئے اہل پاکستان! ان سازشوں کو سمجھیں۔ ان کا علاج الجہاد الجہاد...... الجہاد۔ مجاہدین کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جاؤ۔

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6

دہشت گرد کون؟

(خطبہ جمعۃ المبارک۔ رائیونڈ)

- دہشت گردی اور امن پسندی کا دوہرا معیار
- پریشان نہیں ہونا بلکہ عزم واستقلال کا مظاہرہ کرتے چلے جانا ہے
- افغانیوں کو چھیڑنے کا انجام
- امریکی غبارے سے ہوا نکل چکی ہے۔
- رکاوٹیں ڈالنے والوں اور رکاوٹیں توڑنے والوں کی تعداد کا موازنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ...... اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ، وَ خَیْرَ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ﴾

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ ...... [رواہ مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان کون النہی عن المنکر من الإیمان ...... ، رقم : ۷۸۔ (۴۹) أو کما قال رسول اللہ ﷺ

آج ساری دنیا کے کفر نے مل کر اسلام کا نام انتہاء پسندی اور جہاد کا نام دہشت گردی رکھ دیا ہے۔ اور پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کی امت پر مل کر یوں پل پڑے جیسے محمد رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال قبل فرمایا تھا، ابوداؤد، مسند احمد، مشکوۃ کتاب الفتن میں یہ روایت موجود ہے، پیارے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا: میرے ماننے والو! ایک وقت آئے گا جب ساری دنیا کا کفر تم پر ایسے ٹوٹ پڑے گا، جیسے دسترخوان پر کھانا لگایا جائے۔ کھانے پر بھوک سے نڈھال لوگ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ پیارے پیغمبر علیہ السلام کے ایک صحابی نے سوال کیا، اے اللہ کے رسول (ﷺ)! کیا ہم تھوڑے رہ جائیں گے؟ فرمایا، نہیں تمہاری تعداد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت زیادہ ہوگی۔ پھر پوچھا اللہ کے رسول! وجہ کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں ''وہن'' آ جائے گا، یعنی تمہارے اندر دنیا کی حبّ (محبت) اور موت کا خوف اور ڈر پیدا ہو جائے گا۔ صحابی رسول پوچھتے ہیں کہ (مَا الْوَهَنُ) ''یہ وہن کیا ہوتا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: (حُبُّ الدُّنيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ) (سنن ابی داود، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الأمم علی الاسلام: ٤٢٩٧) دنیا کی زندگی سے تمھیں پیار ہوگا، بیوی بچوں سے، اپنے گھر بار سے، اور اپنے کاروبار سے، اپنی ملازمت سے، اپنے مویشیوں سے، اپنی زمینوں سے، کھیت کھلیانوں سے، اپنی جاگیروں، اپنے باغات، اپنی فیکٹری، کارخانے سے محبت کرو گے لیکن شہادت کی موت سے ڈرو گے۔ تو مسلمانو! جب یہ کیفیت ہوگی تو ساری دنیا کا کفر تم پر ٹوٹ پڑے گا۔ جیسے دسترخوان پر کھانا لگایا جائے، بھوکے لوگ ٹوٹ پڑتے ہیں۔

کافرو! کیا یہ انتہاء پسندی نہیں؟

فیصلہ آپ پہ چھوڑتا ہوں، آج یہ عجیب بات ہے، ویسے ہم ان کے پیمانوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کبھی کہتے ہیں اسلام انتہا پسند مذہب ہے، ہم پوچھتے ہیں کہ اگر فرانس میں ایک مسلمان طالبہ اپنے سر پر دوپٹہ اوڑھ لے تو سارا یورپ مل کر اس کا دوپٹہ کھینچ کر اتارنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ کیا یہ انتہا پسندی نہیں ہے؟ حالانکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ ہمارے ہاں آزادی ہے۔ کوئی جو چاہے کرے۔ اگر ایک مسلم طالبہ اپنے سر پر دوپٹہ اوڑھ لے تو سارا یورپ اس کا دوپٹہ اتارنے کے لیے، چھیننے کے لیے، کھینچنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے، تمہارے ایوانوں میں زلزلہ طاری ہو جاتا ہے۔ کیا یہ انتہاء پسندی نہیں ہے؟

کافرو! کیا یہ دہشت گردی نہیں؟

پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جہاد دہشت گردی کا نام ہے۔ ہم پوچھنا یہ چاہیں گے کہ دہشت گردی اور امن پسندی کے پیمانے کیا ہیں؟ اگر بش بائیس ہزار کلومیٹر سے اپنے لاؤ لشکر لے کر چلے اور افغانستان کے سارے ایئر پورٹ مسافروں سمیت، افغانستان کی ساری مسجدیں نمازیوں سمیت، افغانستان کے تمام تعلیمی ادارے طلباء اساتذہ سمیت، افغانستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہسپتال مریضوں سمیت، افغانستان کے شہر اور دیہات کے باسیوں سمیت ڈیزی کٹر بم چلا کر، کروز میزائل پھینک کر اور بارود کی بارش کر کے سب کچھ ختم کرتا چلا جائے...... بتایئے وہ بائیس ہزار کلومیٹر سے آنے والا امریکی امن پسند ہے یا وہ افغان بوڑھا جو کلاشن کوف اٹھا کر اپنے گھر کی دہلیز پر بیوی بچوں کی حفاظت کے لیے، اپنے گھر کی حفاظت کے لیے، اپنے جان و مال کے تحفظ کے لیے، اپنے دین، ایمان، نبی ﷺ کے فرمان کے تحفظ کے لیے کھڑا ہو جائے تو دہشت گرد ہے؟ واللہ ان کافروں نے عجیب امن پسندی اور دہشت گردی کے پیمانے قائم کیے ہیں۔

اسی طرح فلسطین کا معصوم بچہ اپنے ہاتھ میں کنکر اٹھا کر اسرائیلی ٹینک کی طرف پھینک دے تو اس بچے کو دہشت گرد کہہ دیا جاتا ہے لیکن اسرائیل درجنوں ٹینک کے ذریعے مسلمانوں کی بستیاں ان کے باسیوں سمیت تباہ و برباد کرتے چلے جائیں۔...... احمد یاسین، عبدالعزیز الرمطیسی کو ان کے گھروں میں اسرائیلی گن شپ ہیلی کاپٹر شہید کر ڈالیں تو وہ اسرائیلی یہودی امن پسند ہیں؟ واللہ ان کافروں نے عجیب امن پسندی اور دہشت گردی کے پیمانے قائم کیے ہیں۔

اسی طرح کشمیر میں ہندو آرمی جس گھر سے چاہے مسلمان عورتوں کو اٹھا کر لے جائے جس گھر سے چاہے بچوں کو نکال کر جلتی آگ میں پھینک ڈالے، جس گھر سے چاہے جوانوں کو نکال کر سڑکوں پر کھڑا کر کے گولیوں سے بھون ڈالے، ہندو آرمی جس گھر سے چاہے بوڑھوں کو نکال کر سڑکوں پر گھسیٹ گھسیٹ کر رسوا کرتی رہے۔ وہ آٹھ لاکھ ہندو آرمی امن پسند، اگر کوئی کشمیری اپنے گھر سے کیل کانٹا اٹھا کے دروازے پر کھڑا ہو جائے تو کہا جاتا ہے یہ دہشت گرد ہے۔ واللہ! عجیب دہشت گردی اور امن پسندی کے پیمانے ہیں۔

ملامت گر کی ملامت سے پریشان ہونا چھوڑیے:

چھوڑیے میرے بھائیو! ان کافروں کو بکواس کرنے دو، یہ کیا بکواس بکتے ہیں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ کی کتاب کا مطالعہ کیجیے، اللہ کا قرآن ایک ہی آیت میں اِن مجاہدین کو دو ڈگریوں (اعزازات) سے نوازتا ہے جنھیں امریکہ اور اسرائیل کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی برطانیہ کے عیسائی، ہندوستان کے ہندو اور جاپان کے الکوریہ کے بدھ الغرض ساری دنیا کے کافر، مل کر دہشت گرد کہتے ہیں، اللہ کا قرآن ایک ہی آیت میں ان مجاہدوں کو دو اعزازات دیتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴾ [التوبة : ٩/١٢٣]

''اے ایمان والو! لڑائی کرو ان کافروں کے خلاف جو تمھارے اڑوس پڑوس میں ہیں چاہیے کہ وہ تم سے دہشت زدہ رہیں، جان لو کہ اللہ رب العزت متقین کے ساتھ ہیں۔''

ساری دنیا کے کافر جنھیں مل کر دہشت گرد کہہ رہے ہیں اللہ رب العزت انھیں ایک ہی آیت میں ایمان دار مومن اور متقین قرار دے رہے ہیں۔

آج مت غور کیجیے کہ بش کیا بکواس کرتا ہے، مت دیکھئے کہ واجپائی کیا بکتا ہے؟ آج ساری دنیا کے کافر مل کر اللہ کے دین کے خلاف کس طرح پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ صرف اللہ کے قرآن کا مطالعہ کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے مزید حوصلے بلند کرتے ہیں:

﴿ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ﴾ [المائدة : ٥/٥٤]

میری راہوں میں لڑنے والے، جہاد کرنے والے، قتال کرنے والے، کافروں کے خلاف کھڑے رہنے والے، انھیں کوئی دہشت گرد کہے، راسخ العقیدہ کہے، بنیاد پرست کہے، انتہا پسند کہے، الغرض ''جو جس کے جی میں آئے کہے'' وہ کسی ملامت گر کی ملامت سے پریشان ہونے والے نہیں ہیں۔ وہ اپنا کام کرتے چلے جائیں گے۔ میری راہوں میں زخم کھانے والے، بیٹوں کی قربانیاں پیش کرنے والے، مال لوٹانے والے، طعنے سہنے والے، وہ اپنے کام کرتے چلے جائیں گے۔ کسی کی ملامت انھیں کام سے روک نہیں پائے گی۔

آیئے میرے بھائیو! آج عجیب پراپیگنڈہ ہے، امریکہ یہ نعرہ لگاتے ہوئے آیا ہے کہ میں نے صلیبی جنگوں کا آغاز کر دیا ہے۔ اور درخواست کی کہ بیکو گاشیہ سے لے کر مشرقی تیمور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک ہر صلیبی، ہر عیسائی میرا ساتھ دے۔ ہزاروں کلو میٹر کا یہ علاقہ عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ مزید کہتا ہے کہ آخری دہشت گرد کے خاتمے تک ہم مجاہدین کے خلاف لڑنا چاہتے ہیں۔

اللہ کے بھی عجیب فیصلے ہوتے ہیں:

سن لو اے بش! میرے اللہ کے بھی عجیب فیصلے ہیں، تو مجاہدین کو، اسلام کو مٹانے کے لیے نکلا تھا، ہمیں بظاہر یہ بہت بڑی پریشانی، مصیبت اور رکاوٹ دکھائی دے رہی تھی، لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ شاید ہمارا اللہ ان امریکیوں کو ان کے قبرستان میں لے کر آیا ہے۔ اب ان شاء اللہ واپس نہیں جانے پائیں گے۔ بسا اوقات پریشانیوں اور رکاوٹوں کے اندر بھی اللہ کی طرف سے حکمت چھپی ہوتی ہے۔

صحیح بخاری کے اندر ایک روایت موجود ہے، صدیقہ کائنات ام المومنین (طاہرہ و مطہرہ، ذکیہ وفقیہا) عائشہ ﷝ فرماتی ہیں مدینے کی ایک عورت جب بھی میرے پاس بیٹھتی دیر تک باتیں کرتی چلی جاتی۔ اور ہر دفعہ جب بھی اپنی گفتگو ختم کرتی تو یہ الفاظ ضرور بولتی ''پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے کمر بند والے دن کافروں سے نجات دی۔'' سیدہ عائشہ ﷝ فرماتی ہیں: میں نے اس جملے کی ادائیگی کا مقصد کبھی نہ پوچھا۔ ایک دن میں نے اس عورت کو روک لیا اور پوچھا بہن! جب بھی میرے پاس بیٹھتی ہو یہ جملہ ضرور کہتی ہو، بتلاؤ اس میں راز کیا ہے؟ اس عورت نے اپنا واقعہ سنانا شروع کیا، کہتی ہے، کہ میں کافروں کے ملک میں رہتی تھی میں بھی ایک کافرہ تھی، کافروں کے ایک قبیلے کی لونڈی تھی، قبیلے والوں نے مجھے آزاد کر دیا میرا کوئی بہن بھائی نہ تھا۔ والد تھا نہ والدہ اور نہ ہی گھر بار تھا۔ میں نے کہاں جانا تھا، لہٰذا انھی کے پاس رہتی رہی۔ ایک دن کیا ہوا؟ ان کی ایک عورت پانی کے چشمے پر غسل کے لیے گئی اور وہاں اس نے اپنا قیمتی کمر بند جو سرخ تسموں کا بنا ہوا تھا، اتار کر رکھ دیا، ایک چیل آئی، کمر بند چونکہ سرخ تسموں کا بنا ہوا تھا، اسے گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اٹھا کر بھاگ گئی۔ قبیلے والوں نے مجھ پر چوری کا الزام لگایا اور پکڑ لیا، مارا پیٹا اور تشدد کیا، میں بار بار یقین دہانی کرواتی رہی کہ میں نے تمہاری چوری نہیں کی۔ لیکن قبیلے والوں میں نہ میری بات سننے والا تھے، نہ کوئی یقین کرنے والا۔ کوئی میری بات سننے کے لیے تیار نہ تھا، بس مارتے پیٹے جا رہے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتی ہے کہ میں نے اس بے بسی کے عالم میں اپنی دعا کا رُخ اُس طرف کیا جس طرف بے بس، لاچار، پریشان، بدحال اور مصیبت زدہ لوگ کیا کرتے ہیں میں نے کہا اے اللہ...... !! تو جانتا ہے میں نے ان کی چوری نہیں کی لیکن یہ لوگ مجھے جان سے ہی مار ڈالیں گے۔ یہ عورت کہتی ہے کہ ابھی میری دعا کے الفاظ مکمل نہ ہوئے تھے چیل دوبارہ فضا میں نمودار ہوئی۔ اور اس نے سارے قبیلے والوں کے سامنے کمر بند گرا دیا، قبیلے والوں نے اٹھا لیا۔ کہتی ہیں دیکھو میں نے تمھیں بارہا کہا تھا کہ میں نے تمہاری چوری نہیں کی، لیکن تم ماننے کے لیے تیار نہ تھے۔ جب ان کا کمر بند مل گیا میں نے ان کے ملک کو چھوڑنے کا ارادہ کر لیا، میں ان کا ملک چھوڑ کر چل دی۔ اللہ اکبر......

اب ذرا غور طلب بات ہے، چلتے چلتے مدینۃ النبی میں محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ پیارے پیغمبر ﷺ کے پاس پہنچ کر اسلام قبول کر لیا، آقائے نامدار نے اسے خاص اور اہمیت دی کہ وہ مسجد نبوی میں خیمہ لگا کر رہائش اختیار کر لے جس مسجد میں ایک نماز پڑھی جائے تو ایک ہزار نمازوں سے افضل اور بہتر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی ثابت کیا ہے کہ اگر فتنے کا ڈر نہ ہو تو عورت مسجد میں رہائش پذیر ہو سکتی ہے۔ (چہ جائیکہ عورت کو مسجد میں جمعہ کے لیے آنے سے روکا جائے۔ نماز کے لیے آنے سے روکا جائے۔ خیر یہ ایک الگ موضوع ہے) ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ "اللہ کے ہر فیصلے میں حکمتیں ضرور ہوا کرتی ہیں۔" دیکھیے اتنی بڑی مصیبت کھڑی ہوگئی...... عورت ذات ہے...... چوری کا الزام ہے...... مار پٹائی ہوئی...... ملک چھوڑ کر جا رہی ہے...... منزل نامعلوم ہے...... کہاں جانا ہے کچھ پتہ نہیں...... لیکن اس مصیبت کی گھڑی میں اللہ کی طرف سے چھپی ہوئی خیر یہ تھی کہ اللہ نے کفر کے ہاتھ سے نجات دلا کر اسلام کی دولت سے مالا مال کرنا تھا۔ پھر ایسا ہی ہوا چلتے چلتے وہ عورت مدینۃ النبی میں پہنچتی ہے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہو جاتی ہے۔ تو ثابت ہوا بسا اوقات مصیبتوں اور پریشانیوں کے اندر بھی اللہ کی طرف سے چھپی ہوئی خیر موجود ہوا کرتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان شاء اللہ خلافت کا قیام ہوگا:

اس وقت بھی بظاہر اتنی بڑی مصیبت آن پڑی ہے کہ بش بائیس ہزار کلومیٹر سے ہمیں چنگھاڑتا دھاڑتا ہوا چلا، سارے علاقے کو برباد کر ڈالا، لیکن ان شاء اللہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ چھپی ہوئی خیر یہاں سے یہ ملے گی کہ امریکہ اپنے قبرستان میں آیا ہے۔ عالم اسلام کے سامنے یہ بھی بہت بڑی رکاوٹ تھی جو اب ہٹ رہی ہے اور اس کا غرور خاک میں مل رہا ہے۔ ان شاء اللہ اس کے بعد عالم اسلام کے سامنے کوئی بڑی رکاوٹ دکھائی نہیں دیتی۔ بظاہر تو یہ مصیبت ہمیں نظر آ رہی ہے کہ افغانوں کو برباد کر ڈالا، عراقیوں کو مار ڈالا، پاکستان کے لیے دھمکیاں، شام کے لیے دھمکیاں، ایران کو دھمکایا جا رہا ہے، صرف ایک ہی بات منوانے کی خاطر کہ مجاہدین کا ساتھ مت دو۔ اللہ اکبر...... لیکن ان شاء اللہ یہاں خیر کے دروازے اس طرح کھلیں گے کہ امریکہ برباد ہوگا، اور اللہ کے فضل و کرم سے اسلام غالب آئے گا۔ خلافت کا قیام ہوگا۔ اور اسلام کے سامنے سے رکاوٹیں ہٹ جائیں گی۔ ان شاء اللہ، اللہ رب العزت یہ خیر کے دروازے اس پاکستان سے کھولے گا۔ اللہ اکبر......

امریکہ! تیری موت تجھے قبرستان میں لائی ہے!

تو میرے بھائیو! یہ امریکی بے چارے جو وہاں سے چلے تھے، کہا کرتے تھے کہ آخری دہشت گرد (مجاہد) کے خاتمے تک ہم لڑیں گے۔ بش! ہم تمھیں بتلائے دیتے ہیں ''تو آخری دہشت گرد کی بات کرتا ہے، جس پہلے دہشت گرد کے خلاف تو بائیس ہزار کلومیٹر سے اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ نکلا تھا، وہ اُسامہ بن لادن جو تیری زبان میں دہشت گرد ہے، ہمارے لیے وہ عالم اسلام کا ہیرو ہے۔ تیری نظر میں وہ دہشت گرد ہے، جس کے خلاف تو نے پونے تین سال ایڑیاں اٹھا اٹھا کر زور لگا لیا جس کے لیے تو نے اپنی قوت کا خاتمہ کر لیا، جاؤ سن لو! الحمد للہ جسے تو پہلا دہشت گرد کہتا تھا، وہ اُسامہ بن لادن عالم اسلام کا ہیرو، اسلام کا مجاہد آج بھی اپنے مجاہد ساتھیوں کی قیادت کرتے ہوئے افغان پہاڑوں میں زندہ و جاوید موجود ہے۔

یہاں ایک بات اور عرض کیے دیتے ہیں، جب تک میرا اللہ اس پہلے دہشت گرد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسامہ بن لادن سے کام لیتا رہے گا، اتنے سالوں کو ایک ایک مجاہد کے اوپر ضرب کر کے دیکھ لینا کہ آخری دہشت گرد کے خاتمے کے لیے تجھے کتنے سال درکار ہوں گے۔ افسوس تو نے آج جہاد کا نام دہشت گردی رکھ کر، اسلام کا نام انتہا پسندی رکھ کر ہمارے خلاف چڑھ دوڑا ہے بلکہ ہم تو کہتے ہیں تیری موت تجھے قبرستان میں لائی ہے۔ان شاء اللہ تو یہاں سے زندہ واپس جانے نہیں پائے گا۔ہم نے تو آج تک یہی دیکھا ہے کہ جس بدبخت کی موت آتی ہے، اُسے مرنا ہوتا ہے تو وہ افغان پہاڑوں میں آیا کرتا ہے۔یا عراق کے دریائے دجلہ کے کناروں پر آیا کرتا ہے۔

تاریخ اُٹھا کر دیکھ لو...... اللہ اکبر......مجوسیوں کی موت آتی ہے۔ پونے تین لاکھ مجوسی ایرانی وزیرِ دفاع رستم کی قیادت میں قادسیہ کے میدان میں آئے۔ دریائے دجلہ کے کناروں پر بیٹھ جاتے ہیں، دوسری طرف اللہ کے ماننے والے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پینتیس ہزار مقابلہ کرنے کے لیے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں۔

قادسیہ کا میدان، دریائے دجلہ کا کنارہ، مجوسیت کا قبرستان:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے) نے مجوسیت کو قیامت کی دیواروں تک قادسیہ کے میدان میں دفن کر کے رکھ دیا۔ آج چودہ صدیاں بیت چکیں لیکن مجوسیت کھڑی نہیں ہو پائی۔ اسی دریائے دجلہ کے کناروں پر مجوسیت کی موت آئی۔ رستم موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اس کے بعد ہلاکو خان کی موت آئی تو اسے بھی موت گھیر کر اسی بغداد میں لے کر آئی۔ یاد رکھو! بش یہ وہی بغداد ہے جہاں اب تو آیا ہے۔ اگرچہ ہلاکو خان نے اسے برباد کر دیا تھا،1856ء میں ہلاکو خان حملہ آور ہوا اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا ڈالی۔ اللہ اکبر......

لیکن اللہ نے یہاں سے ایک شیر دل مجاہد بیبرس نامی کھڑا کیا جو بعد میں سلطان بیبرس کے نام سے معروف ہوا، اُس نے صرف چار سال کے اندر یعنی 1256ء میں تارتاریوں کے خلاف جہاد شروع کیا۔ اور 1260ء تک تاتاریوں کا نام ونشان مٹا کر رکھ دیا۔ آج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساات صدیاں گزرنے کو ہیں لیکن آج تک تاتاری دوبارہ کھڑے نہیں ہو سکے۔

فاتح جرنیل دو قسم کے ہوتے ہیں:

یہ بغدادی چور (امریکہ) کہتا ہے کہ ہم نے بغداد فتح کر لیا، یہ کیسا فاتح ہے؟ کیونکہ ہم نے آج تک فاتحین کی دو قسمیں ہی سنی تھیں۔ ان میں سے ایک قسم تو یہ ہے کوئی مجاہد فاتح یا کوئی جنگجو فاتح کسی علاقے کو فتح کر لے اور علاقے کے لوگ گردنیں جھکا کر سامنے کھڑے ہو جائیں، اس فاتح کا دل آئے معاف کر دے یا اور دوسری قسم کا فاتح سب کو قتل کر ڈالے۔ اللہ اکبر...... مثال کے طور پر دیکھیے: محمد رسول اللہ ﷺ...... فتح مکہ کا موقع ہے کہ جب بڑے بڑے قلغیوں والے، جبوں قبوں والے، گردنیں جھکائے آقائے نامدار ﷺ کے سامنے ندامت کے ساتھ کھڑے تھے، آقائے نامدار ﷺ نے اعلان فرمایا: [لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ] (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے السنن الکبریٰ للبیہقی، باب فتح مکۃ حرسہا اللہ تعالیٰ: ۹/ ۱۹۹، رقم ۱۸۲۷۵) آج کے دن ہم کسی کو کچھ نہیں کہیں گے۔ ہم نے سب کو معاف کر دیا، تمام مجرموں کے لیے معافی کا اعلان کر دیا۔ ایک قسم کا فاتح تو اس طرح کا ہوتا ہے۔

اور دوسری قسم کے فاتح کی مثال جیسے ہلاکو خان اور چنگیز خان کیا کرتے تھے یعنی جو علاقہ فتح کیا تمام لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ لیکن اس بش کا عجیب دعویٰ ہے کہتا ہے کہ میں بغداد کا فاتح ہوں۔ رات کی تاریکی میں بغیر کسی اطلاع کے رات بارہ بجے بغداد پہنچتا ہے، دو ڈھائی بجے کے لگ بھگ تقریباً دو گھنٹے بغداد ائیر پورٹ پر چوری چھپے رکنے کے بعد اس کا جہاز عراق کی فضاؤں سے نکلتا ہے تو اعلان ہو رہا تھا کہ بغدادی چور یہاں آئے تھے اور چوری سے واپس جا رہے ہیں۔ بغدادی اخبارات نے شائع کیا کہ ''بش کو بغداد کا فاتح لکھیں یا بغدادی چور لکھیں؟''

میرے بھائیو! مت گھبرایئے، ان شاء اللہ امریکی غبارے سے ہوا خارج ہو چکی ہے۔ ان کی بدنصیبی یہ ہے کہ یہ بدبخت اُن قوموں کے خلاف لڑنے کے لیے آئے جن کی تاریخ میں غلامی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں افغان اور ترک قوم کو دنیا کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی قوم غلام نہیں بنا سکی۔ آج جو عراق کے اندر کام جاری ہے اس میں ترک بھی موجود ہیں۔

افغانیوں کو چھیڑنے کا نتیجہ:

اور افغانی قوم......جن کی تاریخ ہی لڑائیوں اور جہاد سے بھری پڑی ہے...... برطانیہ کی جب موت آئی۔ برطانیہ نے سوچا کہ ساری دنیا کے اندر میری حکومت کا سکہ چلتا ہے۔ آج بھی سادہ لوح بزرگ فرماتے ہیں کہ برطانیہ کی ساری دنیا میں حکومت تھی، ان کی حکومت کے اندر سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔

لو پھر میرے بزرگو سن لیجیے! جب برطانیہ نے ان افغان مجاہدین سے پنگا لیا (پنجہ آزمائی کی) آج برطانیہ کی حالت یہ ہے کہ چھ چھ ماہ تک سورج دکھائی نہیں دیتا۔ جس دن سورج دکھائی دیتا ہے اُس دن خوشی سے پورے ملک میں چھٹی کر دی جاتی ہے۔ اللہ اکبر...... جب برطانیہ کی موت آئی، وہ اس غرور اور گھمنڈ میں تھا کہ ساری دنیا میں میری حکومت کا سکہ چلتا ہے، یہ چھوٹا سا ملک افغانستان کیوں آج تک آزاد ہے؟ وہاں بھی اپنی فوج لانچ کردی۔ برصغیر کے بہت سارے علاقوں میں برطانیہ کا قبضہ تھا، ان کا طوطی بول رہا تھا۔ افغانستان میں بھی فوج لانچ کردی، افغان اس بات سے بے نیاز ہو کر کہ کہاں سے کمک آئے گی۔ آج یہ بے چارے روشن خیال کہتے ہیں کہ ہمیں دھمکی ملی تھی کہ "پتھر کے دور میں جانے کے لیے تیار ہو جاؤ" اس لیے ہم نے ان کا ساتھ دیا۔

افغانی عوام کوئی پروا نہ کرتے ہوئے برطانوی فوج کے خلاف ڈٹ گئے۔ صرف دو سال تک جہاد کیا، نتیجے میں ساری برطانوی فوج کو قتل کر ڈالا جسے آج سے پونے تین سو سال پہلے برطانیہ نے افغانستان کے اندر لانچ (داخل) کیا تھا۔ صرف ایک عیسائی میجر کو زندہ چھوڑا، جو اس فوج کے اندر ڈاکٹر تھا، کہا جاؤ اپنے بڑوں کو جا کر بتلا دو، جو افغانوں کو چھیڑا کرتے ہیں "ان کا انجام یہ ہوا کرتا ہے۔" وہ ڈاکٹر واپس آیا، چیخ چیخ کر حکام برطانیہ کو بتلا رہا تھا کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا؟! اللہ اکبر......

روسی بچے روٹی کے چند لقموں کے لیے ترس گئے:

اس کے بعد روس کی موت آئی تو اسے بھی موت گھیر گھار کر اسی افغانستان میں لائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ روس جو کہتا تھا ہم جہاں اپنا پنجہ رکھ لیتے ہیں وہاں سے ہٹاتے نہیں۔ مجاہدین نے کہا روسیو! یہ پنجہ نہیں اٹھاؤ گے تو اسے کاٹ کر پھینک دیں گے۔ بارہ سال پر محیط جہاد کے نتائج پڑھ کر دیکھ لیجیے، وہی روس آج دنیا میں اپنا منہ دکھلانے کے قابل نہیں رہا۔

جنگ اخبار کا ایک صحافی ماسکو گیا، کہتا ہے میں صبح صبح ایک پارک میں نکلا، وہاں کیا دیکھتا ہوں، چند روسی فوجی جرنیل، اپنی وردیوں سمیت، کندھوں پر سٹار لگے ہوئے پارک میں آ گئے اور پریڈ کرنے لگے، میں نے حیران ہو کر ماسکو کے ایک باشندے سے پوچھا: کیا یہ کوئی چھاؤنی ایریا (فوجی علاقہ) ہے۔ میں کہاں آ گیا ہوں؟ اس باشندے نے کہا یہ چھاؤنی نہیں ہے۔ یہ تو جب سے افغانی مجاہدین سے جوتے کھا کر بھاگے ہیں ان بدبختوں کے گھروں میں بھوک ناچ رہی ہے۔ یہ تو بھوک سے پریشان ہو کر یہاں مداری (تماشا) کرتے ہیں۔ پریڈ کر کے کرتب دکھاتے ہیں۔ لوگ انھیں دو چار روپے دے جاتے ہیں جن روپوں کے ساتھ گھروں میں پڑے بچوں کی بھوک مٹاتے ہیں۔ کل کے روسیوں کا بھرکس بھی مجاہدین نے نکال دیا۔ امریکیو! سن لو، تمھیں بھی میرا رب تمہارے قبرستان میں کھینچ کر لایا ہے۔ ان شاء اللہ یہاں سے زندہ واپس نہیں جانے پاؤ گے۔ اللہ اکبر.....

روشن خیال اصل میں کون ہے؟

امریکیو! تمہاری بدقسمتی یہ ہے کہ تم نے لڑائی کے لیے، زور آزمائی کے لیے اُس افغان قوم کا انتخاب کیا، جو جنگجو اور دلیر قوم ہے، واللہ اصل میں ان کے نظریے بہت ہی روشن خیال ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم روشن خیال ہیں اور وہ پٹھان بیوقوف ہیں۔ اللہ کی قسم! پٹھان بیوقوف نہیں ہے۔

- روشن خیال وہ ہے جسے میرا اللہ دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔
- روشن خیال وہ ہے جس کے پاس اللہ کی دی ہوئی غیرت ہو۔
- روشن خیال وہ ہے جس کا ہر فیصلہ اللہ کے دین کے مطابق ہو۔
- روشن خیال وہ ہے جسے میرا اللہ جہاد کی توفیق دے دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- روشن خیال وہ ہے جو اللہ کے دین کے لیے قربانیوں کے لیے کھڑا ہو جائے۔
- روشن خیال وہ ہے جو اللہ کی جنت کے متعلق پختہ فیصلہ کر لے کہ دنیا نہیں چاہیے۔ اللہ کی جنت کی ضرورت ہے۔

جی ہاں! میں عرض کر رہا تھا امریکیو! تمہارا پالا ایسی قوم سے پڑا ہے ہم طالبان دور میں قندھار میں جایا کرتے تھے، آج بھی ملا محمد عمر کا بیان آیا کہتا ہے مجاہدو! قندھار کورٹ اُڑا دو، جب تک ہمارے ملک میں ایک بھی غیر ملکی موجود ہو گا تب تک لڑتے رہیں گے۔ اللہ اکبر......

پتہ کچھ نہیں ہوتا کب میٹر شارٹ ہو جائے:

طالبان دور کی بات ہے، قندھار میں ہم ایک بہت بڑے افغانی تاجر سے گاڑیاں خریدنے جایا کرتے تھے۔ ذرا سستی مل جاتی تھیں۔ ایک دفعہ ہم نے چار گاڑیاں خریدیں سارا دن مارکیٹ دیکھنے میں گزر گیا، مغرب کی اذان ہونے لگی، جس بھائی سے ہم نے چار گاڑیاں خریدیں تھیں وہ ہمیں رات اپنے پاس مہمان ٹھہرا لیتے ہیں، ہم نے بھی اسی میں عافیت جانی۔ اور اُس کے گھر کی طرف چل دیے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک بہت بڑا مکان جو مٹی کے کچے کمروں پر مشتمل تھا، یہ دیکھ کر ہماری حیرانگی کی انتہاء نہ رہی کہ اس کے شو روم میں ذاتی ملکیت کی آٹھ نو سو گاڑیاں کھڑی ہیں جو انتہائی بیش قیمت گاڑیاں ہیں اور گھر اتنا معمولی ہے! (ہمارے جیل روڈ پر مانگے تانگے کی گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں) نماز پڑھنے کے بعد کھانا کھایا۔ جب رات قہوے کا دَور چلا تو میں نے اُس سے سوال کیا حاجی صاحب! ہمارے ہاں تو کسی کے پاس لاکھوں روپے آ جائیں، تو وہ کروڑ روپے کی مالیت کا بنگلہ تعمیر کر بیٹھتا ہے۔ لیکن آپ کے پاس اتنی دولت ہے اور آپ نے اپنی رہائش کے لیے چند کچے کمرے کھڑے کیے ہوئے ہیں۔ کہتا ہے سیف اللہ بھائی! کل روسی آ گئے تھے آج امریکی دھمکیاں دے رہے ہیں، ہم تو لڑنے مرنے والے لوگ ہیں۔ ہماری شرست میں ہی جنگ کرنا لکھا ہے۔ پتہ کچھ نہیں ہوتا کب میٹر شارٹ ہو جائے۔

کہتا ہے: اگر آج امریکی آ جائیں تو مجھے اپنے اس گھر کے متعلق فیصلہ کرنے میں کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل پیش نہیں آئے گی۔ میرے لیے یہ گھر تو اتنی اہمیت کا حامل نہیں کہ جیسے اپنی جیب سے کوئی مشکل وقت پر دس روپے نکال کر پھینک دے۔ اور منہ موڑ کر چل دے۔ کہتا ہے: اگر آج کوئی دشمن آ جائے، اپنی گن اٹھاؤں گا، چادر کندھے پر رکھوں گا، جہاں اللہ چاہے گا بیوی بچوں کو چھوڑوں گا، اور پہاڑوں کی طرف چوٹیوں پر نکل جاؤں گا۔ دشمن کے خلاف جنگلوں میں بیٹھ کر جی بھر کر لڑوں گا۔ اگر میں کروڑوں روپے کا مکان بنا بیٹھوں گا تو ایسے موقع پر سو مرتبہ سوچوں گا ہو سکتا ہے میرا دشمن کے ساتھ سمجھوتا ہو جائے، صلح ہو جائے، دین چھوڑ دوں گا، قرآن چھوڑ دوں گا، جہاد کا نام ترک کر دوں گا۔ اللہ کے نبی ﷺ کے فرمانِ ذی شان سے بیگانہ ہو جاؤں گا، پیارے پیغمبر ﷺ کی سیرت کو ٹھکرا دوں گا۔ صرف اپنے مکان کی خاطر؟ کروڑوں روپے کا مکان ہو گا تو نظریات بھی بدل سکتے ہیں۔ لیکن اگر آج اس کچے مکان کو، اس مٹی سے تعمیر شدہ چند گھروندے چھوڑتے ہوئے اضمحلال کا شکار نہیں ہوں گا۔ میں آسانی کے ساتھ جہاد کے لیے نکل جاؤں گا۔

لوگ کہتے ہیں پٹھان ناسمجھ ہیں! اللہ کی قسم! سمجھ دار وہ ہے جسے اللہ اپنے دین کی سمجھ عطا فرما دے، جسے میرا اللہ قرآن و حدیث کی سمجھ دیتا ہے، وہ سمجھدار ہے۔

مجھے اُسی تاجر کا ایک ملازم کراچی کے بازار میں ملا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ بتاؤ حاجی صاحب کا کیا ہوا؟ اس نے کہا جس دن امریکیوں نے حملہ کیا تھا، مجھے میرے مالک نے گاڑیوں کے متعلق حکم دیا کہ اتنی گاڑیاں فلاں شوروم پر، اتنی گاڑیاں فلاں شوروم پر چھوڑ آؤ، ساتھ گاڑیوں کے ریٹ کی فہرست دے دی۔ اور اُن شورومز کے مالکان کو بھی لکھ دیا بھائیو! ''میں نے یہ گاڑیاں اتنے اتنے میں خریدی تھیں اگر ہو سکے تو مجھے میری اصل رقم دے دینا، مجھے کسی منافع کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے آج کے بعد کاروبار بند کر دیا ہے۔ اب اللہ کے دین کو میری ضرورت ہے۔ اب میں جہاد کے لیے جا رہا ہوں۔'' بیوی بچوں کو نجانے کہاں چھوڑا؟ اپنا اسلحہ لیا، چادر کاندھے پر رکھی اور ملا محمد عمر کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر امریکیوں کے خلاف جہاد کے لیے جنگلوں کی طرف نکل گیا۔ آج وہ کس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال میں ہے کوئی نہیں جانتا۔

میرے بھائیو! جہاد کرنے والے لوگ یہ نہیں سوچا کرتے کہ میرے پاس مکان نہیں، میرے پاس بنگلہ کوٹھی، کاروبار نہیں، میرے پاس فیکٹری، کارخانہ نہیں۔ میرے پاس اچھی معقول ملازمت نہیں، میرے بچے کہاں سے کھائیں گے، زمین اور جاگیر کہاں سے آئے گی، میرے پاس باغات نہیں، میرے پاس روپیہ پیسہ نہیں۔ بھلا جہاد کرنے والوں کے پاس ایسی سوچیں کہاں؟ اللہ اکبر......

آیئے آج جہاد کا دروازہ میرے اللہ نے کھول دیا ہے، آج مجاہدین کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جایئے۔ اب ہمیں سستی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ ان کافروں نے تمھیں مجبور کر کے تمھیں کہاں بھیج دیا ہے؟ تمھیں بے بس کر کے، اپنی مرضی کے فیصلے ٹھونس دیے۔ آج غیرت وحمیت اور فیصلے کا وقت ہے۔ آج اللہ کے دین پہ قربانی کا، جہاد کا، شہادت کا اور اللہ کی جنت کا فیصلہ کرنے کا وقت ہے۔ چھوڑ دو ﴿وَ لَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ یہ اللہ کے قرآن کا فیصلہ ہے کہ یہ عیسائی یہودی کبھی تم سے راضی نہیں ہوں گے۔ اللہ کا قرآن اپنے نبی ﷺ کو کہہ رہا ہے کہ تم انھیں کبھی راضی نہیں کر سکو گے۔

امریکی غبارے سے ہوا نکل چکی ہے:

میرے بھائیو! ان کافروں کو چھوڑ دیجیے اور مت گھبرایے، امریکی غبارے سے ہوا نکل چکی ہے۔ یہ وہاں سے یہ پروگرام لے کر چلے تھے کہ ملا محمد عمر کو قتل کر دیں گے۔ اسامہ بن لادن کو پکڑ لیں گے۔ حافظ محمد سعید کو جہاد سے روک دیں گے۔ الحمد للہ! اللہ کے فیصلوں تک ادراک ہماری چھوٹی سوچیں نہیں کر سکتیں۔

آج مجاہدین نے اتنے بڑے بڑے معرکے لڑے جیسے گردیز کے مقام پر مجاہدین افغانستان نے بہت بڑا معرکہ لڑا۔ اس معرکے کے ایک غازی سے میری ملاقات ہوئی میں نے اس سے معرکے کی داستان پوچھی۔ کہتا ہے کہ ہم سوچا کرتے تھے کہ امریکی جنگی جہاز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوپر سے پرواز کرتے ہیں بم مار کر چلے جاتے ہیں۔ کیسے ان کا مقابلہ کیا جائے؟

کہتا ہے ہم نے اس کا حل یہ سوچا کہ ہم نے چھوٹے چھوٹے پتھر لیے پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دیے ان پتھروں کے اوپر افغانوں والی پگڑیاں ڈال دیں، اوپر سے امریکی ہیلی کاپٹر گزرا، اس نے اتنی پگڑیاں دیکھیں تو وائرلیس پر پیغام پاس کیا کہ اتنے افغان مجاہد ان پہاڑوں پر جمع ہو چکے ہیں۔ یہ پیغام پا کر ان کے جنگی جہاز اڑے اور اندھا دھند ہماری پگڑیوں کو مارنے لگے، تین دن تک ان کے جہاز ہماری پگڑیوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کرتے رہے، اسلحہ ضائع کرتے رہے۔ آج عقل کے اندھے لوگ کہتے ہیں امریکی سیٹلائیٹ ہماری رکھی ہوئی سوئی بھی دیکھ لیتے ہیں۔ یہاں افغانوں کی پگڑیوں پر اپنا اسلحہ ضائع کر رہے ہیں۔ ان کا سٹلایٹ نہیں بتلا رہا، کہ کسے مار رہے ہو؟ یہاں تو ایک افغان بھی موجود نہیں ہے۔ تین دن کے بعد یہ سوچ کر کہ سارے افغان مرکھپ گئے ہوں گے، وہاں پر اپنے فوجی اتار دیے اور گھیرا ڈالنے کا حکم دیا کہ اگر کوئی افغان بچا کھچا رہ گیا ہے اسے بھی مار ڈالو یا اُسے قید کر کے لے آؤ۔ افغانی مجاہد کہتا ہے کہ ہمارا تو کچھ نہیں بگڑا تھا۔ یہ بیوقوف تو پگڑیوں کو مار رہے تھے۔ ہم تو پیچھے چھپے بیٹھے سارا منظر دیکھ رہے تھے۔ جونہی امریکی فوج آئی۔ ہم نے ان کو گھیرے میں لے لیا۔ اور معرکہ شروع ہو گیا۔

مجاہدین نے امریکیوں کا گھیرا کر لیا اور معرکہ شروع ہو گیا۔ ایک سو بیس امریکی فوجی قتل کیے، پچاس گرفتار ہوئے، بقیہ امریکی بہادر دُم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے، سینکڑوں کلومیٹر دور بگرام میں جا کر دَم لیا۔ وہاں پر جا کر بڑھک لگائی کہ پندرہ سو مجاہد آئے تھے سبھی کا خاتمہ کر دیا۔ بی بی سی کے نمائندوں نے پوچھا تم نے پندرہ سو مارے تھے۔ وہاں سے صرف تیس لاشیں ملیں ہیں، بتاؤ بقیہ زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا؟ یہ بدبخت امریکی جھوٹ بولتے ہیں۔ آج درجنوں کے حساب سے ان کے جھوٹ ریکارڈ پر موجود ہیں۔ (وقت نہیں ورنہ ایک ایک کر کے بھائیوں کے سامنے رکھتا کہ انھوں نے کہاں کہاں جھوٹ بولا، اور مسلسل بولتے چلے جا رہے ہیں)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں مر گیا ان کا سیٹلائٹ سسٹم؟

الحمد اللہ آج ان امریکیوں کے غبارے سے ہوا نکل چکی ہے۔ کہتے تھے ہمارا سیٹلائیٹ تمہارے گھر میں پڑی ہوئی سوئی بھی دیکھ لیتا ہے۔ آج چار مہینے چودہ دن ہو گئے ان کے اسلحہ سے بھرے ہوئے ڈرائیوروں سمیت دس کنٹینر طالبان اغوا کر کے لے گئے۔ آج تک ان کے سیٹلائیٹ نے انھیں نہیں بتایا، امریکی اپنا سر کھجا رہے ہیں، ٹٹول رہے ہیں لیکن کنٹینروں کو تلاش نہیں کر سکے۔ طالبان نے اُسی اسلحہ سے امریکیوں کو جہنم واصل کر ڈالا ہے۔ بد بخت امریکی کہتے ہیں ہمارا سیٹلائیٹ تو زمین کے اندرونی حصوں میں بھی دیکھ لیتا ہے۔

عجیب سیٹلائٹ ہے عراقی کسان چارے والی ریڑھی پر چالیس راکٹ رکھتا ہے، راکٹ لانچر ساتھ لیتا ہے، اور بغداد میں سی بی آئی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف چل دیتا ہے جہاں بریگیڈیر، نائب وزیر دفاع اور دیگر بڑے بڑے امریکی آفیسر میٹنگ میں مصروف تھے اور وہ راکٹ لانچر لیے ان کی طرف موت کا پیغام لیے بڑھتا جا رہا ہے۔ اب ان کا سٹلائیٹ کیوں نہیں بتلاتا کہ اتنا خطرناک عراقی تمہاری طرف بڑھ رہا ہے۔ اس نے انتیس راکٹ رشید ہوٹل پر مارے، بریگیڈیر قتل ہوا، وزیر دفاع جوتے چھوڑ کر بھاگا۔ وزیر دفاع کی حالت یہ تھی کہ ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ ساری دنیا کے صحافی اس کے بوتھے (چہرے) کے سامنے مائیک کر رہے تھے کہ کچھ تو بول۔ لیکن کوئی بات نہیں کر پا رہا تھا اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ اللہ اکبر......

ظلم تو ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے:

یہ ظالم افغان مجاہدین سے لڑنے آئے تھے لیکن انھوں نے اپنی اچھی درگت بنوا ڈالی۔ میرے بھائیو! حوصلہ کرو۔ آج تک پونے تین سال ہوئے بش نے ایڑیوں تک زور لگا لیا، انسانی فطرت ہے کہ ایڑیوں کے بل پر زور لگانے والا تھوڑی دیر میں ہانپ کر بیٹھ جاتا ہے۔ ساری قوت صَرف کر بیٹھتا ہے۔ بش سن لے اب تو ہانپ چکا ہے، اب تازہ دم مجاہدین کی باری ہے، دیکھ اب تیرے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! مت گھبرائیے ! اللہ کے فضل و کرم سے امریکیوں کے اتحادی اس کا ساتھ چھوڑتے جا رہے ہیں۔ ایک مجاہد کی گن گرتی ہے اللہ کی قسم! درجنوں مجاہد اُس گن کو اٹھانے کے لیے تیار کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ نے میڈیا پر، اخبارات پر امریکی ظلم وستم کی داستانیں تو پڑھی ہوں گی۔ یہ مظلوم قیدیوں کے ساتھ کیا ظلم کر رہے ہیں۔ لیکن میرے بھائیو! ''ظلم تو ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔''

دلوں کے حکمران:

ان شاء اللہ اللہ کے فضل و کرم سے حالات بدلنے ہی والے ہیں، یہ شہادتیں، یہ قربانیاں ہمارا نقصان نہیں ہیں۔ ان قربانیوں اور شہادتوں سے پہلے شاید عملی جہاد کوئی متعارف نہیں تھا۔ بش نے مسلمانوں کے دو ملک چھینے۔ لیکن نتیجے میں:

- الحمد للہ......!! آج ساری دنیا کے مسلمانوں کے دل افغانی مجاہدین کے ساتھ دھڑکتے ہیں اور عراقیوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔
- دل دھڑکتے ہیں تو مجاہدین اور جہاد کے ساتھ۔
- ساری دنیا کے مسلمانوں کے دل اسامہ بن لادن کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔
- آج ساری دنیا کے مسلمانوں کی ہمدردیاں ہیں تو ملا محمد عمر کے ساتھ۔
- آج ساری دنیا کے مسلمانوں کی ہمدردیاں ہیں تو حافظ محمد سعید کے ساتھ۔

الحمد للہ۔ اس ظلم کے نتیجے میں مسلمان بیدار ہو چکے ہیں، اللہ نے اس خیر سے ہمیں نوازا ہے۔ مت گھبرائیے، ان شاء اللہ یہ ظلم کے عارضی دن بہت جلد کٹ جائیں گے۔ پھر فتوحات کے اُدوار شروع ہونے والے ہیں۔

ہم اتنی بات کہے دیتے ہیں کہ امریکیو! ''آج اتنا ظلم کرو جتنا تم کل برداشت کر سکو۔'' ان شاء اللہ ہم اس ظلم کا انتقام لینے والے ہیں۔ یہ رکاوٹ ہمارے لیے کوئی نئی رکاوٹ نہیں ہے۔ لوگ ہمیں کہتے ہیں مجاہدو! امریکہ تو بہت بڑی رکاوٹ ہے، کیسے پھلانگو گے؟ ہم یہ جواب دیتے ہیں: اللہ کے فضل و کرم سے ان رکاوٹوں کو پھلانگنا ہمیشہ سے ہمارا عمل رہا ہے۔ ذرا دیکھتے جائیے......!!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکاوٹیں ڈالنے والے اور رکاوٹیں توڑنے والے:

- میدانِ بدر میں رکاوٹیں ڈالنے والے ایک ہزار تھے......اور رکاوٹ توڑنے والے تین سو تیرہ۔ اس رکاوٹ کو پاش پاش کیا، اپنا راستہ لیا اور آگے چلتے بنے۔
- اُحد کے مقام پر رکاوٹ ڈالنے والے تین ہزار اور رکاوٹ توڑنے والے سات سو۔ اُس رکاوٹ کو پاش پاش کیا، اللہ نے راستہ دیا، مجاہدین آگے قدم بڑھاتے چلے گئے۔
- خندق کے مقام پر رکاوٹ ڈالنے والے دس ہزار...... رکاوٹ توڑنے والے پیارے پیغمبر ﷺ کی قیادت میں تین ہزار مجاہدین تھے۔ اللہ نے یہاں بھی مدد فرمائی۔ مجاہدین نے اپنا راستہ لیا اور آگے چلے گئے۔
- موتہ کے مقام پر رکاوٹ ڈالنے والے دو لاکھ رومی ......اور رکاوٹ توڑنے والے تین ہزار مجاہدین صحابہ کرام۔ اس رکاوٹ کو پاش پاش کیا، اپنا راستہ ہموار کیا اور آگے کی طرف پیش قدمی کی۔
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قادسیہ کے میدان پر رکاوٹ ڈالنے والے پونے تین لاکھ مجوسی......اور رکاوٹ توڑنے والوں کی تعداد صرف پینتیس ہزار تھی۔ اس رکاوٹ کو بھی توڑا، اپنا راستہ سیدھا کیا اور قافلہ اگلی منزلوں کی طرف رواں دواں ہو گیا۔
- پھر سلطان صلاح الدین ایوبی، اللہ کا شیر، اکیلا مٹھی بھر مجاہدین کے ہمراہ میدانِ اقصیٰ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ بائیس عیسائی ممالک (کی نیٹو افواج) مل کر مقابلے کے لیے آئے۔ چند با اعتماد ساتھیوں کو علیحدہ کر کے مشورہ کیا کہ ساتھیو! بتلاؤ کیا تجویز ہے؟ ساتھیوں نے کہا سلطان آج لڑائی مت کی جائے۔ پوری دنیا کی عیسائیت آج ہمارے مقابلے میں اکٹھی ہو کر آ چکی ہے۔ سلطان سب کی آراء و تجاویز سنتا رہا۔ بالآخر اُٹھا اور اللہ کا قرآن پڑھنے لگا: ﴿كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ ساتھیو! چھوٹی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑے بڑے لشکروں پر غالب آ جایا کرتی ہیں۔ مت گھبراؤ۔ سلطان نے آدھی سے زیادہ فوج کاٹ کر پھینک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی۔ باقی فوج کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

مجھے وہ دن بھی یاد ہے:

❁ اللہ اکبر......!! دیکھیے جب روسی بدبخت افغانستان آئے تھے۔ ہمیں پتہ چلا، اللہ نے ہم سے بھی چار سال تک وہاں محاذوں پر کام لیا۔ روسی اتنا بڑا لشکر لے کر آئے تھے۔ مگر میرے اللہ نے فتح دی تو مجاہدین کو دی۔ اللہ کی قسم! 1990ء کے اندر جب مجاہدین کو اللہ نے فتح سے نواز دیا، افغانستان میں جس دن فتح کا اعلان ہوا، اُس دن ہم بھی محاذ پر تھے۔ لمبی داستان ہے۔ مختصر یہ کہ جب اللہ نے وہاں سے نکل کر کشمیر کی وادیوں میں آنے کا موقع دیا۔ تو مجھے وہ دن بھی یاد ہے جب ہمارا پہلا قافلہ وادی کشمیر میں داخل ہو رہا تھا اور پاکستان کی آخری چوٹیوں کو عبور کر رہا تھا ان مجاہدین نے جاتے ہوئے اپنی زبان سے یہ کلمات ادا کیے کہ ''ہم اپنے خون سے اتنی گہری لکیریں کھینچ جائیں گے کہ ہمارے پیچھے مجاہدین کے چلنے والے قافلے دہلی کے لال قلعے تک پہنچ کر دم لیں گے۔''

یہ ہم مجاہدوں کی عادت ہے:

الحمد للہ......!! آج ہندوستان کے چپے چپے میں جہاد پھیل چکا ہے، جاری ہو چکا ہے۔ اللہ اکبر...... آج یہ بے چارے لوگ کہتے ہیں کہ امریکی ہماری راہ میں رکاوٹ ہیں اس کے جواب میں ہم نے کہا: اللہ کی راہ میں زخم کھانا، قربانیاں پیش کرنا، اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا، اللہ کی راہ میں رستے زخموں کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جانا، اللہ کی رضا کے لیے کافروں کی گردنیں اتارتے چلے جانا......''یہ ہم مجاہدوں کی عادت ہے۔''

ان شاء اللہ ایک دن آئے گا ہم زخم کھاتے چلے جائیں، آگے بڑھتے چلے جائیں گے، اور مجاہدین ایسی تمام رکاوٹوں کو توڑ کر ہی دم لیں گے۔ اللہ کی توفیق سے یہ رکاوٹ بھی پاش پاش ہونے ہی والی ہے۔

وہ قادر مطلق اللہ آج بھی موجود ہے:

آیئے! مجاہدین کے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جائیں۔ ان قربانیوں سے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادتوں سے، ان حالات سے، ان صعوبتوں سے، پھانسیوں کے تختوں سے......مت گھبرایئے۔اپنے اللہ کی ذات پر توکل کیجیے۔کھڑے ہو جایئے۔ میرا اللہ قادر مطلق ہے۔ جس نے اصحاب بدر سے میدانِ بدر میں سارے کفر کو روند ڈالنے کا کام لیا تھا وہ قادر مطلق آج بھی موجود ہے۔ اپنے اللہ سے تعلق قائم کیجیے۔آگے بڑھتے جایئے۔ اور انتظار کیجیے۔ ہمارا تو ایمان ہے، جو شہید ہوں گے اللہ کی جنت کو سدھار جائیں گے......اور جو زندہ رہیں گے منزلوں پر پہنچ کر دم لیں گے۔

آیئے آج وقت ہے، اس وقت کو ضائع مت کیجیے، مجاہدین کے ہمرکاب بن جایئے۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !......اللہ اکبر......! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

[العنکبوت : ۲۹/ ۶۹]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کھڑے ہونا تمہارا کام ہے، راستے کھولنا میرا کام ہے۔آج اللہ نے بہت سارے راستے کھولے۔کل صرف افغانستان میں جہاد ہو رہا تھا۔ آج کشمیر میں جہاد ہے، چیچنیا میں ہے، فلپائن میں ہے...... الحمد للہ بوسنیا اور کوسوو میں جہاد ہو رہا ہے۔آج اللہ کے فضل و کرم سے فلسطین میں فدائی حملے ہو رہے ہیں۔اللہ اکبر......آج فلسطین میں جہاد اور مجاہدین کی کیسی کیفیت ہے؟ ہماری وہ روحانی فلسطینی بہن جس کی اکیس سال عمر تھی، اسے اللہ نے دو بیٹوں سے نوازا تھا۔ایک دن ننھے بیٹوں کو نہلایا، خوبصورت کپڑے پہنائے، بار بار پیار کیا۔ اس کے بعد جتنا بارود اٹھا سکتی تھی اٹھایا۔ اور اسرائیلی یہودیوں کی ایک بڑی مجلس میں چلی گئی۔ جہاں نوے سے زائد یہودی فوجی جہنم واصل ہوئے، اور ایک سو اسّی زخمی ہوئے، شاید اُس بہن کے جسم کا کوئی ایک ٹکڑا بھی نہ ڈھونڈ سکا ہو لیکن اللہ کی قسم! اتنی بڑی فدائی کارروائی......!

رائیونڈ کے لوگو! کل روزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں کہیں وہ بہن میرا اور آپ کا گریبان پکڑ کر سوال نہ کر لے کہ اے امت محمد! (ﷺ) کے مردو! بتلاؤ تمھیں اللہ نے جہاد کا وارث بنایا تھا۔ ہمارا محافظ بنایا تھا، دین کا محافظ بنایا تھا۔لیکن تم نے جہاد کا پہلو ترک کر دیا تو ہمیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فدائی کارروائیاں کرنا پڑیں۔ بتلایئے! رائیونڈ کے لوگو! ہمارے پاس اس بات کا کیا جواب ہو گا؟ (جب کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: میری امت کی عورتوں کے لیے عمرہ اور حج ہی جہاد ہے۔)

آیئے میں آپ کو دعوت دینے کے لیے آیا ہوں، اس سوال کا جواب تیار کرنے کا آج ہی وقت ہے۔ آج کھڑے ہو جاؤ۔ پیارے پیغمبر ﷺ کی امت کے نوجوانو! اللہ کی قسم! آج وقت ہے، کل بے بسی کے آنسو بہانے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ آج آپ کے بوڑھے، جوان، بچے سب مل کر بے بسی کے آنسوؤں سے سمندر بھر ڈالیں تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ آج مجاہدین کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونے کا وقت ہے۔

غلبہء اسلام کی بنیاد.....قربانی، اخلاص اور شہادتیں!

''ہم تو غلبہ اسلام کے لیے اپنے گھروں سے نکلے تھے'' یہ شہید ہونے والے اُس مجاہد کے وصیت نامے کے الفاظ ہیں جس نے اپنے وصیت میں یہ الفاظ لکھے تھے کہ ''ہم تو غلبہ اسلام کے لیے اپنے گھروں سے نکلے تھے: اگر اپنی نگاہوں سے اسلام غالب ہوتا نہ بھی دیکھ سکے تو ہماری قبروں کے نشان ان مجاہدین کے راستے کی علامت ضرور بنیں گے جو اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے گھروں سے نکلے ہوں گے۔ آج وہ مجاہد اس دنیا میں نہیں ہے۔ لیکن اس کی قبر کے نشان مجاہدین کے راستوں میں ضرور ہیں۔ آیئے! ہم بھی کوئی فیصلہ کر لیں۔

بدر و اُحد کے شہداء نے بھی غلبہ اسلام نہ دیکھا تھا، وہ پہلے شہید ہو چکے تھے، اسلام بعد میں غالب آیا لیکن ان کی قربانیوں، اخلاص اور شہادتوں کی بنیاد پر اسلام کی عمارت تیار ہوئی۔ چودہ صدیاں گزر گئیں، زلزلے آئے، طوفان آئے مگر اس عمارت کو گرا نہ سکے۔ اس لیے کہ ہر تنگی کے ساتھ، ہر مصیبت کے ساتھ راستہ موجود ہے، آج مصیبت آئی، اپنے دائیں بائیں جھانک کر دیکھو، اللہ ضرور کوئی راستہ عطا فرمائے گا۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7

آپس کے اختلافات سے پرہیز

(اسباب اور بچاؤ کے طریقے)

(اجتماع 2001ء)

- حسد کے نقصانات اور چند مثالیں
- آپس کے اختلافات سے فتوحات کے دروازے بند ہو جاتے ہیں
- تحریکوں کی کامیابی میں دلوں کی نرمی اور گفتگو کی ملائمت کا کردار
- آپس میں ایثار قربانی اور نرم گوئی کی ترغیب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰه نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ...... اَمَّا بَعْد! فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ۔ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ:

﴿وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [الأنفال: ٤٦]

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا (صحيح البخاري، الأدب، باب ما ينهى عن التحاسد التدابر، رقم: ٦٠٦٥)...... أو كما قال رسول الله ﷺ

محترم بزرگو اور طالب علم نوجوان ساتھیو! آج جن لوگوں کے معرکوں کی داستانیں آپ سن رہے ہیں آپ نے مشاہدہ کرلیا ہے جب ان نوجوانوں کا رخ دشمن کی طرف ہوا تو اللہ کی قسم! ساری دنیا میں تہلکہ مچا دیا، لیکن دیکھیے! جب بھی مسلمان آپس میں لڑائی جھگڑے کا شکار ہوئے، دلوں میں جب بغض، کینہ آیا۔ اللہ کی قسم تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے! کوئی بھی دور ہو مسلمانوں نے مار کھائی۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ ﷺ میدانِ جنگ کے اندر تھے۔ پیارے پیغمبر علیہ السلام جنگ اُحد میں فاتح بن کر کھڑے تھے۔ پچاس صحابہ رضی اللہ عنہم کو درّے پر کھڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اور فرمایا: میرے ماننے والو! ہمیں فتح ہو یا شکست، تم سب میرا حکم پا کر یہیں پر ٹھہرے رہو گے۔ تاحکم ثانی تم اپنی جگہ نہیں چھوڑو گے۔ اللہ کی قسم، دیکھ لیجیے! آپس میں ذرا سی چپقلش آئی، آپس میں جھگڑنے لگے، ایک گروہ نے کہا نہیں اب یہاں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرے گروہ نے کہا ایسا نہ کرو، اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ یہیں پر رہیں گے۔

اب آپس میں جھگڑا کیا ہوا؟ سترہ صحابہ رضی اللہ عنہم وہیں پر ٹھہرے رہے باقی صحابہ چھوڑ کر چلے آئے۔ اب دیکھیے یہ معمولی سا جھگڑا تھا، معمولی سا تنازعہ تھا اور اتنی بڑی فتح ہو چکی ہے...... اللہ کے نبی ﷺ میدان میں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمراہ ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ فاتح بنے کھڑے ہیں، اس جھگڑے کی وجہ سے اتنی بڑی پریشانی آئی، حالات یکسر بدل گئے کہ ستر (70) صحابہ کرام شہید ہو گئے۔ نبی کائنات ﷺ اکیلے ایک درّے میں گرے پڑے تھے۔ اللہ کے نبی علیہ السلام کے صحابہ میدان چھوڑ کر تتر بتر ہو چکے تھے۔ اللہ اکبر...... معمولی سا جھگڑا حالانکہ اللہ کے نبی ﷺ ان کے درمیان موجود ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت موجود ہے۔ عظیم عمل جہاد میں مصروف ہیں لیکن ایک معمولی سا جھگڑا ہوا۔ جنگ کی حالت آپ کے سامنے ہے۔

میرے بھائیو! تاریخ اٹھا کر دیکھ لو۔ اللہ کی قسم! مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے قدم اُس وقت رک گئے جب انھوں نے دشمن کا رخ چھوڑ کر اپنے دلوں میں کینہ، بغض اور حسد پیدا کر لیا۔ یاد رکھیے یہ حسد ایسی بیماری ہے کہ دنیا میں سب سے پہلا گناہ اس حسد کی وجہ سے ہوا۔

- شیطان نے کہا تھا: میں سجدہ کیوں کروں؟ شیطان حسد میں آ گیا تھا، شیطان نے کہا میں آگ سے بنا اور یہ آدم مٹی سے بنا۔ میں سجدہ کیوں کروں؟
- اس دنیا میں سب سے پہلا قتل بھی حسد کی بنا پر ہوا۔ قرآن مجید میں یہ واقعہ موجود ہے۔ جب آدم کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل نے اللہ کے ہاں قربانی کی۔ اس وقت دستور یہ تھا کہ آسمان سے آگ آیا کرتی تھی جس کی قربانی قبول ہونا ہوتی آگ اُسے کھا جاتی۔ اور جس کی قربانی قبول نہیں ہوتی تھی وہ پڑی رہ جاتی۔ اسی طرح ہابیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قربانی آگ کھا گئی، قابیل کی قربانی پڑی رہ گئی تو قابیل حسد میں آیا اور اپنے حقیقی بھائی ہابیل کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔

۞ اسی طرح یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حسد کی بنا پر اپنے حقیقی بھائی کو کنویں کے اندر گرا دیا تھا۔

رحمتیں اٹھ جایا کرتی ہیں:

میرے دعوت وجہاد کے کارکنان بھائیو! اللہ کی قسم! جب حسد، بغض، کینہ اور غیبت جیسی بیماریاں دلوں میں جنم لیا کرتی ہیں تو یاد رکھیے بڑھتے ہوئے قدم رک جایا کرتے ہیں۔ پھر ساتھی ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے کا سوچتے ہیں۔ آیئے ان بیماریوں سے بچنے کا عزم کریں۔

اللہ اکبر..... پیارے پیغمبر علیہ السلام کی یہ حدیث بھی آپ کو سنا دینا چاہتا ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ کی یہ حدیث صحیح بخاری کے اندر موجود ہے۔ نبی کائنات ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے لیلۃ القدر کی اطلاع دے دی تھی، کہ فلاں رات لیلۃ القدر ہے۔ میں لوگوں کو بتانے کے لیے جا رہا تھا کہ راستے میں دو آدمی آپس میں جھگڑا کر رہے تھے۔ ان کے جھگڑے کی وجہ سے مجھے لیلۃ القدر بھول گئی۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے صحیح البخاری، کتاب فضل لیلة القدر، باب رفع معرفة ليلة القدر لتلاحی الناس: ۲۰۲۳)

دیکھیے! جب آپس میں لڑائیاں جھگڑے شروع ہوتے ہیں تو اللہ کی بڑی بڑی رحمتیں اٹھ جایا کرتی ہیں، ایک ہزار مہینوں کی عبادات ایک طرف لیکن ایک لیلۃ القدر والی رات کی عبادت ایک طرف۔ لیکن یہ رات بھول گئی۔ اللہ اکبر.....

کوئی دنیا میں جنتی دیکھنا چاہتا ہے تو اُسے دیکھ لے:

رسولِ کائنات ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے، ایک شخص آیا نماز پڑھی چل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی جنتی دیکھنا چاہتا ہے تو اُسے دیکھ لو وہ شخص جا رہا ہے۔ دوسرے روز وہ پھر آیا، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کسی نے جنتی دیکھنا ہو تو وہ شخص جا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہے، اُسے دیکھ لو۔ دوسرے روز بھی وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تیسرے روز پھر آیا، اُس شخص نے نماز پڑھی، اللہ کے نبی ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے پھر فرمایا: کسی نے جنتی کو دیکھنا ہو تو وہ شخص جا رہا ہے اُسے دیکھ لو۔ جب تیسرے روز جا رہا تھا، عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے اپنی چادر اپنے کندھے پر رکھ لی اور میں بھی اُس کے پیچھے ہو لیا۔ میں اُس کے گھر پہنچ گیا۔ میں تین روز تک اُس کے گھر مہمان ٹھہرا۔ میں رات کو اس کی عبادات دیکھتا رہا۔ اُس کے ذکر و اذکار، اور نفلی نماز، نفلی روزے، صدقہ و خیرات دیکھتا رہا۔''

فرماتے ہیں: تین دن گزرے تو میں وہاں سے نکل رہا تھا۔ اُس شخص نے مجھے روک لیا اور کہا: میرے بھائی! آپ تین دن تک میرے مہمان ٹھہرے، بتلائیے کس کام کے لیے آئے تھے؟ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے کہا: میں یونہی آیا تھا۔''

وہ شخص بضد ہوا کہ نہیں آپ ضرور بتلائیے، آپ کس کام سے آئے تھے؟

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اُس سے وعدہ لے لیا، کہ اس شرط پر آپ کو بتلاؤں گا جب آپ میرا ایک کام کریں گے؟

اُس شخص نے وعدہ کر لیا۔ تب میں نے کہا میں نے اللہ کے نبی ﷺ کے زبانِ مبارک سے تین مرتبہ تمہارے جنتی ہونے کی بات سنی ہے۔ بتلاؤ تم کیا عمل کرتے ہو؟

اُس شخص نے کہا: آپ نے میرے اعمال تو دیکھ ہی لیے ہیں۔ میں نے کہا نہیں تم کوئی ایسا عمل ضرور کرتے ہو، یہ ظاہری عبادات جو آپ کرتے ہیں وہ تو ہم بھی کرتے ہیں۔ بتلائیے! وہ تمہارا عمل کیا ہے؟

اللہ اکبر...... ! دیکھو یہ نیکیاں کرنے والے، نیکیاں بھی کرتے ہیں اور انھیں لوگوں سے چھپاتے بھی ہیں۔ کہیں ریاکاری میں نہ آ جائیں۔ پیارے پیغمبر علیہ السلام کے صحابی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں بضد ہوا تو اس نے کہا میں کوئی علیحدہ عمل تو نہیں کرتا بس میں سارا دن اس کوشش میں رہتا ہوں میرے ہاتھ سے، میری زبان سے کسی بھائی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اگر کسی کو میری وجہ سے تکلیف پہنچ جائے تو میں رات کو آرام نہیں کرتا جب تک میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس بھائی کو راضی نہ کرلوں۔ اور تمام بھائیوں کو اپنی طرف سے معاف نہ کرلوں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنا سارا واقعہ پیش خدمت کردیا۔ نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں چلتے پھرتے جنتی قرار دے دیا ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۰/ ۱۲۴ ، رقم: ۱۲۶۹۷)

میرے بھائیو! اپنے بھائیوں کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے راضی رہنا چاہیے۔ صحیح مسلم کے اندر حدیث آتی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی کو اللہ کی رضا کے لیے ملنے کے لیے جاتا ہے۔ اس عمل کا اجر یہ ہے کہ جدائی سے پہلے پہلے دونوں کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ اتنا عظیم عمل ہے۔

فتوحات کے دروازے کیوں بند ہو گئے:

لیکن جب آپس کی لڑائیاں، جھگڑے شروع ہو جائیں تو پھر اللہ کی رحمتوں کے دروازے بند ہو جایا کرتے ہیں آپ قرونِ اُولیٰ میں سے کوئی سا بھی دور دیکھ لیں۔

جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی آپس میں لڑائیاں شروع ہوئیں تو اُس دور کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں آپ کو فتوحات کے دروازے بند ہوتے دکھائی دیں گے۔ اس دور میں کوئی فتح نہیں ہوئی۔

اسی طرح جب کبھی مسلمانوں کو نقصان ہوا تو آپس کی لڑائیوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی بات قرآن مجید کے اندر فرمائی:

﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ [الأنفال ۸/ ۴۶]

اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی، اور آپس میں لڑائی جھگڑا مت کرو۔ اگر لڑائی جھگڑا کرو گے تو بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔ ہوا اکھڑ جانے سے مراد یہ ہے کہ تم اِقبال سے اِدبار کی طرف آ جاؤ گے۔ ترقی سے تنزلی کی طرف آ جاؤ گے۔

میرے دعوت و جہاد کے کارکنان بھائیو! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں! اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے برے اخلاق کی وجہ سے یا ترش روئی کی وجہ سے کوئی کارکن پلٹ کر چلا گیا تو یاد رکھیے! کل قیامت کا دن ہوگا اُس کا ہاتھ ہوگا، میرا اور آپ کا گریبان ہوگا۔ وہ ہم سے پوچھے گا کہ بتلاؤ میں تمہارے پاس چل کر آیا لیکن تم نے میرے ساتھ ایسا اخلاق استعمال کیا تھا۔ اللہ کے نبی ﷺ میدانِ اُحد میں تھے آپس میں جھگڑا ہوا، معمولی سا تنازعہ ہوا تو اللہ نے رحمت اٹھالی، ستر صحابہ شہید ہو گئے۔ رسولِ کریم ﷺ زخمی ہو گئے، تمام صحابہ میں بھگدر مچ گئی، اتنی بڑی فتح پریشانی کے اندر تبدیل ہو گئی۔

اتنی سی بات تھی کہ اللہ کے نبی ﷺ کو غصہ آیا، اور ان درّہ چھوڑنے والوں پر ناراض ہوئے۔ اللہ رب العزت کو یہ ناراض ہونا بھی پسند نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ [آل عمران: ۳/ ۱۵۹]

فرمایا اے نبی (ﷺ) اگر آپ کی زبان ترش رُو ہوتی، نرم گفتگو کرنے والی نہ ہوتی اور آپ کا دل سخت ہوتا تو یہ آپ کے صحابہ اردگرد جمع نہ ہوتے، یہ دائیں بائیں پھیل جاتے۔ آپ کے صحابہ آپ کے اردگرد آپ کی زبان کی نرمی، مٹھاس اور دل کی نرمی وجہ سے جمع ہیں۔ اللہ اکبر...... نبی کریم ﷺ کے ستر صحابہ اس غلطی کی وجہ سے شہید ہو گئے تو آپ ﷺ ناراض ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے مزید حکم فرمایا:

﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾

[آل عمران: ۳/ ۱۵۹]

میرے بھائی آیت کریمہ کے ٹکڑے میں تین چیزیں بیان کی گئی ہیں:

① سب سے پہلے خود معاف کیجیے، یہ کام آسان ہے، یعنی کوئی بھائی زیادتی کر جائے تو اُسے خود معاف کرنا آسان ہے، لیکن کہا:

② ﴿وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ اپنے رب سے بھی ان کے لیے معافی طلب کیجیے۔ اور پھر اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی بڑی بات کہی:

③ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ اگرچہ انھوں نے غلطی کی ہے، تب بھی ان کے ساتھ مشورہ کرنا ہے۔ پہلے معاف کرو، پھر اپنے رب سے ان کے لیے معافی طلب کرو، اور پھر ان سے مشورہ بھی کرو۔ پھر فرمایا:

﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ پھر اپنے رب پر توکل کرو۔ میرے بھائیو! اگر تم جہاد کا کام کرنا چاہتے ہو۔ تو اللہ کی قسم! آگے بڑھ جانے کے لیے اپنے دِلوں میں ساتھیوں کے لیے نرمی پیدا کرنی ہوگی۔

نبی کریم ﷺ پر اللہ رب العزت کے احسانات:

پیارے پیغمبر ﷺ کی تحریک پر نظر دوڑائیے۔ کس طرح اپنے ساتھیوں کو اپنے ساتھ چلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [الإنشراح: ۹۴/ ۱-۴]

اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے احسانات قرآن کے اندر شمار کیے ہیں ان میں سے ایک یہ احسان بھی ہے۔ اے نبی (ﷺ)! کیا ہم نے آپ کا سینہ نہ کھولا؟

ایک حدیث صحیح مسلم کے اندر موجود ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ بچپن میں بکریاں چرا رہے تھے کہ فرشتہ آیا، اُس نے سینہ چاک کیا، دل نکالا اور اس میں کچھ نکال کر دھویا اور پھر دوبارہ دل سینے میں رکھ کر سی دیا۔ یہ سارا عمل دوسری مرتبہ معراج کے موقع پر دہرایا گیا۔ یہاں مفسرین یہ بھی بیان کرتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے کہ کسی کا سینہ اپنے ساتھیوں کے لیے، علم کے لیے، دین کے لیے، اسلام کے لیے ایمان کے لیے یا قرآن کے لیے کھل جائے۔

﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ [الإنشراح: ۹۴/ ۱]

پیارے پیغمبر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب ساتھی عطا فرما دیے، ساتھی بھی ایسے کہ ماریں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھا کھا کر، پریشانیوں میں مبتلا ہو کر جمع ہو رہے تھے۔ اللہ نے جب دے دیے تو پیارے پیغمبر علیہ السلام کا سینہ بھی کھول دیا۔

اس چادر کو اپنا کفن بنا لوں گا:

صحیح بخاری کے اندر یہ روایت موجود ہے کہ آقائے کائنات ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص نے اللہ کے نبی ﷺ کو ایک چادر لا کر دی۔ آپ ﷺ کو کپڑے کی سخت ضرورت تھی۔ اُسی وقت مجلس میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) ! یہ چادر مجھے عنایت فرما دیجیے۔ پیارے پیغمبر ﷺ نے اتاری اور اُسے دے دی۔

میرے بھائیو! غور فرمایئے! اللہ کے نبی ﷺ نے کسی ناراضی کا اظہار کیے بغیر اُسے چادر اُتار کے دے دی۔ یہ بھی نہیں فرمایا: تمھیں تمیز نہیں! یہ چادر تم مجھ سے مجلس کے بعد مانگ لیتے بلکہ اُس صحابی نے مانگ لی اور آپ ﷺ نے اُتار کے دے دی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس حرکت پر اُسے گھورنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ! اسے مت گھورو۔ اگرچہ اُس نے بعد میں وضاحت کر دی: اے میرے ساتھیو! تم مجھے گھور رہے ہو، میں نے یہ چادر تو اِس لیے طلب کی تھی تاکہ میں اس چادر کو اپنا کفن بنا لوں۔

دعوت و جہاد کے پرچم تلے...... ہر قافلہ ہر لشکر چلے!

پیارے پیغمبر ﷺ کیسے اپنے ساتھیوں کو، اپنے رفقاءَ و، اپنے کارکنان صحابہ کو ساتھ لے کر چلا کرتے تھے۔ آنے والے اپنے رنگ ڈھنگ میں بات کرتے لیکن اللہ کے رسول ﷺ وہی نرم مزاج۔ اندازِ محبت اور اچھے اخلاق سے پیش آنے والے۔ میرے بھائیو! اگر اس تحریک کو اگلی منزلوں تک لے کر جانا چاہتے ہو تو پھر یہ بات اپنے ذہن میں پختہ کر لیجیے کہ اپنے ساتھیوں کے لیے نرم مزاج بننا پڑے گا۔ آنے والے ساتھی کبھی کسی پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ مسئولین کے ساتھ سخت لہجے میں بات کر دیتے ہیں تو مسئولین بھائیوں کو فوراً آپے سے باہر نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ اس کی بات سنیں، اسے دلاسہ دیں، محبت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ موقع لائے گا اس کا دل بھی آپ کے متعلق نرم ہو جائے گا۔لیکن اگر آپ مسئولین بھائی بھی سختی سے بات کریں گے تو آنے والا ساتھی بھاگ جائے گا۔ کہے گا کہ یہ عجیب لوگ ہیں ادھر علاقے کے لوگ مجھے تنگ کرتے ہیں پریشان کرتے ہیں اب اگر میں اپنا معاملہ اپنے مسئول کے پاس لے کر آیا ہوں تو یہ بھی مجھے جھڑک رہا ہے۔ میرے بھائیو! اگر وہ خاموشی سے چلا جائے گا وہ تو اجر لے گیا۔لیکن آپ مسئولین بھائی بتلائیں کہ ہم نے اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اگر آپ اس تحریک کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں تو دلوں میں نرمی پیدا کرنی پڑے گی۔

حافظ صاحب! ہم سے غلطی ہوگئی:

مجھے اوکاڑہ کا وہ واقعہ یاد ہے جب بہت سارے علماء کرام ایک جگہ پر اکٹھے موجود تھے۔حافظ محمد سعید ﷾ بھی وہاں موجود تھے۔اوکاڑہ مسجد کے منبر پر کھڑے ہوکر تقریر کرنے لگے تو ہمارے اپنے ہی کچھ بھائی (یوتھ فورس کے) کھڑے ہوگئے اور کہا، حافظ صاحب! ہم آپ کو تقریر نہیں کرنے دیں گے۔حافظ صاحب نے پوچھا، بھائیو! کیا تم میری تقریر نہیں سننا چاہتے؟ ان بھائیوں نے کہا نہیں سننا چاہتے۔ بڑی سختی کے ساتھ یہ بات کہی۔یہ بات جماعت کے شروع شروع دنوں کی ہے۔حافظ صاحب نے کہا: چلو اگر آپ نہیں سننا چاہتے تو میں نیچے آجاتا ہوں۔ حافظ صاحب منبر سے نیچے اتر آئے۔ اللہ کی قسم! ایک ہفتہ نہ گزرنے پایا تھا کہ وہی ساتھی پلٹ کر آئے، کہا حافظ صاحب ہم سے غلطی ہوگئی ہے ہم سارے اوکاڑے کے لوگوں کو جمع کرتے ہیں، آپ ہمارے پاس اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیئے اور پروگرام کیجیے۔

میرے بھائیو! ایک وقت میں اپنے بھائیوں کے ساتھ، ساتھیوں کے ساتھ نرمی کرو گے تو نتیجہ دیکھ لینا۔دو بیماریاں بڑی کثرت کے ساتھ ہمارے اندر چمکی ہیں۔

معمولی باتوں پر ناراض ہو جانا:

ایک تو یہ کہ ہم آپس میں معمولی سی بات پر لڑائی جھگڑا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے سے ناراض ہوتے ہیں۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتایا: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ اپنے نبی (ﷺ) کے اوپر اس احسان کا تذکرہ کیا ہے کہ: ''کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا'' اور ساتھ ہی فرمایا ''ہم نے آپ کا وہ بوجھ بھی اتار دیا جس نے آپ کی کمر کو توڑ رکھا تھا۔'' وہ بوجھ کیا تھا؟ کہ اللہ کے نبی ﷺ اکیلے تھے، دعوت دیتے تھے، پریشان ہوتے تھے، لوگ مار پیٹ کرتے تھے، اللہ کے نبی ﷺ نے دعوت دی الحمد للہ ساتھی بنتے چلے گئے۔ ایک جماعت کھڑی ہوتی چلی گئی۔ اللہ اکبر......

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُس مرتبے کا یہاں اعلان بھی فرمایا ﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ ہم نے آپ کا مرتبہ، درجہ اور رتبہ بلند کر دیا ہے۔ آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔ میرے بھائیو! یہاں پر غور کیجئے گا! ہم بھی تو اُسی نبی ﷺ کے امتی ہیں۔ اللہ کی قسم! بھائیوں کے لیے سینہ کھول لیں۔ ساتھی جمع کر لیں۔ اللہ آسانیاں بھی عطا فرمائے گا، بوجھ بھی ہلکا ہو جائے گا۔ کام بھی بٹ جائے گا۔ اللہ ہمیں بھی بلندیاں عطا فرما دے گا۔ لیکن کب؟ جب ہم اللہ کے ساتھ اپنا تعلق بہتر کر لیں گے، ساتھیوں کو ساتھ لے کر آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ تو پھر اللہ کی رحمتوں کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔

میں عرض کر رہا تھا کہ جب امت کے اندر آپس میں لڑائی جھگڑا ہو رہا تھا تو کوئی آدمی اُٹھا اور اس نے لڑائیوں کا رخ کافروں کی طرف موڑ دیا اور الحمد للہ! آپس میں لوگوں کے درمیان امن بھی ہوا اور مجاہدین، کارکنان مسلمان آپس میں مل جل کر بھی رہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ دعوت و جہاد کا بہت بڑا میدان دیا ہے۔ آپس میں مل جل کر رہیں۔ اور پیارے پیغمبر ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا وہ احسان بھی مدنظر رکھیں۔ میرے بھائیو! بہت ساری بیماریاں بسا اوقات بے صبری کی وجہ سے جنم لیتی ہیں۔ جہاں ایثار اور قربانی کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ہم لوگ پریشان ہو کر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

ایثار و قربانی کی اہمیت کسی دَور میں غیر اہم نہیں ہوئی!

ایثار اور قربانی کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کو نمونہ بنایے۔ ﴿وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں کھڑے ہو کر اعلان کرتے ہیں میرے صحابہ یہ میرا مہمان آیا ہے۔تم میں سے کون اسے اپنے ساتھ گھر لے کر جائے گا۔کھانا کھلائے گا۔ ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں لے کر جاؤں گا۔ نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ صحابی اپنے ساتھی کو اپنے گھر لے جاتا ہے۔گھر جا کر دیکھا تو کھانا صرف ایک فرد کے لیے تھا۔تو دِیا درست کرنے کی بجائے بجھا دیا۔ اندھیرے میں مہمان کے ساتھ بیٹھ کر خالی منہ ہلانے لگے تا کہ مہمان یہی سمجھے کہ ہم دونوں کھانا کھا رہے ہیں۔ اِدھر اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس سارے واقعہ کی خبر دے دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ آیت نازل فرما دیں: ﴿وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ اگر چہ اُنھیں ضرورت بھی ہو مگر وہ اپنی جانوں پر، اپنی ضروریات پر، اپنے مفادات پر اپنے ساتھیوں کے مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے صحیح البخاري، المناقب، باب ﴿وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ﴾ رقم: ۳۷۹۸)

تحریکوں کی کامیابی کے لیے آپس میں نرم گوئی ضروری ہے:

میرے بھائیو! اگر تم روپیہ پیسہ دے کر ساتھ ملانا چاہو گے بانٹتے چلے جاؤ گے، ختم ہو جائے گا۔لیکن اگر تم اچھا اخلاق بانٹتے چلے جاؤ گے لوگ بھی ساتھ ملتے چلے جائیں گے اور وہ ختم بھی نہیں ہوگا۔اللہ اکبر......

میرے بھائیو! جب تک ایثار قربانی اور اچھا اخلاق پیش نہیں کریں تب تک یہ بھول جائیں کہ محنتوں کے ساتھ کوئی اپنا کام کھڑا کر لے گا۔سب سے پہلے اپنے ساتھیوں کے ساتھ محبت کریں۔ وہ آپ کے اردگرد جمع ہوں، جب جمع ہو جائیں گے پھر آپ جو حکم دیں گے، جو ذمہ داری لگائیں گے وہ قبول کریں گے اور پوری محنت اور کوشش کے ساتھ نبھائیں گے۔ اس کے اوپر محنت اور مشقت اٹھائیں گے۔ پریشانیوں کا سامنا کریں گے،لیکن اگر آپ کے ساتھ اُن کا دل ٹیڑھا ہے اور وہ وقتی طور پر تو خاموش رہے لیکن اپنے علاقے میں جائیں گے خرابی پیدا کریں گے۔تو چاہیے کہ سب سے پہلے ان کے ساتھ ایسے تعلقات قائم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں کہ اپنے علاقوں میں جائیں تو آپ کی لگائی ہوئی ذمہ داری کو دل و جان سے نبھانے کی کوشش کریں۔ وہ کام کریں، لیکن پھر بھی اگر کام باقی رہ جائے۔ تو اپنے رب کے سامنے رات کی تاریکیوں میں دو نفل پڑھ کر گڑگڑائے کہ: اے میرے اللہ! امیر کی طرف سے یہ حکم تھا، میں نے اتنی محنت کی، اتنا کام میں کر سکا ہوں اتنا باقی ہے، میں کمزور و ناتواں ہوں، اب باقی تو پورا کر دے۔

’’......تو تہجد کے وقت چند آنسو گرا کر دیکھنا‘‘:

میرے بھائیو! اللہ کی قسم! جب محنتوں اور مشقتوں سے کام پورا نہ ہو، باقی جو رہ جائے، کبھی رات کی تاریکی میں اپنے رب کے سامنے، سجدے میں گر کر، مانگ کر دیکھنا وہ رب جو کافروں کی سن لیتا ہے، آپ رات دن اُس رب کا کام کریں، پھر بھی وہ نہ سنے؟

صحیح بخاری کے اندر یہ روایت موجود ہے پیارے پیغمبر ﷺ کی بیوی صدیقہ کائنات (طاہرہ و مطہرہ، ذکیہ و فقیہا) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت میرے پاس آ کر دیر تک باتیں کرتی تھی۔ ہر روز گفتگو کے آخر میں یہ جملہ ضرور کہتی ’’پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے کافروں کے ملک سے کمر بند والے دن نجات دی‘‘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اس جملے کی وجہ نہ پوچھی۔ لیکن ایک دن جب وہ اُٹھ کر جانے لگی تو میں نے اس سے پوچھا، بہن! جب بھی بیٹھتی ہو یہ بات ضرور کہتی ہو۔ اُس عورت نے کہا: میں کافروں کے ملک میں رہتی تھی، ان کے ایک قبیلے کی لونڈی تھی۔ انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔ آزادی کے بعد بھی میں انھی کے ساتھ رہ رہی تھی۔ ایک دن اُن کی کسی عورت کا سرخ تسموں سے بنا ہوا کمر بند گم ہو گیا۔ قبیلے والوں نے مجھے پکڑ لیا۔ چوری کا الزام لگایا چونکہ وہ کمر بند قیمتی تھا۔ میں نے بڑا اعتماد دلایا مگر وہ ماننے کے لیے تیار نہ تھے۔ جب انھوں نے مجھ پر بہت تشدد کیا تو پھر میں نے اپنی دعا کا رخ اُس رب کی طرف کیا جس طرف بے بس، لاچار، پریشان اور بدحال لوگ دعا کیا کرتے ہیں۔ اللہ......! تو بہتر جانتا ہے کہ میں نے ان کی چوری نہیں کی۔ یہ مجھے نہیں چھوڑیں گے میری جان لے لیں گے۔ کہتی ہے ابھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے الفاظ ختم نہ ہوئے تھے کہ وہ چیل دوبارہ فضا میں نمودار ہوئی، اس کے منہ میں وہ کمر بند تھا۔ سارے قبیلے والوں کے سامنے گرا دیا۔

اللہ کی قسم! جب محنتوں مشقتوں کے باوجود کام نہ بن پائے تو اپنے رب کے سامنے رات کی تاریکی میں مصلّے پر سر سجدے میں رکھ کر چند آنسو گرا کر دیکھنا، کیسے اللہ کی رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں؟ اپنے بھائیوں کے متعلق دل صاف کرکے دیکھنا۔ اللہ اس کے ثمرات ضرور عطا فرمائے گا۔

وقتی طور پر برداشت کرنے کا فائدہ:

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ کس انداز سے اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر چلے۔ غور فرمایئے! اللہ کے نبی ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں۔ کسی دیہات سے ایک بدو آیا، اور مسجد میں بیٹھ کر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُسے روکنے کے لیے بھاگے۔ اللہ کے رسول! (ﷺ) نے اپنے صحابہ کو روک دیا۔ اور کہا اللہ نے تمھیں آسانیاں پیدا کرنے والا بنایا ہے نہ کہ مشکلات کھڑی کرنے والا۔ جب وہ پیشاب کرنے سے فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے اُسے اپنے پاس بلایا اور آہستگی سے سمجھایا: کہ مساجد اللہ کے ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت کے لیے ہوتی ہیں نہ کہ پیشاب اور پاخانہ کے لیے'' آپ ﷺ نے کسی کو پیشاب پر پانی کی ایک بالٹی بہانے کا حکم دے دیا۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے صحیح البخاری، رقم: ۲۱۹)

میرے بھائیو! دیکھو وقتی طور پر ناپسندیدہ بات بھی برداشت کرو، اللہ وہ موقع اور وقت لائے گا آپ اُسے سمجھا سکیں گے۔ اُس میں کوئی غلطی کوتاہی دیکھیں تو اُسے لوگوں کے سامنے مت ٹوکیں، لوگوں کے سامنے پریشان نہ کریں۔ لوگوں کے سامنے بولنا شروع نہ کر دیں۔ اُسے اکیلے میں بٹھا کر بار بار سمجھائیں۔

بہت سارے ایسے بھائی بھی ہوتے ہیں جن سے سہواً ایسی غلطی سرزد ہو جاتی ہے جو عمداً کرنے والے نہیں ہوتے۔ لیکن ہمارے مسئولین بھائی ساری مجلس کے سامنے روکنا ٹوکنا شروع کر دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو حقیر سمجھ کر زیادہ ڈانٹ ڈپٹ کرنا:

ایک بات ذہن نشین کر لیجیے ! ہمارے مسئولین بھائی بعض بھائیوں کو حقیر سمجھ کر یعنی ان کے بارے معلوم ہے کہ یہ آگے سے بولتے نہیں ہیں، زیادہ بے عزتی کرتے ہیں۔ بتایئے! اللہ کی قسم ! کل اللہ کے حضور کیا جواب دیں گے؟ کس لیے بے عزتی کرتا تھا؟

میرے بھائیو! اگر کوئی امیر ہے،کوئی مسئول ہے وہ اپنے سب بھائیوں سے یکساں پیار کرے۔ان سے یکساں محبت کرے۔انھیں یکساں کام دے اور اپنے ساتھ چلانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔اگر ضرورت پڑتی ہے تو اُسے سمجھائے۔

میرے مسئولین بھائی! بعض لوگوں کے سامنے اس لیے خاموش رہتے ہیں، کہ سامنے سے بول پڑیں گے۔غصہ کریں گے اور جو غصہ کرنے والے نہیں ہوتے، بولنے والے نہیں ہوتے، انھیں زیادہ جھڑکا جاتا ہے۔میرے بھائیو یہ قطعاً جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپس میں مل جل کر رہنے کی اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8

برصغیر میں مسلم جرنیلوں کی آمد

- مسلم جرنیلوں کی آمد اور ترتیب کا سرسری جائزہ
- محمد بن قاسم کی یلغاریں
- سلطان محمود غزنوی نے سومنات کو پاش پاش کر دیا۔
- ہندوستان کے فتح ہونے پر کیوں یقین ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ..... أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَ خَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ۔ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ:

﴿مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا﴾

[النساء : ۷۵]

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ (رواه النسائي: ۳۱۷۵) ......او كما قال رسول الله ﷺ

آج اس مختصر سی فرصت کے اندر مجھے آپ کے سامنے ''برصغیر پر حملہ آور مسلم جرنیلوں کی آمد'' کا عنوان دیا گیا ہے۔ کہ وہ کون کونسے جرنیل ہیں جنھوں نے ہندوؤں کی ٹھکائی کی، مرمت کی، جو مسلمانوں کے صدیوں تک بیٹھا قدم چاٹتا رہا۔ لیکن جب ہم نے اس کی ٹھکائی اور جہاد کا راستہ ترک کر دیا تو آج وہ کس طرح مسلمانوں کی عزتیں لوٹتا ہے، اور کس طرح لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر جب حافظ صاحب کی طرف سے مجھے یہ عنوان دیا گیا تو میں نے تھوڑا سا مطالعہ کیا تو جو میری معلومات ہیں اس کے مطابق برصغیر کے اندر پچیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے۔ بیالیس تابعین رحمہم اللہ نے بسیرا کیا اور اٹھارہ تبع تابعین رحمہم اللہ نے اپنے قدم بچھائے۔

برصغیر پر حملہ آور مسلم جرنیلوں کی آمد کا سلسلہ اور ترتیب:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ترتیب کچھ یوں ہے:

- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں آنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد (12) بارہ ہے جن میں سے (6) چھ کو ہم جرنیل کہہ سکتے ہیں۔
- پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں برصغیر میں تشریف لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد (5) پانچ ہے۔
- پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں آنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد 3 ہے۔
- سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں برصغیر کے اندر آنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم 3 ہیں۔
- اور یزید کے زمانۂ حکومت میں آنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس طرح یہ سلسلہ تابعین کرام سے جا ملتا ہے۔ پھر تبع تابعین کا سلسلہ چلتا ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے اُن صحابہ کو دیکھا جائے کہ جنھیں ہم جرنیل کہہ سکتے ہیں جن کی تعداد چھ ہے۔ ان میں سے

① سیدنا عثمان بن ابوالعاص ثقفی، ② سیدنا حکم بن ابوالعاص ثقفی، ③ سیدنا مغیرہ بن ابوالعاص ثقفی۔

یہ تین وہ صحابہ ہیں کہ جب سیدنا عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ کو عمان اور بحرین کا گورنر بنایا گیا تو انھوں نے اپنے بھائی کو وہاں اپنا نائب مقرر کیا اور خود برصغیر میں قدم رنجہ ہوئے۔ یہاں ملتان کا علاقہ ایک مرتبہ انھوں نے فتح کیا۔ جب یہ پلٹ کر واپس گئے تو ان کے بھائی حکم بن ابوالعاص ثقفی آئے۔ انھوں نے بمبئی کے علاقے تھانہ اور برھوت کو فتح کیا۔ پھر ان کے بعد ان کا تیسرا بھائی مغیرہ بن ابوالعاص ثقفی آیا اُس نے کراچی کا علاقہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیبل فتح کیا۔ (اس علاقہ کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا واقعتاً یہی وہ علاقہ تھا یا آس پاس کا کوئی دوسرا علاقہ تھا)۔

④ ان کے بعد عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ آئے انھوں نے کچھ علاقہ فتح کیا۔

⑤ اس کے بعد پھر سیدنا عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ آئے۔ یہ پانچ صحابہ ہیں۔

⑥ مزید ایک صحابی رضی اللہ عنہ جن کے متعلق یہ معلومات ہیں کہ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تشریف لائے تھے مگر کوئی علاقہ متعین نہیں کیا گیا کہ کون سا علاقہ انھوں نے فتح کیا تھا۔

اس کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آتا ہے۔ ان کے دورِ خلافت میں پانچ صحابہ کرام آئے۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ جنھوں نے کابل اور پورا سجستان فتح کیا۔ اور اس کے قرب و جوار کے وہ علاقے جو برصغیر میں تھے ان کے اوپر یلغار کی۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تین صحابہ رضی اللہ عنہم آئے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چار صحابہ رضی اللہ عنہم آئے۔ جن میں ایک صحابی کا نام مہلب بن ابی صفرہ رضی اللہ عنہ ہے۔ جنھوں نے صوبہ سرحد کے علاقے کوہاٹ اور بنوں کو حاصل کیا تھا۔ پھر یزید کے دور میں ایک صحابی آئے۔

ہندو محمد بن قاسم کو نہیں بھولے گا:

اسی طرح بیالیس تابعین تشریف لائے، جن کی مختلف ادوار میں اس علاقے میں آمد و رفت جاری رہی۔ کوئی گورنر بن کر آیا کوئی اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیا۔ ان میں سب سے اہم ہندوؤں کی ٹھکائی کرنے محمد بن قاسم رحمہ اللہ ہیں۔ جب 83 ہجری میں ولید بن عبد الملک تخت نشین ہوا۔ تو محمد بن قاسم کو برصغیر کی طرف روانہ کیا۔ انھوں نے یہاں آ کر 93 ہجری کے اندر یلغار کی۔ ایک کمیر کا علاقہ تھا۔ مکران کے قریب جو چار روز کے سفر پر تھا۔ جو آج کا تربت ہے اس سے آگے چلتے چلتے انھوں نے سب سے پہلا شہر ارمائن فتح کیا جو لسبیلا کا مرکزی شہر ہے۔

پھر آگے کی طرف چلتے گئے یہاں تک کہ کراچی، دیبل فتح کیا۔ پھر جب حیدر آباد کے لوگوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو راجہ داہر کراچی دیبل چھوڑ کر ''کچھ'' کے علاقے میں جا چکا تھا، وہاں پر یلغار کی، وہاں معرکہ ہوا۔ راجا داہر پورے لاؤ لشکر کے ساتھ محمد بن قاسم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلے کے لیے آیا لیکن اللہ نے ایسی شکست فاش سے دوچار کیا کہ کبھی نہ اُٹھ پایا۔

محمد بن قاسم وہاں سے آگے بڑھتے گئے، چلتے گئے۔ یہاں تک کہ ملتان پہنچ گئے۔ دو سال کا عرصہ یونہی بیت گیا۔ دو سال کے بعد جب ملتان میں اللہ کے دین کا جھنڈا لہرایا۔ ابھی وہاں کے قلعوں پر کھڑے تھے کہ حجاج بن یوسف (جس نے انھیں برصغیر کی طرف روانہ کیا تھا) کا ایک خط موصول ہوا۔ جو اُسے وقتاً فوقتاً مختلف ہدایات جاری کر رہا تھا۔ حجاج بن یوسف نے کہا بیٹے! میں نے جب یہ مہم روانہ کی تھی اُس وقت میں نے ولید بن عبد الملک سے اجازت لیتے ہوئے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس جنگ کے تمام اخراجات ہم پورے کریں گے اور پھر دوگنا مال جمع بھی کروائیں گے۔ آپ مجھے اخراجات اور آمدنی کی فہرست بھیجیں۔ محمد بن قاسم نے آج تک ہاتھ لگنے والا مال غنیمت اٹھا کر بھیج دیا۔ اور جب حساب وکتاب کیا گیا تو پتہ چلا کہ آج تک اس جنگ پر ساٹھ لاکھ درہم خرچہ ہوا ہے۔ اور جو وہاں پر مال غنیمت بھیجا گیا اس کی مالیت ایک کروڑ تیس لاکھ درہم ہے۔

علامہ بلاذری رحمہ اللہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ: یہ سارا معاملہ دیکھ کر حجاج بن یوسف خوشی کے ساتھ کہنے لگا: الحمد للہ! ہم نے اپنا سینہ ٹھنڈا کیا، ہم نے ان کے اوپر اپنا غصہ اتارا۔ اور پھر ہم نے ساٹھ لاکھ درہم خرچ کیے تھے۔ راجا داہر کا سر منافع کی شکل میں ملا۔ اس کے بعد محمد بن قاسم کو واپس بلا لیا گیا۔

کیا محمد بن قاسم چیمپئن ٹرافی کھیلنے آیا تھا؟:

آج یہ ہندو ہم پر چڑھ دوڑا ہے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ ہندو نے جرم کیا لیکن یاد رکھیے ایک کوتاہی ہم سے بھی ہوئی اور وہ کوتاہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا تھا: اس بدبخت کے خلاف لڑتے رہو۔ لیکن آج ہم سے غلطی یہ ہوئی کہ ہم نے تلوار یعنی جہاد کی کلاشن کوف نیچے رکھ دی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا: ﴿خُذُوا حِذْرَكُمْ﴾ تم لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھا کر رکھو لیکن ہم نے رکھ دیے۔ آج حالات ہمارے سامنے ہیں۔

میرے نوجوان بھائیو! یاد رکھیے! بعض روایات کے مطابق محمد بن قاسم ستائیس سال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عمر میں برصغیر میں قدم رنجا ہوئے اور دو اڑھائی سال رکنے کے بعد پلٹ کر واپس چلے گئے تھے۔ آج برصغیر کا بچہ بچہ ان کے نام سے واقف ہے۔

- سوچیے! کیا محمد بن قاسم نے یہاں پر آ کر چیمپئن ٹرافی کے لیے یا شارجہ کپ کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائی تھی؟
- کیا بلے پکڑ کر میدان سجائے تھے؟
- کیا وہ ہاکی کے میدان میں اپنے جوانوں کو لے کر ہاکیاں اٹھا کر میدانوں میں اترا تھا؟

نہیں...... اللہ کی قسم! اس نے اللہ کے قرآن پر عمل کیا تھا۔ ﴿مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ ......﴾ اللہ تعالیٰ ہمیں جھنجوڑتا ہے کہ تم کیوں نہیں لڑتے۔ محمد بن قاسم نے بھی یہی کام کیا تھا۔ آج برصغیر کا بچہ بچہ بالخصوص اور پوری دنیا بالعموم اس نوجوان سے واقف ہے۔

اُسُدُ الغابہ، علامہ بلاذری کی فتوح البلدان، اِصابہ فی تمیز الصحابہ، طبقات ابن سعد، ان تمام کتب کی ساری روایات کو جمع کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ محمد بن قاسم یہاں پر تین سال یا پونے تین سال تک ٹھہرا پھر پلٹ کر واپس چلا گیا۔ اس کے بعد اپنوں کے ہاتھوں تکلیفیں اٹھا کر شہادت کے مرتبے پر فائز ہو چکا تھا۔

میرے بھائیو! آج ہم اُن کافروں کے خلاف لڑائی کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور جب اپنے بھائیوں کی طرف سے چھوٹی سی تکلیف پہنچ جائے پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تکلیف ہمیں نہیں پہنچنی چاہیے تھی۔ میرے بھائیو! یاد رکھیے! یہ جہاد کا میدان مشکلات کا میدان ہے۔ اپنوں کی طرف سے بھی جو تکلیفیں آئیں انھیں خندہ پیشانی سے قبول کرتے چلے جاؤ۔ کافروں کی طرف سے ملنے والی تکلیفیں قبول کرو۔ جس جگہ بھی یہ پریشانیاں اُٹھانی پڑیں انھیں قبول کرتے چلے جاؤ۔

جھپٹنا پلٹنا ہماری عادت ہے، ہم پلٹ کر ضرور آئیں گے:

اس کے بعد سلطان محمود غزنوی آتے ہیں۔ جو 358 ہجری میں غزنی میں پیدا ہوئے تھے۔ 388 ہجری میں تخت نشین ہوئے تھے۔ 401ھ میں پشاور کے قریب اس جرنیل نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کے بادشاہ جے پال کے ساتھ پہلا معرکہ لڑا تھا۔

407ھ میں ملتان کو تاخت وتاراج کیا تھا۔ 413 ہجری میں ہندوؤں کو پنجاب کی آخری سرحدوں تک روند کر رکھ دیا تھا۔ اور اس پنجاب کا گورنر اپنے چہیتے غلام ''ایان'' کو بنایا تھا۔ جس کی قبر آج بھی رنگ محل لاہور میں موجود ہے۔ 416 ہجری میں سومنات کا مندر توڑتا دکھائی دیتا ہے۔ وہ سومنات کا مندر کہ جس کے اخراجات پورے کرنے کے لیے دس ہزار دیہاتوں کی آمدنی وقف تھی۔ اس سومنات کے مندر میں لٹکنے والی زنجیر دوسومن سونے کی بنی ہوئی تھی۔

واجپائی ......! آج تو بھڑکیں لگاتا ہے، سن لے ہماری تاریخ یہ ہے کہ برصغیر میں ایک انچ کے ہم مالک نہیں تھے۔ ہم نے تیرے باپوں سے سارا برصغیر چھین لیا تھا۔ ابھی تو ہم وہاں سے واپس آئے ہوئے ہیں۔ عنقریب پلٹ کر پھر آئیں گے۔ تُو کہتا ہے کہ میں کشمیر نہیں دوں گا، ان شاء اللہ تو سب کچھ دے کر بھی غلامی اور چاکری کرے گا۔ مجاہدین وہ بھی قبول نہیں کریں گے۔ اللہ اکبر......

میں عرض کر رہا تھا: محمود غزنوی ﷫...... اس اللہ کے شیر نے سومنات کا مندر توڑ دیا۔ ایک چھوٹا سا واقعہ مجھے یاد آیا ہے، جب بھیم کورٹ کے راجا سے معرکہ ہوا اور اس معرکے میں بھی سلطان فاتح بن کر کھڑا تھا، سلطان نے کہا: میری لڑائی میں اتنا نقصان ہوا ہے، تم تاوانِ جنگ ادا کرو۔ تو بھیم کورٹ کے راجا نے سات لاکھ اشرفیاں، سات سومَن چاندی کے برتن، دوسومَن خالص سونا، بیس مَن ہیرے جواہرات بطورِ تاوانِ جنگ ادا کیا۔ واجپائی......! یاد رکھ، ہماری تاریخ تو ایسی تاریخ ہے۔ کہ یہ لشکر طیبہ کے مجاہدین اور برسر پیکار شیر مجاہدین ان شاء اللہ (وہ دن دور نہیں ہے) دہلی کے لال قلعے پر اپنا جھنڈا لہرانے والے ہیں۔

بت فروش نہیں بت شکن بننا چاہتا ہوں:

سلطان محمود غزنوی ﷫ کے پاس ان کے بڑے بڑے پجاری، پروہت سومنات کے متعلق مذاکرات کرنے کے لیے آئے کہ اسے ختم نہ کیا جائے۔ سلطان نے کہا میں اپنا نام کل کو ''بت فروشوں'' میں نہیں بلکہ اپنا نام بت شکنوں میں لکھوانا چاہتا ہوں۔ اپنے لوہے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاری گرز سے اُسے توڑ دیا۔ اور گرز کے متعلق اپنے ساتھیوں کو وصیت کی کہ ساتھیو! وفات کے بعد اس گرز کو میرے ساتھ دفن کر دینا، کل رب کائنات نے قیامت کے دن عدالت میں پوچھ لیا کہ ''محمود دنیا میں کیا کیا تھا'' تو میں کہوں گا اے اللہ! تیرے اس کمزور بندے نے اس گرز کے ساتھ سومنات کا بت پارا پارا کیا تھا۔ یہ میرے پاس ہے۔

پھر اس کے بعد سلطان شہاب الدین غوری، جس نے اس ہندو کو ٹھوکر لگائی تھی وہ شہاب الدین غوری......! وہ اللہ کا بندہ جب افغانستان کے پہاڑوں سے نیچے اترتا ہے تو جہلم چکوال اور میانوالی کے پہاڑوں پر کھڑا ہو کر اسی ہندو کے خلاف شیر کی طرح دھاڑتا ہے۔ ''تاریخ فرشتہ'' شاہد ہے: ساڑھے چار لاکھ ہندو اس کی ایک للکار پر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ میرے بھائیو! اللہ کی قسم! یہ دعوت کا کام ہوتا ہی جہاد کے ساتھ ہے۔ آیئے! دعوت و جہاد کو ایک ساتھ لے کر چلیں۔

احمد شاہ ابدالی کا ''زمانہ ٹھوکر'' اور مجاہدین لشکر طیبہ:

اس کے بعد برصغیر میں احمد شاہ ابدالی رحمہ اللہ آتے ہیں۔ جس نے اس ہندو کی ٹھکائی کی تھی، اور یہ صدیوں بیٹھا اپنے گہرے زخموں کو چاٹتا رہا۔ یہ احمد شاہ ابدالی کا ہندو کے خلاف ''زمانہ ٹھوکر'' 1747ء سے شروع ہوتا ہے اور 1769ء تک جاری رہتا ہے، جس میں انھوں نے جنگ لڑی تھی۔ 1752ء میں جب کشمیر کے راجا کو سلطان ابدالی نے کہا کہ مجھے اپنا حاکم مان لو۔ اُس نے کہا نہیں مانتا۔ سلطان نے وہاں جا پکڑا، قتل کیا، صفایا کر کے سارا کشمیر اپنی قلمرو میں کر لیا تھا۔

آج الحمد للہ، لشکر طیبہ کے مجاہدین کو اللہ نے توفیق دی ہے، آج پھر انھوں نے انگڑائی لی ہے، پھر اٹھے ہیں، ان شاء اللہ آپ دیکھ رہے ہیں، ابھی اس وقت بھی وادی کشمیر میں ایک معرکہ جاری ہے، جس میں بہت سارے ہندو فوجی واصل جہنم ہو چکے ہیں۔ اللہ ہمارے ان شاہینوں کی حفاظت فرمائے، معرکہ کئی گھنٹوں سے جاری ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں ہیں، ہم اب کشمیر کی بات نہیں کرتے بلکہ ہم تو بربادیٔ ہندوستان کی بات کرتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اب ہندوستان کی بربادی کے دن بہت قریب ہیں۔

کیسے قریب ہیں؟ یاد رکھیے! محمد بن قاسم کی طرح اپنے بیٹوں کو ان میدانوں کا راہی بنایے، پھر شہاب الدین غوری، احمد شاہ ابدالی، سلطان محمود غزنوی کی طرح خود بھی اس راہ کو اختیار کیجیے، میدان میں اتریے، اپنے اللہ سے مدد طلب کیجیے پھر دیکھنا اللہ کی مدد بھی ساتھ آتی چلی جائے گی، فتوحات کے دروازے بھی کھلیں گے، اور بربادیٔ ہند بھی ہمیں دیکھنے کو نصیب ہوگا، ان شاء اللہ۔

بربادیٔ ہند کے دن کیوں قریب ہیں؟

اب بربادیٔ ہند کے دن بہت ہی قریب ہیں کیونکہ جس ملک کے فوجی لڑنے کے لیے کھڑے نہ ہوں وہ کیا کرے گا؟ کویت سے ایک بھائی نے امیر حمزہ صاحب کے نام ایک خط لکھا اس نے لکھا کہ میرے ساتھ میری کمپنی میں ہندوستان کا ایک ہندو کام کرتا ہے، ایک دن وہ انتہائی پریشانی کے عالم میں گھر سے آیا، پوچھنے پر پتہ چلا کہ اس نے اپنے بیٹے کو فوج میں بھرتی کروایا تھا آج وہ پائلٹ بن گیا ہے تو اس کی پوسٹنگ مقبوضہ کشمیر میں ہوئی ہے۔ پریشانی یہ ہے کہ بیٹے نے ابا جان کے نام خط لکھا ہے کہ ''ابا جان! آ کر میری پوسٹنگ رکواؤ، اگر نہ رکوائی گئی تو چند دن کے بعد بیٹے کی لاش دیکھ لینا۔'' وہ کمپنی کے مالک سے چھٹی لینے گیا مگر چھٹی نہ ملی، اُس نے اپنی بیگم کو تیار کر کے ہندوستان پوسٹنگ رکوانے کے لیے بھیج دیا ہے۔ اس کی پوسٹنگ کشمیر میں نہیں ہونی چاہیے۔ اللہ اکبر...... وہ بے چاری بھاگتی ہوئی پوسٹنگ رکوانے ہندوستان پہنچی۔ ہندو آفیسر کے دفتر میں گئی، اس آفیسر نے انکار کر دیا۔ عورت نے جب واویلا مچایا تو آفیسر نے کہا: میرے پاس ایک طریقہ یہ ہے کہ میں اسے معطل کر دیتا ہوں لیکن آج تک ہندو آرمی کے جتنے بھی اخراجات اس پر صَرف ہوئے ہیں اُس کی تم ادائیگی کر دو، تم اِسے ساتھ لے جاؤ۔ یہی واحد راستہ ہے۔ وہ عورت تیار ہو گئی کہ ٹھیک ہے ہم اس پر ہونے والے اخراجات ادا کر دیتے ہیں اُس نے اپنے بیٹے کو ساتھ لیا اور چلتی بنی۔ آج انڈین آرمی کے حوصلے اتنے ٹوٹ چکے ہیں۔ وہ خاک جنگ لڑیں گے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”تمھیں ہم چھوڑ دیں گے“

ابو جانباز بھائی نے ہمیں ایک واقعہ سنایا، کہتے ہیں ایک میجر کو حکم ملا کہ پونچھ کے علاقے میں کیمپ لگاؤ، اس نے کیمپ لگایا۔ لیکن آتے ہی اُس نے مجاہد کے نام ایک خط لکھا، کہ میرے اوپر حملہ نہ کرنا میں تمھیں کچھ نہیں کہوں گا۔ ابو جانباز بھائی کہتے ہیں کہ میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے دوسرا پھر تیسرا خط لکھا، تیسری دفعہ خط لے کر آنے والے فوجی کو دھمکی دی، اگر ”جواب نہ آیا تو میں تیرے کو قتل کردوں گا۔“ ابو جانباز بھائی کہتے ہیں! وہ فوجی جو خط لے کر آیا وہ خط کا جواب لینے کے لیے میرے پاؤں پکڑ کر بیٹھ گیا۔ میں نے چند سطور میں اس کا جواب لکھا کہ میجر! مجھے تمہارا مطالبہ منظور ہے، لیکن میری ایک شرط ہے، وہ یہ کہ تمہارے کیمپ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر انڈین آرمی کا دوسرا کیمپ ہے وہاں ہم ریڈ (حملہ) کرنا چاہتے ہیں وہاں کی ساری معلومات ہمیں تم فراہم کردو، ہم تمھیں چھوڑ دیں گے۔

ابو جانباز کہتے ہیں کہ تین دن نہ گزرے تھے کہ اُس نے لکھ کر بھیج دیا کہ اُس میں اتنی بیرکیں ہیں، اتنے مورچے، اتنے پہرے دار، پہرداروں کی تبدیلی کے اوقات، اتنے راستے ہیں، یہ پانی لانے کا وقت ہے، یہ کھانے کا وقت ہے، ایک کمرے میں اتنے سوتے ہیں...... یہ ساری مکمل معلومات اُس نے ہمیں دے دی، میں نے اپنے ذرائع سے بھی معلومات حاصل کرلیں کہ کیا اس کی فراہم کردہ معلومات ٹھیک ہیں؟ جب درست پایا، ریڈ (حملہ) کیا، وہاں ساٹھ فوجی تھے، ان ساٹھ فوجیوں میں سے بیالیس کو جہنم کی طرف روانہ کردیا۔ باقی رات کی تاریکی میں اِدھر اُدھر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

آج الحمد للہ! لشکر طیبہ کے ان شیروں نے کمر توڑ کر رکھ دی ہے، یہی نتائج ہیں اس آیت کریمہ پر عمل کرنے کے ﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ﴾ تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے لے کر میدانوں میں اترنا تمہارا کام ہے اور ان کم بختوں کے اوپر تمہارا رعب ڈالنا اللہ رب العالمین کا کام ہے۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9

دفاع پاکستان کیسے ممکن ہے؟

(6 ستمبر یوم دفاع ..... شیخوپورہ)

- احسان مندی کا نبوی ﷺ درس اور ہمارا اپنے محسنوں کے ساتھ سلوک
- اللہ کے آزاد بندے اور ان کی عادات وصفات
- کیا ہمیں 14 اگست منانے کا حق ہے؟
- کیا واقعتاً ہم آزاد قوم ہیں؟
- مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کس چیز کا ثبوت ہیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ :

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ [التوبة : ۱۲۳/۹]

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ (صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، باب فضل المدينة و أنها تنفي الناس، رقم: ۱۸۷۱)

آج سے بائیس دن قبل 14 اگست کا دن یومِ آزادی کے نام پہ منایا گیا۔ اور آج 6 ستمبر، یومِ دفاع کے نام پر منایا جا رہا ہے۔ میرے بھائیو! یومِ دفاع کا کیا مطلب ہے؟ کیا ہم اسے دفاع کہتے ہیں جس دفاع میں اپنے محسنوں کو پس پشت چھوڑ دیا جائے، جس دفاع میں اپنے محسنوں کو دشمنوں کے سامنے بے یارو مددگار چھوڑ دیا جائے۔ کیا اسے دفاع کہا جاتا ہے؟ اللہ کی قسم! ہم جس نبی ﷺ کی امت ہیں، اُس نے اپنے محسنوں کو زندگی بھر کبھی تنہا نہیں چھوڑا تھا۔ بلکہ حالت یہ ہے اگر آج ہم اپنے محسنوں کو تنہا چھوڑتے ہیں تو دراصل ہم احسان فراموش ہیں۔ ہم جس نبی کی امت ہیں وہ احسان فراموش نہ تھے۔ احسان مند تھے۔ اگر کبھی کسی کافر نے بھی احسان کر دیا تو زندگی بھر اِس طرح یاد رکھا۔

طائف کا لہولہان سفر اور واپسی:

آقائے نامدار ﷺ نے مکے میں دس برس تکلیفوں اور مصیبتوں میں گزار دیے۔ سوچا یہاں کے رہنے والے میری دعوت کو قبول نہیں کرتے۔ لہٰذا طائف میں تشریف لے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طائف کے لوگوں نے اللہ کے نبی ﷺ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا۔ آقائے نامدار پلٹ کر مکہ کی سرحد پر زخمی حالت میں تشریف لائے۔ تو دیکھا کفار مکہ تلواریں لیے کھڑے تھے، تا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو مکہ میں نہ آنے دیا جائے۔

زندگی بھر اپنے محسنوں کو نہیں بھولے:

پیارے پیغمبر ﷺ اس قدر پریشان ہوئے۔ ایک کافر اَخنس بن شُریک کے نام پیغام بھیجا کہ مجھے مکہ میں پناہ دے دو۔ اُس نے انکار کر دیا۔ پھر دوسرے کافر کے نام پیغام بھیجا، اُس نے بھی انکار کر دیا۔ تیسرے کافر مطعم بن عدی کے نام پیغام بھیجا کہا: مکہ کے اندر میرا گھر ہے، میرے گھر میں میرا ساتھ دو۔ میں اپنے گھر میں جانا چاہتا ہوں۔ پیارے پیغمبر ﷺ کا پیغام سن کر مطعم بن عدی اپنے آٹھ بیٹوں کو جمع کرتا ہے۔ اور اپنے بیٹوں سے کہتا ہے کہ بیٹو! آج تمہاری گرتی ہوئی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں، یا یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم نے اس مظلوم کو، اس بے بس کو، اس لاچار کو، اس پریشان حال کو اس کے گھر تک پہنچا دیا ہے۔ اللہ اکبر......

اس کافر کو اللہ نے آٹھ بیٹے دیے تھے، اِس نے سب کو جمع کیا اور چار چار بیٹوں کے دو گروپ بنا دیے، غلام رسول مہر کی کتاب ''تاریخِ اسلام'' کو اُٹھائیے، اُس نے لکھا ہے: چار چار کے دو گروپ بنائے۔ اور دونوں گروپوں کو اللہ کے نبی ﷺ کے دائیں بائیں چلایا۔ یہ خود بوڑھا مطعم بن عدی اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ میں تلوار لیے نبی کریم ﷺ کے آگے آگے مکہ کی گلیوں میں چلتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ مکہ والو! تم میں سے کسی نے اپنی بیوی کو بیوہ کروانا ہو، بچوں کو یتیم چھوڑنا ہو، دنیا سے جانے کی جلدی ہو، آگے بڑھو اور محمد کریم ﷺ کا راستہ روک کر دکھاؤ۔ اس طرح پیارے پیغمبر ﷺ اپنے گھر تک پہنچے۔

احسان مندی کا نمونہ:

اللہ کی قسم دیکھیے! پیارے پیغمبر ﷺ نے اپنے محسنوں کو کس طرح زندگی بھر یاد رکھا۔ جنگ بدر کے اندر پیارے نبی ﷺ نے ستر کافروں کو قید کر لیا۔ قیدیوں کو مدینۃ النبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لے گئے۔جنگی قیدیوں کے رشتہ دار اللہ کے نبی ﷺ کے پاس سفارشیں لے کر آنے لگے کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! انھیں چھوڑ دیجیے۔

پیارے پیغمبر ﷺ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا تھا جس کے ساتھ اپنی امت کو رہتی دنیا تک احسان مندی کا درس دیا تھا کہا کہ آج اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا، اگر چہ وہ کافر تھا، یہ تمام ستر کافر قیدی اُس کے حوالے کر دیتا۔ وہ چاہتا انھیں زندہ رکھ لیتا یا مار ڈالتا یا پھر اپنا غلام بنا لیتا۔یا ان کو بیچ ڈالتا۔ اللہ کی قسم! نبی کائنات ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو احسان مندی کا درس دیا ہے۔احسان فراموشی کا درس نہیں دیا۔

کیا یہ حقیقت نہیں؟......!

اے اہل پاکستان! آج یہ احسان فراموشی ہو گی کہ وہ طالبان جنھوں نے اپنے سترہ لاکھ بھائیوں، بہنوں، والدین، بیٹوں کو قربان کر کے پاکستان کی حفاظت کی تھی۔کیا یہ حقیقت نہیں؟ کہ کل روس آیا۔ انھوں نے کہا:

- افغانیو! ہم تمھیں کالج بنا دیں گے، تمہارے بچے اچھی تعلیم حاصل کریں گے۔
- افغانیو! ہم تمھیں ہسپتال بنا دیں گے، جن میں تمہارا علاج ہو سکے گا۔
- افغانیو! ہم تمھیں کارخانے، فیکٹریاں لگا دیں گے، تمہارا کاروبار بہتر ہو جائے گا۔
- افغانیو! ہم تمھیں نہریں کھود کر دیں گے۔تمہاری زراعت بہتر ہو جائے گی۔
- افغانیو! ہم دنیا بھر کی سہولیات تمہارے لیے جمع کر دیں گے۔

لیکن......!! ہمیں پاکستان کی طرف جانے دو۔ ہماری حکومت کو تسلیم کر لو۔

افغانیوں نے جواب میں ایک ہی بات کہی تھی، کہ روسیو، سن لو! ہماری گردنیں کٹ کٹ کر گر سکتی ہیں لیکن جب تک آخری افغان بچہ زندہ ہے ہم تمھیں پاکستان کی طرف نہیں جانے دیں گے۔

اللہ کی قسم! ہم نے خود جا کر دیکھا، آپ کے چمن کے بارڈروں تک، طورخم کے بارڈروں تک روسی آ کر بیٹھے ہوئے تھے۔افغانیوں نے کہا ہم مر جائیں گے، لیکن تمھیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان کی طرف نہیں جانے دیں گے۔ انھوں نے سترہ لاکھ قربانیاں پیش کر کے روسیوں کو روکا۔ اور بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

- کیا آج ہم نے اُن کے ساتھ احسان فراموشی نہیں کی؟
- آج کس منہ سے ہم اخبارات میں یومِ دفاع کی مبارک باد کے بڑے بڑے اشتہارات دے رہے ہیں۔
- آج ہم کس منہ سے چودہ اگست کی آزادی کا نام لیتے ہیں؟

کیا ہم آزاد ہیں یا امریکی غلام؟

آیئے! اللہ کی قسم! سن لیجیے! ہم آزاد نہیں ہیں۔ ہمارا وطنِ عزیز غلام بن چکا ہے۔

مجھے بتلایئے کیا یہ سچ نہیں ہے؟ کہ امریکہ بائیس ہزار کلومیٹر سے بھاگتا ہوا، دھاڑتا ہوا، چنگارتا ہوا آیا، اور پاکستان میں آکر مشرف سے کہا کہ

- تمہاری فضائیں ہمارے قبضے میں ہوں گی ...... اس نے کہا: آقا حاضر ہیں۔
- امریکہ نے کہا: تمہارے ہوائی اڈے ہمارے قبضے میں ہوں گے...... اِس نے ہوائی اڈے دے دیے۔
- امریکہ نے حکم دیا کہ تمہارے سمندر میرے قبضے میں ہوں گے...... سمندر بھی اُنھیں دے دیے گئے۔
- پھر امریکہ کی طرف سے حکم ملا کہ جہادی لیڈروں کو جیلوں میں قید کر دو...... دیکھ لو حافظ محمد سعید (﷾) سمیت جہادی لیڈر جیلوں میں بند پڑے ہیں۔
- اگلا حکم یہ ملا کہ وہ سائنس دان جنھوں نے پاکستان کے لیے ایٹم بم بنایا تھا انھیں بھی کہوٹہ لیبارٹریوں سے اٹھاؤ اور جیلوں میں بند کر دو...... انھیں بھی جیلوں میں بند کر دیا گیا۔
- پھر ان کم بختوں کو اگلا حکم یہ ملا، کہ اب اگر کوئی پاکستانی افغانستان میں شہید ہو جائے گا تو اُس کی لاش پاکستان میں نہیں آسکتی۔ وہ پاکستان میں آکر دفن نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر امریکی فوجی افغانستان میں کتے کی موت مر جائیں تو ان کے تابوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں اسلام آباد کے ائیرپورٹ پر آ سکتے ہیں۔ اگر کوئی پاکستانی اپنے افغانی بھائی کا ساتھ دیتا ہوا وہاں شہید ہو جائے تو اس کی لاش بھی پاکستان میں نہیں آ سکتی۔

❁ پھر اگلا حکم یہ ملا کہ اب پاکستان اور افغانستان کے بارڈر بند کر دیے جائیں...... ان حکم کے غلاموں نے بارڈر بھی بند کر دیے۔

کافروں کا عجیب دوہرا معیار ہے:

دیکھیے! ترکی سے آگے کافروں کے پندرہ یورپی یونین ملک ہیں۔ آپ کسی ایک ملک کا ویزہ لے لیں، پندرہ ملکوں میں گھوم پھر سکتے ہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ایک ملک سے کسی دوسرے ملک جانے کے لیے ویزہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک کافر ملک نے دوسرے کافر ملک کے لیے اپنی سرحد کھول رکھی ہے۔ پندرہ کافر ملکوں کا یہ نظام ہے۔

لیکن اگر ہمارا پڑوسی افغان ہمارے پاس آ جائے یا ہمارا پاکستانی اپنے افغان پڑوسی کے پاس چلا جائے کہا جاتا ہے: ''بارڈر بند کر دو، نہ یہ اُس پار جائے گا، نہ اُدھر سے کوئی اِدھر آئے گا۔'' اللہ اکبر......

ان کے دوہرے معیار کی ایک اور مثال سنیے! کہ اگر آپ مشرق کی طرف چلے جائیں جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے، دنیا کا آخری ملک فجی ہے، یہ پانی کے اندر چھوٹا سا ملک ہے۔ چند جزیروں پر مشتمل ہے۔ ......مغرب میں چلے جائیں جہاں سورج غروب ہوتا ہے دنیا کا آخری ملک کینیڈا ہے۔ فجی اور کینیڈا دونوں ملک کافروں کے ملک ہیں۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اگر کینیڈا کا عیسائی، فجی کے عیسائی کے پاس جانا چاہے تو کسی ویزا پالیسی پر عمل درآمد نہیں کرنا پڑے گا۔ کسی ویزے کی ضرورت نہیں۔ ساری دنیا کو پھلانگ کر بغیر ویزے کے جا سکتا ہے۔ اسی طرح فجی کا کافر کینیڈا جانا چاہے تو اُسے بھی کسی ویزے کی ضرورت نہیں۔ ان کافروں نے اپنے لیے یہ نظام بنا رکھا ہے۔

لیکن ہم اگر افغانوں کے پاس جانا چاہیں، تو سرحدیں بند ہو جاتی ہیں، ویزے کی پابندی لگ جاتی ہے۔ اگر ویزہ بھی دکھائیں تو ہر داڑھی والے کو یہ کہہ کر پکڑ لیا جاتا ہے کہ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو القاعدہ کا ہے۔ میرے بھائیو! کس آزادی کی بات کی جارہی ہے؟

کیا یہ ملک آزاد ہے؟

کیا یہ ملک آزاد ہے؟اس وقت وطنِ عزیز میں FBI کے تین سو دفتر قائم ہو چکے ہیں۔ اور دفتر بھی کوئی شیخوپورہ کے شہر میں کوئی گھر لے کر قائم نہیں کیے بلکہ آپ کی آرمی (سنٹروں کیمپوں) کے داخلی راستوں (دروازوں کے قریب) پر ان کے دفتر موجود ہیں۔ آپ کے ہر بڑے ریلوے اسٹیشنوں پر اُن کے دفتر ہیں۔ ہر بڑے ہوائی اڈوں پر اُن کے دفتر ہیں۔آپ کی تمام اہم شاہراہوں پر اُن کے دفتر ہیں۔آپ کے ہر حساس اداروں کے قریب اُن کے دفتر موجود ہیں۔ اور پھر اگلی بات کہ آج کروڑوں ایکڑ اراضی ان ملٹی نیشنل کمپنیوں کو سو سال پٹے (ٹھیکے) پر دے دی گئی ہے۔یہ ساری کی ساری کمپنیاں امریکہ کی ہیں۔

دیکھ لیجیے: کل کی بات ہے کہ 1800ء میں برطانیہ چند ایکڑ زمین لے کر ہندوستان میں آیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ ہمیں ایک دکان کے لیے جگہ دے دو۔کاروبار کرنا چاہتا ہوں۔ اس کاروبار کی آڑ میں برطانوی انگریزوں نے سارے ہندوستان پر قبضہ کر لیا۔ یہ اُس وقت تک نہیں پلٹے جب تک مسلمانوں کی حکومت ختم کرکے ہندوستان ہندو کے حوالے نہیں کر دیا۔ کیا یہ پاکستان کل کو باقی سلامت رہے گا؟ آپ انٹرنیٹ سے 2008ء کا نقشہ نکال کر دیکھ لیں۔امریکہ اور ان کافروں نے جو نقشہ دیا ہے اس میں پاکستان کا نقشہ دنیا کے نقشے میں نہیں ہے۔ 2008ء میں یہ کافر پاکستان کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ ہم کس دفاع کی بات کرتے ہیں؟ کس آزادی کی بات کرتے ہیں؟

اللہ کے آزاد بندے کون ہیں؟

آیئے اللہ کی قسم! ہم آپ کے سامنے اللہ کے آزاد بندوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ میں اپنی گفتگو کو طوالت اس لیے نہیں دوں گا کیونکہ شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری حفظہ اللہ تشریف فرما ہیں۔ محترم امیر حمزہ تشریف فرما ہیں۔ میں چند باتوں پر اکتفا کرنا چاہتا ہوں۔انھیں غور سے سماعت فرمالیجیے۔اللہ اکبر......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ہم چودہ اگست کو اِسے یوم آزادی کہتے ہیں۔ کیا اِسے آزادی کہا جاتا ہے؟

حکمرانو! تم تو اللہ کے دین کے خلاف، اسلام کے خلاف، شریعت کے خلاف، قرآن کے خلاف، نبی ﷺ کے فرمان کے خلاف امریکی حکم ماننے کے لیے تیار بیٹھے ہوتے ہو۔ کس آزادی کی بات کرتے ہو؟

آیئے! آپ کے سامنے اللہ کے آزاد بندوں کا تذکرہ کیے دیتا ہوں:

❁ خالد بن ولید:

جب لڑتے لڑتے ہیرہ نامی جگہ پر پہنچے، وہاں جاکر ایرانی روساء کے نام، مجوسی کمانڈروں کے نام، مجوسی عوام کے نام ایک مراسلہ لکھا اور کہا مجوسیو! اگر اسلام قبول کرلو گے تو ہمارے بھائی بن جاؤ گے، ہم تمھیں چھوڑ کر پلٹ جائیں گے۔ اگر اسلام قبول نہیں کرتے تو اپنی زندگی کا ٹیکس دے کر رہ سکتے ہو۔ اگر یہ پیشکش بھی قبول نہیں تو اگلی بات یہ ہے کہ میں ایسے جوان لے کر آیا ہوں جو موت کو اتنا عزیز جانتے ہیں جتنا تم دنیا کی زندگی سے پیار کرتے ہو۔ لوگو......!! اِسے آزادی کہا جاتا ہے۔

مسلمان، کافروں کی گردن جب چاہتے دبوچ لیتے:

❁ عبدالرحمٰن الثالث (رحمہ اللہ):

یہ اللہ کا شیر ''اندلس'' کا حکمران تھا۔ جس اندلس کا اس وقت موجودہ نام ہسپانیہ یا اسپین ہے۔ اس کے پاس فرانس کا بادشاہ فرڈینیڈ آیا، کہتا ہے: ''آقا ہمیں کچھ امداد دیجیے۔'' عبدالرحمٰن الثالث نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ''اسے اتنی امداد دے دو۔'' اتنے میں مسلمانوں کا ایک وفد فرانس سے واپس پلٹ کر آیا تو اُس نے آکر کہا: عبدالرحمٰن! آپ فرانس کو امداد اور تعاون سے نواز رہے ہیں؟ ہم نے فرانس کے ایک گرجا گھر میں ایک مسلمان عورت کو قید دیکھا ہے اور گرجا گھر کے پادری اُس عورت سے خدمت لیتے ہیں۔

عبدالرحمٰن الثالث نے امداد روک لی۔ ایک بہت بڑی فوج کو تیاری کا حکم دیا اور کہا: ''جاؤ! فرانسیسیوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دو۔ انھیں ایک مسلمان عورت کو قید کرنے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرأت کیسے ہوئی؟'' لشکر تیار ہوا، فرانس کے بادشاہ فرڈیننڈ کو پتا چلا، بھاگتا ہوا عبدالرحمن کے پاس آیا۔ آ کر کہتا ہے: ''آقا ہم سے کیا غلطی ہوئی؟''

عبدالرحمن نے کہا: ''بے غیرت غلطیاں ہم سے پوچھنے آئے ہو، کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے ملک میں ایک مسلمان عورت قید ہے۔'' یہ بادشاہ بھاگتا ہوا واپس فرانس گیا، گرجا گھر کو گرانے کا حکم دیا، پادریوں کو پکڑا، ایک چوک میں تختہ دار پر لٹکا دیا اور اُس عورت کو بحفاظت اندلس میں عبدالرحمن الثالث کے پاس بھیجا۔

کسی دور میں مسلمانوں کی یہ شان ہوا کرتی تھی۔ بھرپور عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزارا کرتے تھے۔ کافر مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے اپنے ہی لوگوں کو پھانسی دیا کرتے تھے۔ مگر آج صورت حال مختلف ہے۔

امریکہ کی خوشنودی کے لیے قرآن کی بے حرمتی:

اے اہل پاکستان! بتلایئے، یہ سارے کام اب آپ کے حکمرانوں نے ان کافروں کو خوش کرنے کے لیے کیے ہیں۔ جب کیوبا کے قیدیوں کو پکڑ کر ائیر پورٹ پر لے جایا گیا تو امریکی جس مجاہد کی جیب میں قرآن دیکھتے یوں پھینک دیتے۔ (مجاہدین پاکٹ سائز چھوٹے قرآن اپنی جیبوں میں رکھتے تھے) ائیر پورٹ کے فرش پر قرآن گرتے جا رہے تھے۔ وہاں پر ایک مسلمان ڈاکٹر کھڑا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا، اُس ڈاکٹر نے اس خیال سے کہ یہ قرآن (مقدس کتاب) پاؤں میں گر رہے ہیں اٹھا لیتا ہوں۔ انھیں اونچی جگہ پر رکھ دیتا ہوں، آپ کے فوجی جوانوں نے امریکیوں کو خوش کرنے کے لیے اُس ڈاکٹر کو منع کر دیا۔ کہنے لگے کہ ''تم بڑے مسلمان بنے پھرتے ہو، انھیں چھوڑ دو، پڑے رہنے دو۔''

میرے بھائیو! بتلایئے......!! کیا تم اِسے آزادی کہتے ہو؟ آج ہم کس کا دفاع کر رہے ہیں؟ آیئے اللہ کی قسم اگر آزاد بندوں کی باتیں سننا چاہتے ہو، تو پہلے سوچو تو سہی آزادی کس بلا کا نام ہے؟ یقیناً آزادی اِسے نہیں کہتے......!!

آج ہم غلام قوم ہیں، ہماری عزتیں لٹ جائیں، ہمارے بھائی شہید کر دیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں، ہمارے بچوں کو آج ذبح کر دیا جائے، ہمارے ملک میں FBI کے دفاتر قائم ہو جائیں۔ اِسے غلامی کہتے ہیں، آزادی نہیں کہا جا سکتا۔

کیا آزادیاں اس طرح کی ہوتی ہیں؟

بتلائیے! کیا ہم نے ہندوستان کے 24 کروڑ مسلمان جو یہ پاکستان بنانے میں شامل تھے۔ اُن مسلمانوں کو تنہا نہیں چھوڑ دیا؟

کس حق سے یومِ دفاع منا رہے ہیں؟ آج 17 ہزار مسلمان گجرات، احمد آباد اور کاٹھیا وار کے علاقوں میں زندہ جلا دیے گئے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ آزادی منانا ہمارا اوّلین حق ہے۔ ہندوستان کے ان علاقوں میں ایسے بھیانک قسم کے واقعات پیش آئے:

- تین تین سو مسلمانوں کو جبراً گن پوائنٹ پر پانی کے تالاب میں اکٹھا کیا گیا، پھر ایک ہی وقت میں بجلی کا کرنٹ چھوڑا گیا اور وہ تڑپ تڑپ کے مر گئے۔
- ایک ہندو چودھری مسلمانوں کو اپنے گھر میں پناہ لینے کی دعوت دیتا ہے، کہ آؤ میرے گھر میں محفوظ ہو جاؤ، میں ہندوؤں سے خود نپٹ لوں گا، ایک سو مسلمان بھاگے اور اس کے گھر میں داخل ہو گئے۔ اِس چودھری نے حویلی کے چاروں طرف سے دروازے بند کر دیے۔ باہر ہندوؤں کو دعوتِ قتل دینا شروع کر دی، پندرہ ہزار ہندو جمع ہو کر آ گئے۔ جنھوں نے بند حویلی کے اندر مسلمانوں پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا ڈالی۔ مسلمان جلنے لگے، چیخنے لگے، شہید ہونے لگے، باہر کھڑے ہندو خوشی سے نعرے لگاتے ہیں۔ ستر مسلمان جل کر شہید ہو جاتے ہیں۔ تیس مسلمان اس حالت میں باہر نکلتے ہیں کہ کپڑوں میں آگ لگی ہوئی تھی، جسم زخموں سے چور تھے۔ کوئی پانی کا گلاس پیش کرنے والا نہیں تھا۔ کوئی ان کے زخموں پر مرہم پٹی کرنے والا نہیں تھا۔ وہ بھی تڑپ تڑپ کر شہید ہو جاتے ہیں۔ اللہ اکبر...... ! کیا اِسے آزادی کہا جاتا ہے؟
- گجرات میں حالات یہ ہیں کہ ایک مسلمان گجرات کی گلیوں سے گزر کر جا رہا ہے، ہندو غنڈے پکڑ لیتے ہیں، اُس کے ہاتھ پیچھے کمر کی جانب باندھ دیتے ہیں۔ اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گلے میں پرانا ٹائر رکھ کر آگ لگا دیتے ہیں۔ اب اس مسلمان کا گلا جلتا ہے، چہرہ جلتا ہے، سر جلتا ہے، ہندو غنڈے کھڑے خوشی سے نعرے لگاتے ہیں، یہ مسلمان اس حال میں شہید ہو جاتا ہے۔

- نوجوانوں اور بچوں کو اپنے سامنے بھاگنے پر مجبور کیا جاتا ہے، بھاگتے بھاگتے کوئی بچہ پیاس سے نڈھال ہو کر گر جاتا ہے اور پانی طلب کرتا ہے۔ ہندو غنڈے اُس کے منہ میں پٹرول ڈال کر آگ لگا دیتے ہیں۔

ڈبل روٹی کا ٹکڑا خون سے بھیگ جاتا ہے:

میرے بھائیو بتلایئے! کیا آزادیاں اس طرح کی ہوتی ہیں؟ کیا اِسے یومِ دفاع کہا جاتا ہے؟ فلسطین کے متعلق بھی بہت سارے واقعات ہیں، ایک واقعہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

کہ جب بہت سارے مسلمانوں کے گھر مسمار کر دیے گئے، گرا دیے گئے، تو مسلمان بھاگتے ہوئے جنین (کیمپ) کے اندر پناہ لیتے ہیں۔ پندرہ ہزار مسلمان ایک کیمپ کے اندر پناہ گزیں ہو گئے۔ وہاں بھی اسرائیل نے بمباری کی ہزاروں مسلمان عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو شہید کر دیا۔ بچے کھچے مسلمانوں کی حالتِ زار یہ تھی کہ ایک گھر میں چار افراد (دو میاں بیوی، دو ان کے بچے) رہتے تھے۔ بڑا بچہ آٹھ سال کی عمر کا تھا، چھوٹے بچے کی عمر چار سال تھی، باپ کسی ضرورت کے لیے گھر سے پہلے ہی باہر گیا ہوا تھا۔ تین چار روز ہو گئے وہ پلٹ کر نہ آیا، گھر والے پریشان ہو جاتے ہیں۔ ایک دن چھوٹا بچہ اپنی ماں سے کھانا طلب کرتا ہے، بچے نے چیخنا شروع کر دیا اپنی ماں سے کہتا ہے: ''مجھے کھانا کھلاؤ'' اب بھوک کی وجہ سے ماں بچے کی چیخیں سنتی ہے، گھر کو ٹٹولتی ہے کچھ نہیں پاتی تھک ہار کر پھر بیٹھ جاتی ہے، بچہ پھر چیختا چلاتا ہے۔ بالآخر بڑا بھائی یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ جس کی عمر ابھی آٹھ سال تھی۔ اپنی ماں سے کہتا ہے کہ اجازت ہو تو میں اس کے لیے کھانے کا انتظام کر کے آتا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں نے ڈرتے ہوئے اسے اجازت دے دی، کہ کہیں اس کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آ جائے۔ چنانچہ وہ بچہ بھاگتا ہوا اپنی خالہ کے گھر گیا، خالہ نے اپنے بھانجے کو دیکھتے ہوئے کہا کہ اتنے خطرناک حالات میں تم گھر سے باہر کیوں نکلے؟ بچے نے اپنا مدعا بیان کیا، کہ چھوٹا بھائی بھوک کے ساتھ تڑپ رہا ہے، چیخ رہا ہے، چلا رہا ہے، بلک رہا ہے۔ اب خالہ بھانجے سے پیار کرتی ہے پھر اپنے گھر کے اندر دیکھا تو اُسے ڈبل روٹی کا ایک خشک ٹکڑا ملتا ہے۔ اُٹھا کر بھانجے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ ڈبل روٹی کا ٹکڑا اُٹھائے اپنے گھر کی طرف بھاگتا ہوا آ رہا ہے، گھر کے دروازے پر پہنچتا ہے تو اسرائیلی فوجیوں نے کرفیو لگایا ہوا تھا۔ انھوں نے فائر کیا، گولی بچے کے سر میں آ لگی، یہ بچہ اپنے گھر کی چوکھٹ پر ہی ڈھیر ہو جاتا ہے اور دوسرا بچہ بھوک کی وجہ سے تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے۔

ہاں! یہ مسلمانوں کے بچے ہیں:

اے شیخوپورہ کے لوگو! اگر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ گجرات کے بچے ہیں...... یہ فلسطینیوں کے بچے ہیں...... یہ افغانی بچے ہیں...... چیچنیا کے بچے ہیں...... اریٹریا کے مسلمانوں کے بچے ہیں...... اللہ کی قسم! یاد رکھیے! اگر بے حسی، لا پروائی، لا اُبالی کی یہی روش رہی تو وہ وقت دور نہیں جب ہمارے بچے ہماری آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر مر رہے ہوں گے لیکن ہم کچھ نہیں کر پائیں گے۔

آیئے! آج یہ بات سمجھ جانے کا وقت ہے کہ یوم دفاع اسے نہیں کہتے کہ مسلمانوں کی عزتیں لٹ جائیں...... ان کے بچے بھوک کے ساتھ شہید ہو جائیں...... ان کے بچوں کو یہودی قتل کر ڈالیں...... اور مسلمانوں کو زندہ جلا دیا جائے۔ اسے یوم دفاع اور یوم آزادی کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

جی ہاں! اگر آپ آزادی کے حقیقی دن دیکھنا چاہتے ہیں، اور آزاد رہنا چاہتے ہیں تو جہاد کا راستہ اختیار کر لیجیے۔ آیئے! اللہ کی قسم، جہاد کے راستے کھلے ہوئے ہیں، ساری دنیا کا کفر چیخ پڑا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگتا ہے پوری دنیا دشمن ہے:

ان واقعات کے سنانے کا مقصد آپ کو مایوس کرنا نہیں ہے۔ ہم جس نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ہیں، وہ نبی ﷺ کبھی مایوس نہیں ہوئے تھے۔ صحیح مسلم کے اندر ایک حدیث ہے۔ ابو نجیح کہتے ہیں: قبل از اسلام میں سوچا کرتا تھا، کہ آج ساری دنیا میں کہیں دین باقی نہیں رہا، لوگ بتوں کی پوجا کر رہے ہیں۔ اسی اثناء میں پتہ چلا کہ مکے میں ایک شخص آیا ہے جو ایک اللہ کی طرف بلاتا ہے، بتوں کی نفی کرتا ہے۔

کہتے ہیں: میں نے اپنی سواری تیار کی، اور مکہ کا رخ کیا۔ اور نبی ﷺ سے جا کر ملاقات کی، میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا نبی ہوں۔ میں نے پوچھا: نبی کون ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے احکامات اُس کے بندوں تک پہنچائے وہ اللہ کا نبی ہوتا ہے۔

ابو نجیح کہتے ہیں: یہ ایسا وقت تھا کہ یوں لگتا تھا کہ ساری دنیا اللہ کے نبی ﷺ کی مخالف ہے۔ ساری دنیا آپ ﷺ کی دشمن ہے۔ میں نے سوال کیا: ''اللہ کے نبی! (ﷺ) کیا آپ کا کوئی دوسرا ساتھی بھی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میرے دو ساتھی ہیں۔ ایک ساتھی آزاد ہے، ایک غلام ہے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آزاد لوگوں میں سے اسلام قبول کیا تھا، اور غلاموں میں سے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ ابو نجیح کہتے ہیں: کہ مجھے بھی کلمہ پڑھائیے، مسلمان کیجیے۔

جب کلمہ پڑھ لیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ابو نجیح ابھی واپس چلے جاؤ، آپ کا اسلام قبول ہے لیکن دیکھتے رہنا جب میں غالب آ جاؤں پھر مجھے آ کر ملنا۔

دیکھیے! پوری دنیا مخالف ہے، پوری دنیا دشمنوں سے بھری پڑی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کے پاس پوری دنیا میں ابھی تین ساتھی ہیں۔ دو ساتھی ہیں اور تیسرے کو واپس بھیج رہے ہیں۔ پھر بھی غلبے کی باتیں کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! ہم اُس نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کبھی مایوس نہیں ہوئے تھے۔ اپنا کام کرتے جا رہے تھے، آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

یہ شہادتیں ہمارا نقصان نہیں بلکہ اعزاز ہے:

آج کیا ہوا؟ پوری دنیا کے کفر نے گھیرے ڈال لیے اور امریکہ اپنے اتحادیوں سمیت آ گیا لیکن یہ بات یاد رکھ لیں۔ امریکہ کے اوپر ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے حملے کو چار دن کم ایک سال گزر چکا ہے۔ آج تک اُس نے افغانیوں کا کیا بگاڑ لیا؟ کیا بگاڑ لیا اُسامہ بن لادن کا ..... کیا بگاڑ لیا ملا عمر کا بکواس کرتا تھا، کہ جب تک اسامہ بن لادن کو اور ملا محمد عمر کو گرفتار نہ کر لوں یا خاتمہ نہ کرلوں میرا مشن پورا نہیں ہوتا۔ آج ایک سال بیت جانے کو ہے۔ اللہ اکبر! اللہ کی قسم! کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ اور قیامت کی دیواروں تک کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اگر وہ شہید کردے گا تو ان شاء اللہ یہ شہادتیں ہمارا نقصان نہیں ہیں۔ یہ تو ہمارے لیے اعزاز کی موت ہوا کرتی ہے، ہم صبح شام اس موت کی آرزوئیں کرتے ہیں۔ یہ بزرگ **(مولانا محمد حسین شیخوپوری** رحمہ اللہ) آپ کے سامنے تشریف رکھتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے ان گناہ گار کانوں سے اِس بوڑھے کے منہ سے معسکرات کے اندر یہ دعا سنی تھی: اے اللہ! ہمیں شہادت کی موت سے سرفراز کردینا۔'' یہ شہادتیں ہمارے لیے کوئی نقصان نہیں ہوا کرتیں۔ یہ عالم دین جس نے ساری زندگی اللہ کے دین کی دعوت دی ہے میں نے معسکرات (مجاہدین کی چھاؤنیوں) کے اندران کے منہ سے یہ دعا سنی۔

امریکیو! تم کیا سمجھتے ہو؟ ہم نے تو پہلے دن ہی کہا تھا، کہ تم بکواس کرتے ہو کہ ''امریکہ میں دہشت گردی ہوئی ہے۔'' ہم نے کہا تھا: یہ دہشت گردی نہیں بلکہ اللہ کے عذاب کا کوڑا برسا ہے۔ اس عذاب کی پہلی قسط تم نے وصول کر لی ہے اور اگلی قسطیں وصول کرنے کے لیے اب تیار ہو جاؤ!۔ الحمد للہ! دیکھ لو، پے در پے اب قسطیں وصول کر رہے ہیں۔

امریکہ، معاشی بدحالی اور لاشوں کے تحفے وصول کرتا رہے گا:

- افغانستان کے اندر گیارہ ستمبر کو جو ہوائی کمپنیاں گرانٹ ہوئی تھیں۔ اپنے جہاز اتارے تھے، وہ ساری بڑی بڑی کمپنیاں اُسی طرح بند پڑی ہیں۔ اس کا بیڑہ غرق ہو رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج تک ان میں سے کوئی جہاز فلائی اُوور نہیں کر سکا۔

- اس کے بعد یہ امریکہ ہمیشہ عربیوں کے پیسے پر پلا کرتا تھا۔ عربوں نے اپنا پیسہ روک لیا ہے، اب اپنا نکلوا رہے ہیں۔
- پھر سعودی عرب میں اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ ہو رہا ہے۔
- امریکہ میں بڑے بڑے سرمایہ کار سب یہودی تھے۔ جو یورپ سے اُٹھ کر سعودی عرب تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ جب یہ حالات پیدا ہوئے تو تمام یہودی اپنا سرمایہ لے کر واپس یورپ آ رہے ہیں۔ یا پھر کینیڈا میں پناہ لے رہے ہیں۔
- پھر امریکہ نے اپنے ملک میں تیس سال کے لیے تیل ذخیرہ کیا تھا۔ بکواس کیا کرتا تھا، تیس سال تک ایک لیٹر بھی تیل نہ ملے تو میرا ملک اسی طرح چلتا رہے گا۔ گزشتہ رمضان میں کوئی اللہ کا بندہ اس کے تیل کے ذخائر تک بھی پہنچ گیا۔ اُس نے تیل کے ذخیروں کو آگ لگا دی، ایک مہینہ چھ دن تک اس کے ذخیرے جلتے رہے، آگ بند نہیں کر سکا۔ سارا تیل جل کر ہواؤں میں، بادلوں میں تحلیل ہو گیا۔
- آگے سنیے! یہ پہلی جنگ ہے جس کے اندر امریکی قتل ہو رہے ہیں امریکہ کا سرمایہ خرچ ہو رہا ہے۔

اپنے خون کے ساتھ گہری لکیریں کھینچ دیں گے:

میرے بھائیو! آیئے! اللہ کی قسم، یہ امریکی ایک رکاوٹ ہیں، ایک دن آئے گا یہ بھی ہٹ جائے گی۔ یہ رکاوٹ ہمارے لیے نئی رکاوٹ نہیں ہے۔

- پیارے پیغمبر ﷺ نے میدانِ بدر میں تین سو تیرہ صحابہ لائے تھے...... رکاوٹ ڈالنے والے ایک ہزار تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے رکاوٹ کو پاش پاش کیا، راستہ لیا، اگلی منزلوں پہ قدم رکھا۔
- اُحد کا میدان سجایا جاتا ہے۔ رکاوٹ ڈالنے والے تین ہزار ......اور رکاوٹ توڑنے والے سات سو تھے۔ رکاوٹ توڑی، راستہ بنایا اور آگے بڑھ گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- خندق کے میدان میں رکاوٹ ڈالنے والے دس ہزار تھے...... رکاوٹ دور کرنے والے تین ہزار تھے۔ اللہ نے راستہ ہموار کیا، صحابہ آگے بڑھتے چلے گئے۔
- جنگ موتہ میں رکاوٹ ڈالنے والے دو لاکھ تھے..... اور رکاوٹ توڑنے والے صرف تین ہزار۔ مسلمانوں نے اس رکاوٹ کو توڑا، راستہ لیا اور آگے چلتے بنے۔
- سلطان صلاح الدین ایوبی ﷫ اکیلا میدانِ اَقع میں مٹھی بھر ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ رکاوٹ ڈالنے والے بائیس ملکوں کے عیسائی جنگجو آئے۔ اس رکاوٹ کو توڑنے والا اکیلا شیر تھا۔ رکاوٹ کو پاش پاش کیا۔ عیسائیت کے بت گرائے، عیسائیوں سے بیت المقدس بھی چھین لیا اور اگلی منزلوں کی جانب بڑھ گئے۔
- جی ہاں، ابھی کل کی بات ہے، روس بھی افغانستان میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے آیا تھا۔ اپنے ساتھ ایک لاکھ فوج، ہزاروں ٹینک، ہزاروں توپیں، ہزاروں گن شپ ہیلی کاپٹر، گیارہ سو جنگی جہاز لے کر میدانِ افغانستان میں کودا تھا۔ دس سال تک مار ہی کھاتا رہا۔ افغانیوں نے روسیوں کو خوب قتل کیا۔ بچے کھچے بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ اللہ اکبر
- کشمیر کے اندر رکاوٹ ڈالنے والے آٹھ لاکھ ہندو فوجی ہیں۔ مجھے وہ دن بھی یاد ہے جب لشکر طیبہ کا پہلا قافلہ 1990ء میں وادی کشمیر کی طرف لانچ ہو رہا تھا ان ساتھیوں نے پاکستان کی آخری چوٹی پہ کھڑے ہو کر ایک بات کہی کہ ''ہم زندہ رہیں یا شہید ہو جائیں اپنے خون سے ساتھ اتنی گہری لکیریں کھینچ دیں گے کہ ان خونی لکیروں کو دیکھتے ہوئے ہمارے پیچھے چلنے والے مجاہدین کے قافلے دہلی کے قلعوں تک پہنچ جائیں گے، آج الحمد للہ مجاہدین پہنچ گئے! اللہ اکبر......

میں یہ بھی عرض کردوں کہ اللہ کی راہ میں کٹنا مرنا، قربانیاں پیش کرنا، خون بہانا، قید و بند کی صعوبتیں سہنا، یہ ہم مسلمان مجاہدوں کا شیوہ ہے۔ ہم ان چیزوں سے گھبرانے والے نہیں ہیں۔ اللہ کی قسم، امریکیو! ایک دن ہم زخم کھاتے ہوئے، کٹتے مرتے ہوئے، کافروں کی گردنیں اتارتے ہوئے ان شاء اللہ، اللہ کی توفیق سے وائٹ ہاؤس تک پہنچ کر دم لیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10

دعا کی فضیلت

- دعا کی اہمیت وفضیلت
- نیک اعمال کا وسیلہ قبولیت دعا کے لیے بہترین ذریعہ ہے
- کن لوگوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں؟
- مجاہدین فی سبیل اللہ کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ...... اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ، وَ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٍ وَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ﴾ [المؤمن: ٦٠/٤٠]

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ :اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ

(ابوداؤد: ١٤٧٩، والترمذی: ٢٩٦٩، ابن ماجۃ: ٣٨٢٨) أو کما قال رسول اللہ ﷺ

''اور کہا آپ کے رب نے، مجھ سے دعائیں مانگو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔''

پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: ((اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ)) ''دعا ہی عبادت ہے۔''

دعا کی اہمیت وفضیلت:

تلاوت کردہ اس آیت کریمہ اور پڑھی گئی اس حدیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دعا ایک عبادت ہے۔ اس عبادت کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے، کہ اللہ رب العزت نے دنیا میں سب سے پہلے انسان جناب آدم علیہ السلام کو پیدا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا، تو انھیں جو سب سے پہلے عبادت سکھلائی گئی وہ ایک دعا ہی تھی۔ جب غلطی کے نتیجے میں جنت سے نکال دیے گئے تو انھیں یہ کلمات سکھلائے گئے:

﴿قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۔ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [الأعراف : ٧/٢٣]

دعا کی اہمیت کے لیے پیارے پیغمبر ﷺ کی زندگی کو دیکھا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے: صبح بیدار ہونے کی دعا...... پھر بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا...... مسجد میں داخلے اور نکلنے کی دعا...... گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا...... کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد کی دعا ......الغرض آپ ﷺ سے ہر موقع کے لحاظ سے کثیر دعائیں منقول ہیں۔

پھر دعا مانگنے کا طریقہ اور سلیقہ ہے۔ جامع ترمذی میں ایک روایت ہے: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے پیغمبر علیہ السلام مسجد میں تشریف فرما تھے، ایک شخص آیا، نماز پڑھی، نماز کے بعد فوراً اُس نے دعا کے لیے اٹھا دیے۔ پیارے پیغمبر ﷺ نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: '' عَجِلَ هٰذَا '' اس نے دعا مانگنے میں جلدی کی۔ پھر دوسرا شخص آیا، اُس نے نماز پڑھی، اللہ کی حمد وثنا بیان کی، درودِ ابراہیمی پڑھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص اب جو دعا کرے گا وہ قبول کی جائے گی۔'' [سنن أبي داود، حديث: ١٤٨١ و سنن الترمذي، حديث : ٣٤٧٧، وصححه الألباني]

معلوم یہ ہوا دعا مانگنے کا سلیقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ کی حمد وثنا، پھر نبی علیہ السلام پر درود پڑھا جائے۔ اس کے بعد دعا مانگی جائے۔

بسا اوقات ہم اپنے اللہ تعالیٰ سے کوئی مطالبہ کرتے ہیں تو جب وہ مطالبہ پورا نہیں ہوتا تو فوراً اگلا فتویٰ یہ ہوتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ مسند احمد کے اندر دعا کی قبولیت کی تین حالتیں موجود ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

① کبھی کوئی دعا مانگنے والا اپنے اللہ سے دعا کرتا ہے تو اُس کا مطالبہ پورا کر دیا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دعا مانگنے والا اپنے اللہ سے مانگتا چلا جارہا ہے، جو مانگ رہا تھا وہ مطالبہ تو پورا نہیں ہوا، البتہ جس قدر دعا کی، اُسی قدر کسی مصیبت کا خاتمہ کر دیا گیا۔

(۳) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہ مطالبہ پورا ہوا اور نہ ہی آنے والی مصیبت کا خاتمہ ہو۔ تو ایسی دعا آخرت کے لیے ذخیرہ کر لی جاتی ہے۔ آخرت میں اُس کا اجر مل جائے گا۔

پہلی حالت کی پھر دو قسمیں ہیں: کوئی اپنے اللہ سے مطالبہ کرتا ہے تو فوراً وہ مطالبہ پورا کر دیا جاتا ہے اور کبھی قبولیت میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس کی مثالیں صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ جیسا کہ ایک روایت ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ایک عورت جب بھی میرے پاس بیٹھتی دیر تک باتیں کرتی چلی جاتی۔ ہر دفعہ اپنی گفتگو کے اختتام پر یہ جملہ کہہ اٹھ جاتی ''پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے کمر بند والے دن کافروں سے نجات عطا کی۔''

فوری دعا کی قبولیت کا ایک نمونہ:

سیدہ عائشہ فرماتی ہیں: ایک دن میں نے اس عورت کو روک لیا اور پوچھا بہن! جب بھی میرے پاس بیٹھتی ہو یہ الفاظ ضرور بولتی ہو، بتلاؤ اس میں راز کیا ہے؟ اس عورت نے بتلایا کہ میں کافروں کے ملک میں رہتی تھی، کافروں کے ایک قبیلے کی لونڈی تھی، قبیلے والوں نے مجھے آزاد کر دیا، میں انہی کے ساتھ ہی رہائش پذیر تھی کہ ایک دن کیا ہوا؟ ان کی ایک عورت کی شادی ہوئی۔ پانی کے چشمے پر غسل کے لیے گئی۔ اس نے اپنا قیمتی کمر بند جو سرخ تسموں کا بنا ہوا تھا، اتار کر رکھ دیا، (آج بھی قبائلی علاقوں میں عورتیں سونے چاندی کا کمر بند استعمال کرتی ہیں، بلکہ ابھی سعودیہ جانے کا اتفاق ہوا تو پتہ چلا کہ آج بھی عرب خواتین قیمتی کمر بند استعمال کرتی ہیں، نہ جانے اس کا مقصد کمر کو دبلا رکھنا ہوتا ہے یا کچھ اور......؟) ایک چیل آئی، کمر بند چونکہ سرخ تسموں کا بنا ہوا تھا، اسے گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اٹھا کر بھاگ گئی۔

قبیلے والوں نے مجھ پر چوری کا الزام لگایا اور پکڑ لیا، مارا پیٹا اور تشدد کیا، میں بار بار یقین دہانی کرواتی رہی کہ میں نے تمہاری چوری نہیں کی۔ لیکن قبیلے والوں میں میری بات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سننے والا تھے، نہ کوئی یقین کرنے والا۔ کوئی میری بات سننے کے لیے تیار نہ تھا، بس مارتے پیٹے جا رہے تھا۔ کہتی ہے کہ میں نے اس بے بسی کے عالم میں اپنی دعا کا رُخ اُس طرف کیا جس طرف بے بس، لاچار، پریشان اور مصیبت زدہ لوگ کیا کرتے ہیں میں نے کہا اللہ ....!! تو جانتا ہے میں نے ان کی چوری نہیں کی لیکن یہ لوگ مجھے جان سے ہی مار ڈالیں گے۔

یہ عورت کہتی ہے کہ ابھی میری دعا کے الفاظ مکمل نہ ہوئے تھے چیل دوبارہ فضا میں نمودار ہوئی۔ اور اس نے سارے قبیلے والوں کے سامنے کمر بند گرا دیا، قبیلے والوں نے اٹھا لیا۔ کہتی ہیں جب ان کا کمر بند مل گیا میں نے ان کے ملک کو چھوڑنے کا ارادہ کر لیا، میں ان کا ملک چھوڑ کر چل دی۔

دیکھیے: عورت ذات ہے..... چوری کا الزام ہے..... مار پٹائی ہوئی ..... ملک چھوڑ کر جا رہی ہے..... منزل نامعلوم ہے..... کہاں جانا ہے کچھ پتہ نہیں..... چلتے چلتے وہ عورت مدینۃ النبی میں محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جاتی ہے اور اسلام کی دولت سے مال ہو جاتی ہے۔ بظاہر اتنی بڑی مصیبت نظر آتی ہے لیکن اس مصیبت کی گھڑی میں اللہ کی طرف سے چھپی ہوئی خیر یہ تھی کہ اللہ نے کفار سے نجات دلا کر اسلام کی دولت سے مالا مال کرنا تھا۔ میرے بھائیو! بسا اوقات مصیبتوں کے اندر بھی اللہ کی طرف سے خیر ہوا کرتی ہے۔ بندہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے اچھائی کیا اور برائی کیا۔

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾

[البقرة: ٢/ ٢١٦]

بہر حال وہ عورت اللہ کے نبی ﷺ کے پاس پہنچ گئی، اسلام قبول کر لیا، پیارے پیغمبر ﷺ نے اس عورت کو اہمیت یہ دی، کہ مسجد نبوی میں اس کے لیے خیمہ لگا کر رہائش عطا کر دی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس واقعہ سے یہ مسئلہ بھی ثابت کیا ہے کہ اگر فتنے کا ڈر نہ ہو تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت مسجد کے اندر رہائش بھی رکھ سکتی ہے۔

خیر وہ عورت اپنے رب کے سامنے اپنے ہاتھ دراز کرتی ہے، دعا مانگتی ہے اور فوراً اس کا مطالبہ پورا کردیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ بسا اوقات مصیبتوں اور پریشانیوں کے اندر بھی اللہ کی طرف سے خیر چھپی ہوتی ہے۔

امریکہ بظاہر بہت بڑی مصیبت نظر آرہا ہے۔ وہ ہزاروں کلومیٹر دور سے پرواز کرتے ہوئے آیا، افغانوں کو برباد کیا، اور عراقیوں کی عزتوں کو پامال کیا۔ لیکن شاید ان حالات میں سے میرا اللہ یہ خیر نکالنا چاہتا ہے کہ یہ بدبخت سانپ اپنی بل سے نکل کر آج میدان میں آیا، اور الحمد للہ! آج مجاہدین کے ہاتھوں میں ہے۔ ان شاء اللہ اس کے بربادی کے راستے یہیں سے نکلیں گے۔ غلبہ اسلام کے لیے آسانیاں بھی یہیں سے ملیں گی۔

اے اللہ! تیرے نبی ﷺ کی امت کٹ گئی:

اللہ اکبر......! پچھلے دنوں اللہ تعالیٰ نے مجھے حرم میں جانے کا موقع دیا، وہاں ملتزم کے اوپر ایک شخص چمٹا ہوا تھا۔ بڑا سا طالبان والا ''پگڑ'' باندھا ہوا تھا، ایک ہی دعا کرتا چلا جا رہا تھا، اے اللہ! تیرے نبی (ﷺ) کی امت کٹ گئی، اس کے لیے کوئی محافظ کھڑا کردے ......اے اللہ! تیرے نبی ﷺ کی امت پھٹ (پارہ پارہ ہو) گئی، اس کے لیے کوئی محافظ کھڑا کردے۔ اے اللہ ہمیں غلبہ اسلام دیکھنا نصیب فرما۔ بلند آواز سے ایک ہی دعا کرتا چلا جارہا تھا۔ اللہ کی قسم! ملتزم میں جسے موقع مل جائے اسے یہ طمع ہوتی ہے کہ وہ اپنے لیے کوئی دعائے خیر کرے، لیکن لوگ اپنی دعائیں بھول کر اُس کی دعا پر آمین کہنے لگے۔ پرزور اخلاص سے وہ دعا کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے ضرور دعا کیا کرو۔ اللہ عطا بھی فرماتا ہے۔ ایک طرف یہ محنت اور مشقت، یہ کوشش، یہ قربانیاں......کوئی مال کی قربانی دے رہا ہے، کوئی جسمانی قربانی دے رہا ہے، کسی نے بیٹے قربان کیے، کوئی پوری اولاد لے کر آیا ہوا ہے۔

اللہ کی قسم! اپنے اللہ سے مانگ کر دیکھو! میرا اللہ ردّ نہیں کرتا۔ وہ ضرور سنتا ہے۔ کبھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ایسا ہوتا ہے کہ اپنے اللہ سے مانگا جاتا ہے تو فوراً مطالبہ پورا کر دیا جاتا ہے۔اور کبھی ایسے بھی ہوتا ہے کہ بندہ مانگتا چلا جاتا ہے۔

نیک اعمال کا وسیلہ پیش کیجیے:

صحیح بخاری کی وہ روایت کہ جس میں پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: پرانے وقتوں کی بات ہے، تین شخص محوسفر تھے، راستے میں بارش اور آندھی نے آلیا۔ایک غار میں گھس کر پناہ گزیں ہو گئے۔ایک پتھر اوپر سے لڑھکتا ہوا آیا اور غار کے دروازے پر آ کر رک گیا۔ تینوں نے مل کر مادی قوتیں صرف کیں، ہٹانے کی کوشش کی، لیکن ہٹا نہیں پائے۔پھر تینوں بیٹھ کر سوچنے لگے کہ کیا جائے؟

اب وہ تینوں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کرتے ہیں۔ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! میں بکریاں چرایا کرتا تھ، میرے والدین بوڑھے ہو چکے تھے۔میں جب بکریاں چرا کر پلٹ کے آتا، بکریاں کا دودھ نکالتا تو سب سے پہلے اپنے والدین کو پلایا کرتا تھا، ایک دن بکریاں لے کر دور نکل گیا تھا۔واپس آنے میں دیر ہوگئی تو اس وقت تک والدین سو چکے تھے۔میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور ان کے سر کے قریب سے کر کھڑا ہو گیا۔صبح تک والدین سوئے رہے۔ان کی نیند کی خرابی کے ڈر سے انھیں بیدار بھی نہ کیا اور میرے بچے بھوک سے بلک بلک کر میرے قدموں میں گر رہے تھے۔اور کہہ رہے تھے کہ ابو! ہمیں دودھ پلاؤ، ہمیں بھوک لگ رہی ہے۔اے اللہ! میں انھیں اس لیے دودھ نہیں پلا رہا تھا، کہ تیری رضا کے لیے پہلے اپنے والدین کو پلایا کرتا تھا۔نتیجہ یہ ہوا والدین رات بھر سوئے رہے، بچے بھی بھوک سے نڈھال ہو کر یونہی سو گئے۔

صبح والدین بیدار ہوئے، انھیں دودھ پیش کیا پھر اپنی اولاد کو دودھ پلایا۔اے اللہ! میں نے صرف تیری رضا کے لیے یہ نیکی کی تھی اگر تیری بارگاہ میں قبول ہے تو آج ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پتھر تھوڑا سا پیچھے ہٹ جاتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا شخص بھی اپنی ایک نیکی کا وسیلہ پیش کرتا ہے، کہ اے اللہ! میں نے ایک مزدور رکھا تھا، سارا دن اُس نے مزدوری کی، شام کو اس کا معاوضہ دینے لگا تو اُس نے رقم کم ہونے کی وجہ سے لینے سے انکار کر دیا، میں نے وہ سرمایہ (مزدوری والی رقم) کاروبار میں لگا دیا۔ اس کے مال میں بہت زیادہ برکت آئی۔ ایک دن وہ کسی سخت ضرورت کے تحت واپس پلٹ کر آیا، اور اپنی رقم کا مطالبہ کیا، تو میں نے اُسے کہا کہ یہ تمام مویشی، بھیڑ بکریاں اور کاروبار سب کچھ آپ کا ہے، لے جاؤ۔ اس نے کہا: میں ایک مزدور آدمی ہوں، غریب ہوں میرے ساتھ مذاق مت کرو۔ میں نے کہا یہ مذاق نہیں، میں نے آپ کے ایک دن کی مزدوری کاروبار میں لگا دی، اللہ نے برکت ڈال دی۔ اللہ اکبر......

اے اللہ! یہ سب کچھ میں نے تیری رضا حاصل کرنے کے لیے سب کچھ اُس کے حوالے کر دیا تھا۔ آج اگر وہ نیکی تیری بارگاہ میں قبولیت کا درجہ رکھتی ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔

پھر تیسرے شخص نے بھی اسی طرح اپنی کسی نیکی کا حوالہ پیش کیا۔ کہ میں فلاں عورت کے ساتھ تعلقات قائم کرنا چاہتا تھا، تمام وسائل و ذرائع موجود تھے، تمام حالات میرے مطابق تھے، لیکن میں نے تیری رضا کی خاطر اُسے چھوڑ دیا تھا، پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا، تینوں نے اپنی نیکیوں کا وسیلہ پیش کر کے دعائیں کیں تو وہ پتھر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جو موت کے منہ بیٹھے تھے، اب زندگی کی بہاریں لوٹتے ہوئے وہاں سے جا رہے تھے۔

میرے بھائیو! اللہ کی رضا کے لیے کوئی نیکی کی ہو تو اس کا وسیلہ دے کر بھی دعا کیجیے، پھر اللہ کی مدد کے نظارے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیجیے گا۔

دعا کی تیسری قسم یہ ہے کہ کوئی شخص زندگی میں دعا کرتا چلا جاتا ہے، لیکن وہ مطالبہ اس کی زندگی میں پورا نہیں کیا گیا، اس کی مثال سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ زندگی بھر ایک دعا کرتے رہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ [البقرۃ : ۲/ ۱۲۹]

اے اللہ میری اولاد میں سے کوئی ایسا نبی بھیج جو تیری کتاب پڑھ پڑھ کر سنائے، ان کا تزکیہ نفس کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ، پھل اور ثمر ہوں اور یہ دعا دو ہزار سال قبل مانگی تھی۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا درمیانی فاصلہ دو ہزار سال کا ہے۔ دو ہزار سال قبل کی گئی دعا کی قبولیت میں اتنا لمبا عرصہ بیت جاتا ہے۔ ہم لوگ آج دعا مانگتے ہیں کل پریشان ہو جاتے ہیں کہ میری تو سنتا ہی نہیں ہے۔ اللہ اکبر......

میرے بھائیو! اپنے رب سے مانگتے چلا جایا کرو۔ مانگتے ہی چلے جایا کرو۔ دعا کبھی بھی رد نہیں ہوتی۔ قبولیت کی تینوں حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں قبول ہو چکی ہوتی ہے۔

اللہ بڑا بے نیاز ہے، اُسے کون پوچھنے والا ہے؟

اللہ تعالیٰ جس کی چاہے دعا قبول کر لے، جس کی چاہے رد کر دے، اُسے کون پوچھنے والا ہے۔ صحیح مسلم میں یہ روایت موجود ہے، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں کی تھیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ اے اللہ میری امت کے اندر ایسا سیلاب مت بھیجنا، جس کے سبب میری ساری امت ختم ہو جائے۔ دوسری دعا یہ کہ: اے اللہ! میری امت پر ایسا قحط مت ڈالنا جس سے ساری امت مر جائے۔ تیسری دعا یہ کی کہ آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری پہلی دونوں دعائیں قبول ہو گئیں، کہ ایسا سیلاب نہیں آئے گا، ایسا قحط بھی نہیں آئے گا، جس کے نتیجے میں ساری امت ہی مر جائے۔ لیکن تیسری دعا اللہ تعالیٰ نے رد کر دی، آپس میں لڑتے رہیں گے، جھگڑے ہوتے رہیں گے۔ اللہ اکبر......

میرے بھائیو ذرا غور کیجیے......! پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں مانگیں، دو قبول کر لی گئیں، ایک رد کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے، اگر دعا قبول کرنے پر آئے تو اُس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافرہ عورت کی دعا قبول کرلے، اگر رد کرنے پر آئے تو آخری نبی ﷺ محمد الرسول اللہ ﷺ کی ٹھکرا دے۔ اُس اللہ کو کون پوچھنے والا ہے؟

کچھ ایسے لوگ ہیں جن کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ اسی طرح کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں پر دعائیں زیادہ قبول کی جاتی ہیں۔

کن لوگوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں؟

① لوگوں میں سے ایک مسافر ہے، جس کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دورانِ سفر دعا کرتا ہے جب اس کے بالوں پر مٹی پڑی ہوئی ہے، کپڑے گرد آلود ہیں، اپنے اللہ سے مانگ رہا ہے، اُس کا اللہ اُس کی دعا قبول کر لیتا ہے۔

② مظلوم شخص کی دعا بھی زیادہ قبول ہوتی ہے۔ جب ظالم کے خلاف بددعا کرتا ہے۔ پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا اُس مظلوم شخص کی دعا رد نہیں کی جاتی، ظالم کے خلاف اُس کی دعا عرش کے ساتھ جا کر ٹکراتی ہے۔ اس لیے کسی پر ظلم کرنے سے بچنا چاہیے۔

③ ان لوگوں میں سے مجاہد فی سبیل اللہ ہے جو میدانِ قتال و جہاد کے اندر برسرپیکار ہے اور

④ حاجی جو بیت اللہ کے اندر کھڑا ہو کر دعائیں کرتا ہے۔ ان لوگوں کی دعائیں بھی زیادہ قبولیت کا درجہ رکھتی ہیں۔

لیکن ایک بات ذہن نشین کر لینی چاہیے، اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے کہ اگر کوئی شخص بیت اللہ میں کھڑا ہو کر اس حال میں دعا مانگ رہا ہے کہ بال گرد آلود ہیں، کپڑوں پر بھی مٹی پڑی ہوئی ہے۔ لیکن کھانا پینا اور لباس حرام کا استعمال کر رہا ہے، تو یہ کہہ کر اُس کی دعا رد کر دی جاتی ہے: تیرا کھانا حرام کا، تیرا پینا حرام کا، تیرا لباس حرام کے پیسوں کا، تیری دعا کیونکر قبول ہوگی۔ اللہ اکبر......

پانچ سالوں پر محیط سفرِ حج:

میں نے مدارک التنظیم کے حوالے سے ایک واقعہ پڑھا، کہ یاسین ابن اسحاق (ایک محدث گزرے ہیں) کہتے ہیں، کہ میں حج بیت اللہ کے لیے گیا، طواف کی تیاری میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصروف تھا کہ ایک بزرگ کو دیکھا، کہ وہ بھی طواف شروع کرنے لگے ہیں تو میں جلدی سے اُن کے قریب ہوا تاکہ اُس بزرگ کے ساتھ مل کر طواف کیا جائے۔ پھر ان سے تعارف بھی کیا جائے گا، جو مقاصد حج میں سے ایک مقصد ہے۔ کہتے ہیں میں قریب ہوا تو بزرگوں نے مجھ سے پوچھ لیا کہ بیٹے! کتنا سفر کر کے گھر سے آئے۔ کتنی دیر سے بیت اللہ میں آئے۔ میں نے کہا بابا جی! میں نے پانچ سال مسلسل سفر طے کیا، آج بیت اللہ میں پہنچا ہوں۔ کہتے ہیں، یہی سوال میں نے اُس بزرگ سے پوچھا، کہ بابا جی آپ گھر سے کب چلے تھے؟

بابا جی فرماتے ہیں: بیٹے! میں جب گھر سے نکلا تھا تو میرے سر اور داڑھی کے بالوں میں ایک بال بھی سفید نہیں تھا۔ آج سارے کے سارے سفید ہو چکے ہیں، اتنا دور دراز کا سفر طے کر بیت اللہ میں آیا ہوں۔

پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی دور دراز کا لمبا سفر طے کر کے بیت اللہ میں کھڑا ہو کر اس حال میں دعا مانگتا ہے تو یہ کہہ کر اُس کی دعا ردّ کر دی جاتی ہے کہ تیرا کھانا حرام کا...... تیرا پینا حرام کا...... تیرا لباس حرام کے پیسوں کا۔ اللہ اکبر......

میرے بھائیو! میں عرض کر رہا تھا، ان لوگوں میں ایک شخص مجاہد فی سبیل اللہ بھی ہے۔ جامع ترمذی میں یہ روایت موجود ہے، پیارے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا: جب ایک طرف سے مجاہدین کی صفیں درست ہو چکی ہوں، اور کافروں کی طرف سے صفیں درست ہو چکی ہوں اور معرکہ شروع ہو چکا ہو، یا ہونے والا ہو، اُس وقت میدانِ جہاد و قتال کے اندر کوئی مجاہد اپنے اللہ سے دعا مانگتا ہے، تو وہ دعا ردّ نہیں کی جاتی، قبول کی جاتی ہے۔

مجاہدین کی دعائیں قبول ہوئیں:

کشمیر سے آنے والے غازی بھائیوں نے مجھے دو معرکوں کی داستان سنائی، آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے بتایا: ایک دفعہ ہم چھ بھائیوں نے تہجد کی نماز ادا کر کے سفر شروع کیا۔ راستے میں فجر کی نماز کا وقت ہوا، چٹیل میدان میں نماز پڑھنا شروع کر دی۔ کہتے ہیں: سخت سردی کا موسم تھا، جب ہم نے سلام پھیرا تو چاروں طرف سے انڈین آرمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے گھیر رکھا تھا، کیفیت یہ تھی کہ اب محفوظ راستہ کی کوئی جگہ دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ جہاں ہم دفاع کے لیے پوزیشن لے سکیں۔ ہم نے اپنے امیر سے کہا، امیر صاحب چاروں طرف انڈین آرمی کا گھیرا ہے کیا حکم ہے؟امیر نے کہا: ساتھیو! یہ سامنے چشمہ بہہ رہا ہے، اس چشمے سے میں کئی مرتبہ گزرا ہوں اس کا چشمے کا پانی ہمارے یہاں (کمر) تک آئے گا۔ آج معرکہ اس چشمے میں کھڑے ہو کر لڑیں گے۔

بھائیوں نے بتایا: ہم جلدی سے اپنی گنیں اٹھا کر چشمے میں داخل ہو گئے، لیکن تھوڑی دیر میں یہ احساس ہوا کہ ہم پہلے سے بڑی غلطی کر چکے ہیں، پہلے کم از کم فائر کرنے کے لیے ٹریگر پر ہماری انگلی حرکت کرتی تھی لیکن اب تو کیفیت یہ ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد خون جم جائے گا اور اسلحہ ہاتھ سے گر جائے گا۔ پانی اس قدر ٹھنڈا ہے کہ ہمارے جسم برف کی طرح جم جائیں گے۔ ہم نے امیر صاحب سے کہا: کہ اس چشمے کا پانی شدید ٹھنڈا ہے کیا کیا جائے؟ امیر نے کہا: ساتھیو! اپنے اللہ سے مدد طلب کرو۔ میرا اللہ آج بھی قادر مطلق ہے، جس نے بدر کے مقام پر ان کمزور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدد کی تھی وہ آج ہماری بھی ضرور مدد کرے گا۔ ہمارے پاس اس جگہ کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہیں ہے۔ جہاں ہم کھڑے ہو کر لڑ سکیں۔ کہتے ہیں ہم نے اپنے اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھا دیے، دعا شروع کر دی۔

اللہ کی قسم! اللہ کی مدد یوں شامل حال ہوئی کہ انڈین آرمی نے پوڈر پھینک کر چشمے کو آگ لگا ڈالی۔ ہم نے پانی کو جھٹکا دیا، آگ کو اپنے چاروں طرف کر لیا۔ وہی پانی جو شدید ٹھنڈا تھا، اور ہمارے جسموں کو منجمد کر رہا تھا، اب کیفیت یہ تھی کہ مجاہدین نشانے پہ نشانہ لے کر انڈین آرمی پہ فائر کر رہے تھے۔ دن بھر معرکہ جاری رہا۔ شام ہوئی رات کا اندھیرا چھایا۔ اس وقت تک ہمارے دو بھائی اللہ کے ہاں اپنی قربانیاں پیش کر چکے تھے۔ چار بھائی وہاں سے نکل گئے۔ اگلے دن اخبارات نے لکھا: اَسّی ہندو فوجی مارے گئے۔ اور دو مجاہد شہید ہو گئے، چار نکل جانے میں کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ۔

میرے بھائیو! اگر کوئی میدانِ جہاد و قتال میں اللہ کی مدد مانگتا ہے، سوال کرتا ہے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد فرماتا ہے۔

دوسرا واقعہ سناتے ہوئے بھائی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ ہم پانچ ساتھی تھے۔ راستے میں ہماری انڈین آرمی سے مڈبھیڑ ہوگئی، یہ معرکہ چھتیس گھنٹے تک جاری رہا۔ کہتا ہے، چار ساتھی شہید ہو چکے تھے، میں اکیلا باقی تھا اور میں بھی اپنی ٹانگ میں اور سینے کی دائیں جانب گولی لگنے سے زخمی پڑا تھا۔ دو گولیاں سر کے بال چھوتے ہوئے ہلکا سا زخم کرتی ہوئی چلی گئیں۔ میں نے اپنی گن مضبوط چٹان کی اوٹ میں رکھی، دو رکعت نماز شروع کر دی۔ اس سوچ کے ساتھ کہ شہادت سے قبل دو رکعت نماز ہی ادا کر لی جائے۔ کہتا ہے جب میں نے سلام پھیرا، کچھ خون بھی بہہ چکا تھا اور مجھے پیاس نے بھی نڈھال کر رکھا تھا۔ میں نے اس انڈین آرمی کے محاصرے کے اندر پانی ڈھونڈنے کی کوشش کی، لیکن پانی نہیں مل رہا تھا۔

بھائی کہتا ہے، پھر میں نے اپنے ہاتھ اللہ کے سامنے بلند کیے اور کہا: اے اللہ! تو بہت خوب جانتا ہے کہ تیری رضا کے لیے نکلے تھے، آج میں پیاسا ہوں، پانی پی کر تیرے دشمنوں کے خلاف لڑنا چاہتا ہوں۔ کہتا ہے کہ بادل تھوڑے فاصلے پر جھانک رہے تھے۔ بادل آئے، پانی برسایا، ایک گڑھے میں پانی رک گیا۔ میں نے دونوں ہاتھوں میں پانی لیا، منہ میں ڈالا۔ لیکن منہ زخمی ہونے کی وجہ سے پانی نہ پی سکا۔

میں نے سوچا کہ شہادت سے پہلے امیر محترم کو معرکے کی مکمل تفصیلات بتا دوں، جلدی سے وائرلیس سیٹ اٹھایا، سیٹ آن کیا۔ اپنے امیر کو بتلایا کہ چار شہید پڑے ہیں۔ میری کیفیت یہ ہے۔ امیر محترم نے کہا: جب تک زندہ رہو، گن (ہتھیار) مت پھینکنا، ہم آپ کے پاس آ رہے ہیں۔ وہ وہاں سے چلے، باہر سے آ کر زبردست حملہ کیا، مجھے وہاں سے نکالا۔

آپ کو یاد ہوگا اس بھائی نے ایک اجتماع میں گفتگو کرتے ہوئے یہ واقعہ خود سنایا تھا۔

دو سال تک یہ بھائی (ابو بلال) زیر علاج رہا۔ اللہ نے اسے صحت یاب کیا تو پھر کشمیر چلا گیا۔

میرے بھائیو! کوئی اپنے اللہ سے مانگتا ہے تو اُسے ضرور ملتا ہے، خاص مقامات میں سے ایک میدانِ جہاد بھی ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جہاد کے میدان میں مانگی ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ رد نہیں ہوتیں۔'' آپ ہر وقت جہاد کے کام میں مشغول و مصروف ہیں۔ اپنے اللہ سے مخلص ہو کر مانگ کر دیکھو، اپنے اللہ سے تعلق جوڑ کر دیکھو۔ دراصل آج ہم اپنی کوتاہیوں کی طرف نظر دوڑاتے نہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور ہم سستی کر جاتے ہیں۔ سب سے پہلے اپنی کوتاہیاں دور کی جائیں۔ اپنے اللہ سے مضبوط تعلقات جوڑے جائیں۔ پھر اپنے اللہ سے مانگا جائے۔ میرا اللہ ضرور سنتا ہے اور ضرور قبول فرماتا ہے۔

میری آپ سے التماس یہ ہے کہ اپنے اللہ سے مانگنا بھی چاہیے اور ساتھ اس کے ساتھ کام کے لیے محنت اور مشقت کرنی چاہیے۔ اپنے کام کو بہتر سے بہتر بنانا چاہیے۔ اللہ رب العزت ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11

نفس کی شرارت

- تزکیہ نفس کا معیار= اطاعت الٰہی کا التزام اور معصیت الٰہی کا انکار
- اللہ سے محبت رکھنے والے چھوٹی کوتاہی بھی گوارا نہیں کرتے۔
- اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسے گہرا ہو؟
- میدانِ جہاد میں اللہ کی مدد و نصرت کے نظارے
- اصل تزکیہ نفس میدانِ جہاد میں ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ...... اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ، وَ خَیْرَ الْھُدٰی ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٍ وَ کُلُّ بِدْعَۃٌ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ:

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴾ [البقرۃ: ۲/ ۲۰۸]

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُّنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ ...... [رواہ مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان کون النھی عن المنکر من الإیمان......، رقم: ۷۸- (۴۹)]

أو کما قال رسول اللہ ﷺ!

''اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، شیطان کے نقش قدم پر مت چلو، وہ تمہارا اعلانیہ دشمن ہے۔''

جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُّنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ)) جو کوئی تم میں سے کسی برائی کو دیکھے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ روک دے۔ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو، تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے۔ حالات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہوں کہ زبان سے بھی نہ روک سکے تو کم از کم اُس برائی کو دل سے برا جانے۔ اُس برائی کا حصہ نہ بنے۔ دل سے کسی برائی کو برا جاننا اور ہاتھ اور زبان سے نہ روکنا، یہ کمزور ترین ایمان ہے۔ صحیح مسلم کے اندر یہ حدیث موجود ہے۔

یہ سن کر نوجوان کا چہرہ زرد پڑ گیا:

اسی طرح صحیح بخاری میں ایک حدیث موجود ہے، محمد رسول ﷺ کے ایک صحابی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک نوجوان آیا اور عبد اللہ بن عباس سے گزارش کی: اے ابن عباس! میں اپنے ہاتھ سے روزی کماتا ہوں۔ کیا یہ میرے لیے جائز ہے چونکہ میں اپنے ہاتھ سے محنت کرتا ہوں۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا، بھائی! کیا کام کرتے ہو۔ کہنے لگے، میں اپنے ہاتھ سے تصویر سازی کا کام کرتا ہوں، اُس کے عوض جو قیمت ملے اُسی سے میرا گزر بسر ہوتا ہے۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: اللہ کے بندے! تصویر بنانا تو حرام ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص کسی جاندار کی تصویر بنائے گا قیامت کے دن اللہ اُس سے کہیں گے: اب اس میں روح ڈال اور وہ اُس وقت تک عذاب میں مبتلا رہے گا جب تک روح نہ ڈال لے۔ اور تصویر میں روح کون ڈال سکتا ہے؟ کبھی روح نہیں ڈال سکے گا۔ اُس نوجوان کا چہرہ زرد ہو گیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھنے لگا، کیا میری یہ کمائی، روزی اور کاروبار حرام ہے؟

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''ہاں، کسی جاندار چیز کی تصویر بنانا اور اُس کے عوض پیسے وصول کرنا حرام ہے۔'' اب ذرا غور کیجیے! ''یہ سن کر نوجوان کا چہرہ زرد پڑ گیا۔''

تزکیہ نفس کا مفہوم کیا ہے؟

نوجوان ساتھیو! آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دن میں درجنوں گناہ کرتے چلے جاتے ہیں اور ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ ہمارا یہ کام غلط ہے، اللہ کی شریعت کے خلاف ہے، اللہ کے دین کی مخالفت ہے، نافرمانی کا کام ہے، لیکن ہم باز آنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ نفس کی شرارتوں سے بچا جائے، محفوظ ہوا جائے اور غلط

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں کو چھوڑ دیا جائے۔تزکیہ نفس کی علامت کیا ہے؟ کہ پتہ چل جائے میرا کاروبار، میرا کام، میرا عمل اللہ کی شریعت کے خلاف ہے، اللہ کی نافرمانی ہے لہٰذا اِسے چھوڑ دیا جائے۔

آپ نے غور فرمایا کہ ایک صحابی،عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی،وقت کے محدث اور مفسر قرآن ہیں) سے پوچھتے ہیں کیا میرا یہ کام حرام ہے؟ کیا میرا یہ کاروبار ناجائز ہے؟ کہا: ہاں! اس کے عوض ملنے والی روزی حرام ہے۔ سنتے ہی چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ پوچھتے ہیں:''اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ فرمانے لگے، میرے بھائی ! اگر تصویریں بنانا آپ کی مجبوری ہے تو کسی جاندار کی تصاویر مت بناؤ بلکہ درختوں کی بنالو، عمارتوں کی بنالو، کسی پہاڑ یا چٹان، پودے یا پھل کی تصویر بنالو۔ غیر جاندار چیز کی تصویر بنالیا کرو۔

اب ذرا غور کیجیے! آج اگر میرے اندر کوئی کوتاہی ہے، مجھے معلوم بھی ہو جاتا ہے کہ یہ اللہ کی شریعت کے خلاف ہے لیکن اس کے باوجود میں اُس کوتاہی کو کرتا چلا جاتا ہوں۔ اُس کوتاہی کو چھوڑنے کی بجائے اُس پر جواز تلاش کرتا ہوں کہ یہ کسی طرح حلال ہو جائے؟ کبھی کسی مولوی کے پاس، کبھی کسی مفتی کے پاس، کبھی تیسرے عالم کے پاس جاتا ہے، پوچھتا ہوں کیا میرا یہ سود کے کاروبار پر کسی طرح سے حلال کا ٹھپہ لگایا جا سکتا ہے؟ کیا کوئی مفتی، کوئی شیخ الحدیث، کوئی فقیہ، کوئی مجتہد، کوئی محدث یا کوئی مفسر اس سودی کاروبار کو حلال اور جائز قرار دے سکتا ہے؟ ایسا کاروبار چھوڑنے کی بجائے جواز کے فتوے تلاش کرنا شروع کر دیتا ہوں۔

دنیا وآخرت کا بدبخت ترین انسان:

اسی طرح داڑھی کا ہی عمل لیجیے! اگر کسی داڑھی کاٹنے مونڈنے والے بھائی کو دعوت دیں کہ بھائی ! یہ کام تو شریعت کے خلاف ہے۔تو جواب ملتا ہے: کیا سارا اسلام اِسی داڑھی میں آ گیا۔؟ پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ((فَاعْفُوا اللِّحٰی)) اس داڑھی کو معاف کر دو، چھوڑ دو، مت کٹواؤ، مت منڈواؤ۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو داڑھی منڈے مجوسی آئے۔ان آگ کے پجاریوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے داڑھیاں منڈوا رکھی تھیں۔ پیارے پیغمبر ﷺ نے چہرۂ انور پھیر لیا۔ اور اُن سے پوچھا کہ تمھیں یہ داڑھی منڈوانے کا حکم کس نے دیا ہے؟ کہنے لگے ہمارے ''رب'' نے ہمیں یہ حکم دیا ہے۔ (رب سے مراد اُن کا بادشاہ تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا! تو میرے رب نے مجھے داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے۔''......اللہ کی قسم! جس سے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ چہرہ اُنور پھیر لیں دنیا کا بدبخت ترین انسان ہے۔

پیارے پیغمبر ﷺ دس ہزار کا لشکر لے کر مدینہ النبی سے مکہ مکرمہ کی فتح کے لیے نکل رہے تھے۔ راستے میں آپ ﷺ کے دو بھائی (چچیرا اور خالہ زاد بھائی، دونوں کا نام تاریخ نے عبد اللہ لکھا ہے) ملے۔ آقائے نامدار نے دیکھا تو چہرۂ انور پھیر لیا۔ پیارے پیغمبر ﷺ کی زوجہ محترمہ زینب رضی اللہ عنہا ساتھ سفر کر رہی تھیں۔ اللہ کے نبی ﷺ کی بیوی نے جب دیکھا کہ آقائے نامدار ﷺ نے ان دونوں سے چہرہ پھیر لیا ہے۔ فرمایا: اللہ کے نبی ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ مدینہ میں اگر کوئی بدبخت ہوں تو وہ آپ کے بھائی ہوں۔ معلوم یہ ہوا کہ جس سے آقائے مدنی محمد رسول اللہ ﷺ چہرہ پھیر لیں، وہ دنیا کا بدبخت اور بدنصیب انسان اور شخص ہے۔

اللہ کی قسم! داڑھی مونڈنے والے سے اللہ کے رسول ﷺ نے چہرۂ انور پھیر لیا ہے۔ اگر کل قیامت کے روز اُس حوضِ کوثر پر اللہ کے نبی ﷺ نے اپنا چہرہ انور پھیر لیا، اسی حالت میں داڑھیاں مونڈتے مونڈتے دنیا سے رخصت ہو گئے۔ بتایئے پھر کہاں جائیں؟ کونسا ایسا مقام ہوگا جہاں ہم اُس وقت جا سکیں گے۔

عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب:

ہاں میرے بھائیو! پیارے پیغمبر ﷺ کی کوئی بھی بات پہنچ جائے، اُسی وقت مان لینا۔ حیل وحجت سے کام نہ لینا۔ لیت ولعل سے کام نہ لینا۔ اسے تزکیہ نفس کہتے ہیں۔

اسے نفس کی شرارتیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث سامنے آ گئی، اللہ کا قرآن آ گیا، پیارے پیغمبر ﷺ کا عمل آ گیا۔ نبی ﷺ کی سنت سامنے آ گئی۔ اب اگر ہم جواز تلاش کرتے پھریں کہ دیکھو جی! اللہ کے رسول ﷺ کا حکم تو موجود ہے لیکن ایسا کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتی ملے جو اللہ کے نبی ﷺ کا حکم، اللہ کے نبی ﷺ کی سنت اور کردار کے خلاف فتویٰ دے سکے۔

اللہ اکبر...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، وہ لوگ ایسے تھے کہ پیارے پیغمبر ﷺ کی کوئی بات سن لیتے تو اُسی وقت عمل کرنے کے لیے تیار ہو جاتے۔ صحیح بخاری کے اندر یہ حدیث موجود ہے: اللہ کے نبی علیہ السلام کے صحابی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بستر مرگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ لوگ عیادت کے لیے آ رہے تھے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر ایک مجوسی نے خنجر کے ساتھ حملہ کر دیا تھا۔ جس سے آپ رضی اللہ عنہ زخمی ہو چکے تھے۔ موت و حیات کی کشمکش میں بستر مرگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ لوگ عیادت کے لیے آ رہے تھے۔ ایک نوجوان آیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ زندگی کے آخری لمحات میں ہیں۔ آخری سانس لے رہے ہیں۔ آخر یہ ایک تکلیف کا وقت تھا۔ اس دنیا فانی کو چھوڑنے والے تھے، مالک حقیقی کو لبیک کہنے کا وقت قریب آ رہا تھا۔ تکلیف کی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا چہرہ کچھ پریشان بھی تھا۔ وہ نوجوان کہتا ہے: امیر المومنین! اللہ کی بشارتوں سے خوش ہو جائیے، آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام میں مسلمانوں میں، آپ کا کیا مقام ہے؟ آپ تو وہ ہیں کہ جن سے پہلے انتالیس لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ چالیسواں نمبر آپ کا تھا۔ آپ نے اسلام قبول کرتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! آج کے بعد ہم دارِ ارقم میں چھپ کر نماز نہیں پڑھیں گے۔ آج کے بعد بھی اگر ہم نے چھپ چھپ کر نمازیں پڑھیں گے تو عمر کے اسلام لانے کا فائدہ کیا ہے؟ اللہ اکبر......

یہ نوجوان وہ وقت یاد دلاتے ہوئے کہتا ہے کہ کیا آپ کو معلوم نہیں! اسلام میں آپ کا وقار، آپ کا مقام، آپ کی عظمت، آپ کی حیثیت کیا ہے؟

- آپ قدیم الاسلام ہیں، پہلے پہلے لوگوں میں آپ نے اسلام قبول کیا۔
- پیارے پیغمبر ﷺ دعائیں کیا کرتے تھے: اے اللہ! عمرو بن ہشام دے دے، یا عمر بن خطاب دے دے۔'' اللہ رب العزت نے یہ دعا قبول کی، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کرلیا۔

- اللہ نے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔آپ نے اس کا بھی حق ادا کردیا۔
- تمام زندگی نبی ﷺ کے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے رہے۔
- اس کے علاوہ آپ تو وہ ہیں جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔
- اللہ تعالیٰ آپ کے مشورے احکامات بنا کر قرآن میں نازل کردیتا ہے۔
- آج نماز کی حالت میں آپ پر یہ حملہ ہوا ہے اور اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں تو آپ کو پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

اِدھر حکم محمد ﷺ ہو اِدھر گردن جھکائی ہو:

اُس نوجوان نے ان نعمتوں کا تذکرہ کیا، پھر وہاں سے چل دیا۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (اس حال میں کہ جب آپ موت و حیات کی کشمکش میں لیٹے ہوئے تھے، زندگی کے آخری لمحات پورے کر رہے تھے) اُس نوجوان کا تہبند ٹخنوں سے نیچے دیکھا۔جو زمین پر گھسٹ رہا تھا۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے واپس بلایا اور فرمایا کہا بھتیجے! بات سن کر جاؤ۔ وہ نوجوان واپس آیا تو کہا: بیٹے !اپنی اِزار بند، اپنی چادر، شلوار، تہبند ٹخنوں سے اونچی رکھا کرو۔یہ تمہارے رب کو بھی پسند ہے، تمہارا کپڑا بھی گندگی سے بچ جائے گا، صاف ستھرا رہے گا۔

اللہ اکبر...... اُس نوجوان نے یہ جواب نہیں دیا کہ اے امیرالمومنین! کیا میرا سارا اسلام اِس چادر یا تہبند میں آ گیا ہے بلکہ وہیں اُسی وقت کھڑے نصف پنڈلی تک اپنا کپڑا اٹھالیا۔

سنن ابی داوٗد (کتاب اللباس، باب ما جاء فی اسبال الإزار، رقم: ٤٠٩١، قال الالبانی ضعیف) میں یہ واقعہ موجود ہے۔پیارے پیغمبر ﷺ نے ایک صحابی (خریم الاسدی) کے متعلق اپنے صحابہ کی مجلس میں ایک بات کہی۔کہ فلاں شخص بہت اچھا ہے لیکن اگر وہ دو کوتاہیاں دور کر لے تو وہ شخص بہت ہی اچھا ہے۔ایک کوتاہی یہ ہے کہ اُس نے بال عورتوں کی طرح لمبے لمبے رکھ لیے ہیں۔اگر انھیں کٹوا کر چھوٹے کر لے اور دوسری کوتاہی یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کا ازار بند ٹخنوں سے نیچے رہتا ہے۔ یہ کوتاہیاں اگر وہ دور کرلے تو وہ شخص بہت اچھا ہے۔ جس صحابی کے متعلق یہ بات ہو رہی تھی وہ اُس مجلس میں موجود نہ تھے۔ کسی نے جا کر اس بات کا تذکرہ کیا کہ آج اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کے اندر بیٹھ کر یہ بات کہی ہے، کہ وہ شخص بڑا اچھا ہے، لیکن اُس کے اندر دو کوتاہیاں ہیں۔ وہ لوگ ہماری طرح حیل و حجت سے کام لینے والے نہ تھے۔ کہ کہتے پھریں کہ یوں تو میری یہ کوتاہی ہے، میں مانتا ہوں لیکن ٹھیک ہے، یوں بھی چلتا ہے۔ نہیں! بلکہ جیسے ہی پتہ چلا فوری طور پر بال اپنی کانوں کی لو کے برابر کرلیے۔ اور ازار بند کھینچ کر نصف پنڈلی تک کرلیا۔

ایسے تو اسلام کی کڑیاں ٹوٹتی چلی جائیں گی:

میرے بھائیو! جب پتہ چل جائے، کہ یہ میرا کام غلط ہے تو پھر حیل و حجت سے کام لینا، اور ایسا کہنا جائز نہیں۔ ''کیا اسی میں سارا اسلام آ گیا ہے۔''

- اس طرح تو ایک ایک کرکے اسلام کی کڑیاں ٹوٹتی چلی جائیں گی۔ کسی کو داڑھی رکھنے کی دعوت دی جائے تو وہ کہتا ہے: ''کیا سارا اسلام اس میں ہے؟''
- کسی عورت کو کہا جائے کہ شرعی پردہ کرنا چاہیے، تو وہ کہے گی: ''کیا سارا اسلام اسی میں ہے؟''
- کسی کو اِزار بند ٹخنوں سے اونچا کرنے کی ترغیب دلائی جائے تو وہ بھی یہ کہے گا: ''کیا سارا اسلام اسی میں ہے؟''
- کسی سے نماز پڑھنے کی گزارش کریں تو وہ کہے گا: ''کیا سارا اسلام اِسی میں ہے؟'' اسی طرح ایک ایک کرکے اسلام کی تمام کڑیاں ٹوٹتی چلی جائیں گی۔ بتلائیے! پھر اسلام کہاں گیا، اسلام کہاں بچا۔

جن کے نفس پاک ہوں معمولی کوتاہی بھی گوارا نہیں کرتے:

میرے بھائیو! جو لوگ اپنے نفس کا تزکیہ کرلیتے ہیں، اپنے دل اور نفس کی شرارتوں سے بچ جاتے ہیں۔ اللہ کے دین کو دیکھتے ہیں، نبی ﷺ کے فرمان کو دیکھتے ہیں۔ اللہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو پڑھتے، سمجھتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ تو (اس کی برکت کے) نتیجے میں پھر میرا اللہ ایسے ہی لوگوں سے بڑے بڑے کام لے لیا کرتا ہے۔

پیارے پیغمبر ﷺ نے جن لوگوں کا تزکیہ نفس کیا تھا۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی پہرہ دینے والے تھے۔ ایک ایک جملے پر کٹ مرنے والے تھے۔

ذرا غور کیجیے گا کہ جن لوگوں کی پیارے پیغمبر علیہ السلام نے تربیت کی تھی وہ لوگ کس طرح چھوٹی سی کوتاہی کے خلاف کھڑے ہو جانے والے تھے۔ صحیح مسلم کے اندر حدیث موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ جنگ خندق میں موجود تھے اور خندق کھود رہے تھے۔ دوپہر کا وقت ہوتا ہے، حالت یہ تھی کہ پیٹوں پر پتھر بندھے ہوئے، بھوک سے نڈھال ہو چکے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنے صحابہ کو آرام کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم آرام کے لیے چلے جاتے ہیں۔ جس کو جہاں جگہ ملتی وہ آرام کے لیے چلا جاتا ہے۔

ایک دن ایک نوجوان آیا، کہا اللہ کے رسول! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے اگر اجازت ہو تو گھر جا کر آرام کر لوں۔ پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی۔ وہ صحابی گھر کی طرف چلنے لگا، آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ خالی ہاتھ جا رہا ہے۔ جنگ کا زمانہ تھا، خطرہ منڈلا رہا تھا۔ پوچھا اے میرے صحابی تمہارا اسلحہ کہاں ہے؟ سامانِ جہاد کہاں ہے؟ کہتا ہے اللہ کے رسول! وہ سامنے پڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ راستے میں یہودیوں کے قبائل پڑتے ہیں، کہیں کوئی قبیلہ تجھے نقصان نہ پہنچائے۔ اُس نوجوان نے اپنا سامانِ جہاد اٹھایا، اسلحہ اٹھایا، گھر کی طرف چل دیا۔ گھر کے دروازے پر پہنچا تو بیوی کو دروازے سے باہر دیکھا۔ غصے سے تلوار کھینچ لی۔ کہا تو دروازے سے باہر کیوں کھڑی ہے؟ ابھی تیری گردن اتارتا ہوں۔ عورت نے کہا ذرا اندر جا کر تو دیکھیے۔ اندر جھانک کر دیکھا تو ایک موٹا سا اژدھا لیٹا ہوا پایا۔ اس صحابی رسول نے فوراً نیزہ مارا باہر صحن میں لے آئے۔ نیزہ صحن میں گاڑ دیا۔ پھر صحابہ فرماتے ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں چلا کہ یہ صحابی رسول پہلے شہید ہوئے یا وہ سانپ پہلے قتل ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ اپنے صحابی کی روح واپس نہ لا سکے؟

دراصل وہ سانپ ایک جن تھا،صحابیِ رسول نے اپنا نیزہ مار کر اُسے قتل کیا، تو اس کے دوسرے جن ساتھیوں نے حملہ کر کے اِس صحابیِ رسول کو شہید کر دیا۔اب لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ اللہ کے رسول! ابھی تو یہ نوجوان تھا، نئی نئی شادی ہوئی تھی، اور یہ قتل بھی ہو گیا ہے۔ آپ دعا کیجیے کہ یہ زندہ ہو جائے۔ پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: میرے ماننے والو! جو لوگ اس دنیا سے چلے جایا کرتے ہیں پھر اُس اللہ کا قانون، عادت اور فطرت ہے کہ وہ لوگ پلٹ کر نہیں آیا کرتے۔ پیارے پیغمبر ﷺ نے اِس کا جنازہ پڑھا، دفن کیا، قبر پر کھڑے ہو کر دعائے استقامت اور دعائے مغفرت فرمائی، لیکن دعائے زندگی، دعائے حیات نہیں مانگی۔ کہا جو اس دنیا سے چلے جایا کرتے ہیں وہ پلٹ کر واپس نہیں آیا کرتے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: صحیح مسلم، کتاب السلام، باب قتل الحیات وغیرھا، رقم: ۲۲۳۶۔(۱۳۹)

اللہ کی قسم! اگر کسی کو دوبارہ زندہ کرنے کا اختیار ہوتا تو وہ اس دنیا میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوتے۔ تو سمجھ لیجیے! جو لوگ کسی کے متعلق مشہور کر دیتے ہیں کہ اتنے زندہ کر دیے، اتنی روحیں چھین لیں۔ غلط کہتے ہیں۔ یہ عقیدے کی خرابی ہے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں اگر کسی کو دوبارہ زندگی دینے کا اختیار ہوتا تو یہ پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ ہوتے۔ ہاں اس حدیث سے مزید باتیں بھی ثابت ہوتی ہیں کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے اپنے صحابہ کی تربیت کی تزکیہ نفس ہوا تو وہ صحابہ چھوٹی موٹی کوتاہی کو بھی برداشت نہیں کیا کرتے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی باپردہ صحابیہ دروازے سے باہر کھڑی ہے، صحابیِ رسول نے تلوار کھینچ لی۔ برداشت نہیں کیا۔ کہا: میرے بعد دروازے سے باہر کھڑی ہوتی ہے۔ ابھی تیری گردن اتارتا ہوں۔ جب ان لوگوں کا تزکیہ نفس ہو گیا تو انھی لوگوں کو میدانوں میں کھڑا کیا۔ پھر جس طرف بھی ان کا رخ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنے دین کے بڑے بڑے کام لیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توپوں سے جذبے لڑا کرتے ہیں:

آج بہت سے تجزیہ نگار اپنے تجزیے بیان کرتے دکھائی دیں گے۔ کہ دیکھو جی! ہندوستان کے پاس اتنے ٹینک، اتنی توپیں، اتنے میزائل، اتنے جہاز، اتنی آرمی ہے۔ اور اُن کے ملک اس قدر وسیع ہے ان کے پاس پی کے ہیلے (جنگی جہاز)۔ جنگ کے دوران آگے بڑھنے کے لیے اتنا علاقہ۔ ان کے مقابلے میں ہماری یہ محدود پٹی (بارڈر)، کم تعداد میں توپیں، تھوڑے جہاز، تھوڑے میزائل، کم آرمی، اس لیے ہم ان کے خلاف لڑائی نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس راشن صرف اتنے دن کا، اسلحہ صرف اتنے دن کا۔ پچھلے دنوں جمالی سرکاری بیان میں کہہ رہا تھا، کہتا تھا: ''ہم لڑ ہی نہیں سکتے۔''

ذرا پیارے پیغمبر ﷺ کی طرف دیکھئے جب اپنے صحابہ کا تزکیہ نفس کر لیا، میدانوں میں کھڑا کر دیا، پیٹوں پہ پتھر باندھ کر میدانوں میں کھڑے ہوئے تھے۔ اللہ کی قسم! کتنا مشکل وقت ہے۔ کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے پیٹ پہ پتھر باندھ لیے جائیں تاکہ کمر سیدھی رہ سکے۔ گھر میں کھانے پینے کے لیے کوئی چیز نہ ہو۔ کتنا مشکل وقت ہے۔ پیارے پیغمبر ﷺ کے صحابہ اس حال میں کھڑے ہوئے۔

پورا دن ایک کھجور چوستے رہتے:

صحیح مسلم کے اندر ایک حدیث موجود ہے، رسول اللہ ﷺ نے مزکی (پاکیزہ نفس والے) لوگوں کا ایک لشکر تیار کر کے روانہ کیا۔ حالت یہ تھی کہ صحابہ کی تعداد 318 کا لشکر ہے۔ (صحیح مسلم میں لشکر کی تعداد کا ذکر نہیں ہے۔ تعداد اگر دیکھنا چاہیں مسند احمد میں موجود ہے۔) پیارے پیغمبر علیہ السلام نے ابوعبیدہ ابن الجراح کو امیر بنایا۔ ایک بوری کھجوروں کی دے دی۔ کہا جاؤ، اور دشمن کے خلاف جا کر لڑو۔ ابوعبیدہ ابن الجراح کھجوروں کی بوری اٹھا لیتے ہیں، پلٹ کر سوال نہیں کرتے کہ اے اللہ کے رسول! یہ بوری ناشتے کے لیے کھول کر بیٹھ گئے تو یہ ساری کھا جائیں گے۔ ایک وقت کا ناشتہ بھی پورا نہیں ہوگا۔ ایک بوری سے تین سو اٹھارہ مجاہدوں کا کیا بنے گا۔ ہم جنگ لڑنے کے لیے جا رہے ہیں۔ پیارے پیغمبر ﷺ کے صحابی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمانڈر نے پلٹ کر پوچھا بھی نہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ کے اس صحابی نے تین سو اٹھارہ ساتھیوں کو ہمراہ لیا، کھجوروں کی بوری کندھے پر اٹھا لی۔ چل دیا۔ صحابہ کہتے ہیں: ہر روز ہمارا امیر ہر کسی کو ایک ایک کھجور دیتا تھا۔ پھر ایک ایک کھجور کئی کئی لوگوں کو دی جاتی۔ یہ جذبہ ایثار اُن میدانوں میں پیدا ہوتا ہے جہاں شہادتیں ہو رہی ہوں، جہاں پر لوگ کٹ رہے ہوں، جہاں دشمن سے مقابلے جاری ہوں۔ پیارے پیغمبر ﷺ کے صحابہ فرماتے ہیں، جب یہ کھجوریں بھی ختم ہو گئیں، پھر ہم گٹھلیاں چوس چوس کر گزر بسر کرنے لگے۔ کب تک گزارا چل سکتا تھا۔ کہتے ہیں کہ پھر ہم درختوں کے پتے نوچ نوچ کر کھانے لگے۔ (صحیح مسلم کے اندر یہ ساری حدیث موجود ہے) اب حالت یہ ہوگئی کہ جسم میں اس قدر خشکی پیدا ہوگئی کہ ہم میں سے کوئی پاخانے کے لیے جاتا تو یوں مینگنیاں کرتا جیسے کوئی بکری مینگنیاں کرتی ہے۔

سوچیے وہ مچھلی کس قدر بڑی ہوگی!

ایک دن ہم ساحل سمندر پر محوِ سفر تھے، ہم نے راستے میں ایک ٹیلہ نما چیز دیکھی۔ ہم میں سے کچھ لوگ دیکھنے کے لیے اُس طرف نکلے۔ واپس آ کر امیر صاحب (ابوعبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ) کو بتایا، کہ وہاں ایک بہت بڑی مچھلی پڑی ہے۔ امیر نے جا کر دیکھا۔ آپس میں اختلاف یہ ہوا کہ یہ تو سمندر سے باہر پڑی ہے، آیا یہ حلال ہے یا حرام ہے؟ اللہ اکبر......

بہرحال کہنے لگے، ہم جس حالت میں ہیں اگر یہ حرام بھی ہوتی تب بھی ہمارے لیے یہ جائز ہے۔ صحابہ کہتے ہیں اُس مچھلی کو ہم تین سو اٹھارہ بھوکے مجاہد صحابہ نے خوب کھایا۔ پندرہ دن تک اُس کا گوشت پکا پکا کھاتے رہے۔ اس کے باوجود اُس کا گوشت بچ گیا، ہم نے گوشت خشک کر کے اپنے اپنے سامان میں رکھ لیا۔ اس قدر بڑی مچھلی تھی۔ کہتے ہیں: جس دن ہم کھا کر فارغ ہوئے تو دیکھا اُس کی ایک آنکھ کے حلقے میں چودہ آدمی داخل ہو کر بیٹھ گئے۔ اتنی بڑی مچھلی تھی۔ مزید سنیے کہتے ہیں: اس کے دو کانٹے پکڑ کر زمین کے ساتھ اس طرح کھڑے کیے گئے کہ اوپر سے دونوں کے سرے آپس میں ملا دیا گیا، ایک گیٹ سا بن گیا۔ پھر اُس گیٹ کے نیچے سے ہم نے اپنے لشکر میں سے ایک اونچے قد کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی اونٹ پر بٹھا دیا اور اُسے نیزہ پکڑا دیا گیا۔ وہ اُونٹ پر بیٹھ کر یوں نیزہ اُٹھا لیتا ہے۔اور کانٹوں کے بنے ہوئے گیٹ میں سے گزر جاتا ہے مگر اُس کا نیزہ کانٹوں کو چھو نہیں سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی مچھلی عطا فرمائی۔ اللہ اکبر

ہمارے گھر آلو پکنے مشکل ہو جاتے ہیں:

آج لوگ کہتے ہیں کہ بتلایئے وہ کون سا گھر ہے جہاں پندرہ دن مسلسل اُسے کھانے کے لیے مچھلی ملے۔ آج تو مہنگائی کی حالت یہ ہے کہ گھر میں آلو پورے نہیں ہوتے۔ مگر ادھر صحابہ کرام نے مسلسل پندرہ دن تک صرف مچھلی کھائی۔ یہاں تک کہ بچی کھچی مچھلی کا گوشت خشک کر کے اپنے سامان میں رکھ لیا۔ مدینہ لے آئے، آ کر اللہ کے نبی ﷺ سے فتویٰ طلب کیا۔ کہا اللہ کے رسول! اتنی بھوک کے بعد ایک مچھلی ملی، اب اختلاف یہ ہوا ہے کہ جائز ہے یا ناجائز ہے۔ کھائی جائے یا چھوڑی جائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! وہ تو اللہ نے تمھیں رزق دیا تھا۔ لاؤ میرا حصہ کہاں ہے؟ ایک صحابی نے خشک گوشت نکال کر دے دیا۔

((کُلُوا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اَطْعِمُوْنَا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ))

''کھالو، یہ اللہ کا بھیجا ہوا رزق تھا، اگر تمہارے پاس کچھ ہو اس میں سے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔'' (تفصیل کے لیے دیکھئے صحیح البخاری، المغازی۔ باب غزوة سیف البحر ..... رقم: ٤٣٦٠، ٤٣٦٢)

اللہ کے ساتھ تعلق گہرا کیسے ہوتا ہے؟

تو میں عرض کر رہا تھا کہ شخص اپنے نفس کی شرارتوں سے محفوظ ہو جائے۔ اللہ کے ساتھ تعلق گہرا ہو جائے۔ دیکھئے اللہ کے ساتھ ایمان، تعلق اور دوستی گہری کیسے ہوگی؟ کیا اس طرح گہری ہوگی؟ کہ بندہ کہے: اے اللہ اگر تو میرے پاس ہوتا، تو تیری آنکھوں میں سرمہ ڈالتا، نعوذ باللہ تیرے ہاتھ پاؤں دھوتا، اللہ کو ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ سنئے اللہ کے ساتھ تعلق کیسے گہرا ہوتا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری کے اندر یہ حدیث موجود ہے: عمر بن عبدالعزیز ﷫ مدینے کے گورنر تھے۔ ایک مرتبہ یہ مدینہ میں آئے تو مدینے کے سارے لوگ بھاگ کر عمر بن عبدالعزیز ﷫ کی طرف جا رہے تھے۔عبداللہ بن عمر کا پوتا سالم اپنے باپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہتا ہے ابا جان لگتا ہے،اس شخص سے اللہ تعالیٰ بہت محبت کرتے ہیں۔عبداللہ بن عمر ﷠ جو نبی کریم ﷺ کے صحابی تھے۔ فرمانے لگے: آپ نے یہ بات اس حدیث رسول ﷺ کی بنا پر کہی ہے ناں، کہ جو شخص اللہ کی عبادت میں زیادہ مشغول رہتا ہے، اللہ سے تعلق جوڑ لیتا ہے، اللہ اُس سے محبت کرتے ہیں، جو اللہ کے احکامات مانتا ہے، وہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرتے ہیں تو وہ جبرائیل امین کو حکم دیتا ہے، کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبرائیل ﷤ بھی محبت کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ جبرائیل ﷤ کو حکم دیتے ہیں کہ سارے آسمانوں کے فرشتوں میں اعلان کردو، کہ فلاں بندے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں، میں بھی محبت کرتا ہوں اورتم بھی اُس سے محبت کرو۔اور پھراس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو زمین پر بھیجتے ہیں اورحکم دیتے ہیں جاؤ اعلان کردو، کہ فلاں بندہ اللہ سے محبت کرتا ہے،اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرتے ہیں۔وہ بندہ ہردلعزیز بن جاتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: انسان کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، جس طرف چاہے پھیر دیتا ہے: ((إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ)) [سنن الترمذي، ابواب القدر، باب ما جاء أن القلوب بين أصبعي الرحمن، رقم: ٢١٤٠، قال الألباني صحيح]

تزکیہ نفس کے لیے بہترین جگہ میدانِ جہاد ہے:

میرے بھائیو! یہ ہمارے پروفیسر جاوید صاحب، ہمارے بھائی اصغر سیکریٹری صاحب یہاں تزکیہ نفس پروگرام جما کر بیٹھ گئے۔حالانکہ اللہ کی قسم! جتنا تزکیہ نفس میدان جہاد میں ہوتا ہے، دنیا کے کسی میدان میں نہیں ہوسکتا۔تزکیہ نفس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معصیتیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ اور کوتاہیاں چھوڑ کر اللہ کی طرف پلٹ کر آ جانا۔ جن احکامات کے ماننے کا حکم ہے، انھیں تسلیم کر لیا جائے، اور جن سے رکنے کا حکم ہے اُن سے رک جایا جائے، اور جب میدانِ جہاد میں ٹینکوں کے دھانے کھلتے ہیں، سروں سے بم گزر کر جا رہے ہوتے ہیں، گولیاں بارش کی طرح برس رہی ہوتی ہیں، کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کونسی گولی مجاہد کی شہادت کا پیغام لے کر آ رہی ہوتی ہے۔ لہٰذا جو تزکیہ نفس اُس وقت ہوتا ہے، جو تعلق اُس وقت اللہ تعالیٰ سے قائم ہوتا ہے، وہ یہاں اس دنیا کے جھمیلوں میں قائم نہیں ہو سکتا۔ نہ مسجد میں بیٹھ کر، نہ اللہ کے گھر بیت الحرام میں۔ بیت اللہ میں سالہا سال گزارنے والے عرب مجاہدین جب ہمارے ساتھ مجاہدین کے کیمپوں میں، ٹریننگ سنٹروں میں، محاذوں پر موت کے منہ میں کھڑے ہو کر قسمیں اٹھا اٹھا کر کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ سرور، یہ مزا کبھی بیت اللہ میں بھی نہیں آیا، جو آج یہاں ان موریچوں میں آیا ہے۔

میدانِ جہاد کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ سر کے اوپر سے میزائل اور ٹینکوں کے گولے گزر رہے ہوتے ہیں۔ کلاشن کی گولیاں سر کے بالوں کو چیر چیر کر جا رہی ہیں اور کسی مجاہد کے کپڑوں میں سوراخ کر کے جا رہی ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ لطف کبھی بیت اللہ میں بیٹھ کر اللہ کی عبادت میں بھی نہیں حاصل کر سکے۔ جو آج اس میدانِ کارزار میں آ رہا ہے۔

ان میدانوں میں کیا مزہ ہے؟

ہمارے شیخ ابو عبد العزیز حفظہ اللہ فرماتے ہیں، میرے ساتھ سعودی عرب میں ایک انگریز (گورا) کام کرتا تھا۔ فرماتے ہیں کہ جب بھی روسیوں کے خلاف جہاد کے لیے افغانستان آنے لگتا، تو وہ گورا (انگریز) مجھ سے سوال کرتا ہے کہ شیخ صاحب! آپ ایئر کنڈیشنڈ کوٹھیاں، ایئر کنڈیشنڈ گاڑیاں چھوڑ کر وہاں سنگلاخ پہاڑوں میں چلے جاتے ہیں، جہاں ہر وقت موت کا ڈر ذہن پر سوار ہوتا ہے، آرام کے لیے نوکیلے پتھروں پر سو جاتے ہیں۔ جہاں مچھر کی بھرمار ہے۔ آپ کو وہاں لطف اور سرور کیا ملتا ہے؟ کہنے لگے: میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ تو اسلام قبول کر، مسلمان ہو جا۔ پھر خود میرے ساتھ وہاں کا ایک سفر کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دیکھ لینا کہ وہاں جانے والوں کو کیا لطف ملتا ہے؟ کیا لطف حاصل ہوتا ہے؟ کیا مزہ اٹھاتے ہیں؟ اللہ اکبر......

ایک غازی بھائی بتاتا ہے کہ ہم پانچ ساتھیوں کا قافلہ وادی کشمیر میں چل رہا تھا کہ راستے میں انڈین آرمی کے ساتھ مڈبھیڑ ہوگئی۔ یکے بعد دیگرے چار ساتھی شہید ہو گئے۔ یہ معرکہ چھتیس گھنٹے چلتا ہے۔ صرف میں اکیلا زخمی حالت میں پڑا ہوا تھا، مجھے پانچ گولیاں لگ چکی تھیں اور اس سوچ کے ساتھ اُٹھا کہ شہادت سے قبل دو رکعت نماز ہی ادا کر لی جائے۔ میں مضبوط چٹان کی اوٹ کھڑا ہوا، اپنی گن اپنے سامنے رکھ لی اور دو رکعت نماز شروع کر دی۔ کہتا ہے جب میں نے سلام پھیرا، کچھ خون بھی بہہ چکا تھا اور مجھے پیاس نے بھی نڈھال کر رکھا تھا۔ میں نے اس انڈین آرمی کے محاصرے کے اندر پانی ڈھونڈنے کی کوشش کی، لیکن پانی نہیں مل رہا تھا۔ اب میں زمین پر گرنے لگا۔

بھائی کہتا ہے، پھر میں نے اپنے ہاتھ اُس اللہ کے سامنے بلند کیے جس طرف پریشان حال، بے بس اور لاچار لوگ اٹھایا کرتے ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ! تو بہت خوب جانتا ہے کہ ہم تیری رضا کے لیے نکلے تھے، آج میں پیاسا ہوں، پانی پی کر تیرے دشمنوں کے خلاف لڑنا چاہتا ہوں۔ ہم نے یہاں نہ تو زمینیں خریدنی ہیں، نہ کوٹھیاں بنانی ہیں، اور دنیا کی کوئی غرض بھی نہیں ہے۔ صرف تیری رضا کے لیے گھروں سے نکلے تھے، تو پانی پلا دے۔ کہتا ہے کہ ابھی میں نے اپنے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ بادل جو تھوڑے فاصلے سے جھانک رہے تھے۔ آگے بڑھے، بارش برسی، پانی ایک گڑھے میں اکٹھا ہو گیا۔ میں نے دونوں ہاتھوں میں پانی لیا، منہ میں ڈالا۔ لیکن منہ زخمی ہونے کی وجہ سے پانی نہ پی سکا۔ میں نے سوچا کہ شہادت سے پہلے امیرِ محترم کو معرکے کی مکمل تفصیلات بتا دوں، میں نے جلدی سے وائرلیس سیٹ اٹھایا، سیٹ آن کیا۔ اپنے امیر کو بتلایا کہ چار شہید پڑے ہیں۔ میری کیفیت یہ ہے۔ امیر محترم نے کہا: جب تک زندہ رہو، گن مت پھینکنا، ہم آپ کے پاس آ رہے ہیں۔ وہ وہاں سے چلے، باہر سے آ کر زبردست حملہ کیا، محاصرہ توڑا اور مجھے وہاں سے نکالا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میرا علاج معالجہ کیا، وہ بھائی (ابو بلال) پاکستان آیا، دو سال یہاں زیر علاج رہا۔ جب اللہ نے اُسے اچھی طرح صحت یاب کر دیا، آج پھر وہ وادی کشمیر میں معرکے لڑ رہا ہے۔

میدانِ جہاد کے زخم بہت جلد بھر جایا کرتے ہیں؟

ایک بات قابل غور ہے: اللہ کی قسم! عام حالات میں لگنے والے زخموں کی تکلیف اور میدانِ جہاد میں لگنے والے زخموں کی تکلیف میں فرق ہوتا ہے۔ یہ ہمارا تجربہ بھی ہے اور اس بات کی تصدیق صحابہ کرام سے بھی ہوتی ہے۔ بعض صحابہ کے ایسے واقعات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ جیسا کہ ایک صحابی رسول میدانِ جنگ میں بڑے زور و شور سے تلوار چلا رہے تھے۔ دوسرے صحابی نے ان سے پوچھا کہ بھائی ٹانگ کہاں ہے؟ انھیں توجہ دلائی تو حیران ہوئے کہ میری ٹانگ ساتھ نہیں ہے، اب اُسے ڈھونڈنے لگے۔ اگر میدان جہاد میں لگنے والے زخموں کی تکلیف وہی ہو تو پھر ایسے واقعات پیدا نہ ہوں۔

پھر میدانِ جہاد کے زخموں کو اللہ تعالیٰ بہت جلد شفایابی عطا فرماتے ہیں۔ افغانستان کے محاذ پر ایک مجاہد کو روسیوں کی گولی نے زخمی کر دیا، پیٹ میں لگی، آر پار ہو گئی۔ مورچے پر مجاہدین کے پاس فسٹ ایڈ کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ انھوں نے جلدی سے زخم کی ایک طرف سوراخ میں کپڑا ڈال کر اوپر سے شہد ڈال دیا اور پھر کپڑا باندھ دیا۔ سترہ دن کے اندر وہ مجاہد چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا۔ صحت یاب ہوا اور دوبارہ گن اٹھا کر روسیوں کے خلاف ایک معرکے میں شریک ہو جاتا ہے۔ اللہ اکبر۔

میدانِ جہاد کے اندر ایمان گہرا اور اللہ سے تعلق پختہ ہوتا ہے۔ اور علمی بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میدانِ جہاد میں کی گئی دعائیں رد نہیں کرتا۔ جامع ترمذی میں حدیث ہے۔

میں تو حالات حاضرہ کے متعلق گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ اور آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ آج ہم کہاں کھڑے ہیں؟ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ لیکن پروفیسر جاوید صاحب اور اصغر بھائی نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے حکم دیا کہ آپ تزکیہ نفس کے موضوع پر گفتگو کریں۔ لہٰذا میں نے آپ کے سامنے چند باتیں رکھ دی ہیں۔ اگر یہ باتیں ٹھیک تھیں تو اللہ کی طرف سے ہیں۔ اور اگر کوئی بات غلط تھی تو وہ میری اور شیطان کی طرف سے ہے۔ اللہ ہمیں اپنے صحیح راستے کی پہچان اور ٹھیک باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12

سیرت صحابہ

(خطبہ جمعۃ المبارک، یکم محرم الحرام)

- مسلمانوں کے پاس وسائل و ذخائر اور ان کے استعمال کی کیفیت
- کافر بھی آپ ﷺ کی صداقت پر یقین رکھتے تھے۔
- بحالی عزت و وقار...... صرف جہاد کی تلوار
- پرعزم لوگوں عزیمتوں سے نہیں ڈرا کرتے۔
- مجاہدین نے دیکھے سارے......اللہ کی نصرت کے نظارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ..... اَمَّا بَعْد! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ، وَ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٍ وَ کُلُّ بِدْعَۃٌ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ۔ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ :

﴿وَ الضُّحٰی ۙ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ؕ وَ لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ؕ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ؕ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۪ وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی ۪ وَ وَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ؕ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ؕ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ؕ وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ﴾

[الضحی : ۹۳/۱ تا ۱۱]

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ، وَلَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَہُ بِالْغَزْوِ، مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِّنَ النِّفَاقِ

[صحیح مسلم ۱۹۱۰ (۱۵۸)، سنن ابی داؤد: ۲۵۰۴] أو کما قال رسول اللہ ﷺ

"چاشت کے وقت کی قسم۔ اور رات کی قسم جب وہ سنسان ہو جائے۔ نہ تیرے رب نے (اے محمد ﷺ!) آپ کو چھوڑا ہے اور نہ وہ ناراض ہوا ہے۔ آپ کے لیے آغاز سے انجام بہتر ہے۔ عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔......"

آج یکم محرم الحرام ہے اور سیدنا عمر فاروق کی شہادت کا دن بھی یہی ہے تاریخ بھی آج ہے۔ آج کے روز سیدنا عمر فاروق 14 سو ایک سال پہلے شہید ہوئے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم بھائیو! آج مسلمانوں کے ہاں بڑے بڑے خطباء موجود ہیں جو اللہ کے دین دعوت خطبات کے ذریعے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ مدرسین موجود ہیں درس و تدریس کے ذریعے اللہ کے دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اور پھر واعظین موجود ہیں، جو اپنے وعظ کے ذریعے لوگوں تک اللہ کا دین پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح اسلام کے نام پہ بنائے گئے، بڑے بڑے ادارے موجود ہیں جن میں بڑی بڑی یونیورسٹیاں بڑی بڑی مساجد بڑے بڑے مدارس موجود ہیں۔

ہم کیا تھے اور کیا ہو کر رہ گئے!

اور پھر اسی طرح مسلمانوں کے پاس آج دنیا بھر کے وسائل موجود ہیں دنیا میں نکلنے والا 65 فیصد تیل مسلمانوں کے پاس ہے۔

اور ان کے پاس 75 فیصد قابل کاشت رقبہ ہے اور پھر دنیا میں 68 لاکھ مسلمانوں کی آرمی ہے۔ 56 اسلامی مملکتیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی وہ احادیث جنھیں پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا، ویسے ہی کتبِ احادیث میں موجود ہیں اور اس سے بڑی بات کہ اللہ کا قرآن جیسے نازل ہوا تھا کسی زبر زیر پیش اور نقطے کی تبدیلی کے بغیر ویسے ہی مسلمانوں کے پاس موجود ہے۔ فکر کی بات یہ ہے کہ ایک ارب چالیس کروڑ مسلمان بھی دنیا میں موجود ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اللہ کا دین پھیلنے کی بجائے سمٹ رہا ہے اللہ کے دین کو ماننے والے آج ساری دنیا میں سر جھکائے دبے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ آخر اس کی وجوہ اور اسباب کیا ہیں؟

جب کہ پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ وسائل بھی نہ تھے جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے ایک مسجد کھڑی کی، جس کا نام مسجد نبوی رکھا گیا۔ اس مسجد کی کیفیت یہ تھی کہ کھجوروں کے تنوں پر اُس کو کھڑا کیا گیا اوپر شاخیں اور پتے ڈال دیے گئے کبھی بارش کا موسم ہوتا تو پیارے پیغمبر اپنے صحابہ سمیت سجدے فرما رہے ہوتے اور کبھی لو چلتی تو نمازیوں کو پریشان کرتی، کبھی سردی کا موسم آجاتا اس مسجد کے نمازی ٹھٹھر جایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے۔ یہ حالت تھی اُس ایک مسجد کی اور یہ مسجد اتفاق سے ساڑھے بائیس ہجری تک اسی طرح کچی ہی کھڑی رہی۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پورے دورِ خلافت میں یہ مسجد اسی حالت میں کھڑی رہی لیکن اس مسجد سے اٹھنے والے وہ مٹھی بھر صحابہ رضی اللہ عنہم ربع (ایک چوتھائی) دنیا کے مالک اور وارث بن چکے تھے۔ اللہ اکبر...... اس مسجد سے اٹھنے والے وہ مٹھی بھر صحابہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل کے حکمران اور فرمانروا بن چکے تھے۔ ذرا دیکھیے آج میری معلومات کے مطابق جس علاقے پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فرمانروائی، خلاف اور امارت تھی وہ علاقہ اس وقت بائیس ملکوں میں تقسیم تھا۔ اتنی بڑی خلافت و امارت اور وہ مٹھی بھر پیارے پیغمبر ﷺ کے ماننے والے۔ اُس مسجد سے اُٹھے اور پھر ساری دنیا پر اللہ کے دین کے جھنڈے لہراتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اللہ اکبر۔

فتوحات کے سلسلے کیوں رک گئے؟

اب ذرا غور کرتے جائیے کہ فرق اور کوتاہی کہاں رہ گئی؟ آج ہم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے چلے گئے۔ آج ساری دنیا کے کفر کا نشانہ بن گئے۔ آخر کوئی نہ کوئی فرق آیا۔ آیئے میں آپ کے سامنے اس مختصر سی نشست کے اندر وہ فرق عرض کیے دیتا ہوں۔ اللہ اکبر......

اپنی اسی مسجد میں پیارے پیغمبر ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تقریر فرما رہے تھے۔ آپ نے خطبہ ختم کیا لوگ گھروں کو جا رہے تھے۔ دوبارہ کوئی بات یاد آ گئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ماننے والو! رک جاؤ۔ حکم سنتے ہی صحابہ بیٹھ گئے اور عبد اللہ بن مسعود کا ایک قدم مسجد سے اندر، دوسرا مسجد سے باہر اسی حالت میں مسجد کے دروازے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ (سنن ابی داود:١٠٩١) عبد اللہ یہ کیا ہے؟ کہا: اللہ کے رسول! آپ بیٹھنے کا حکم ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ کا حکم یہاں سنائی دیا۔ سوچا باہر والا قدم اندر لے جاؤں یا اندر والا باہر لے جاؤں کہیں آپ کے نافرمانوں میں نہ لکھ دیا جاؤں۔ اس لیے جہاں پہ کھڑا سن رہا تھا وہیں پہ بیٹھ گیا۔ اللہ کی قسم! یہ حالت تھی اُن صحابہ رضی اللہ عنہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی۔ اللہ اکبر...... کتب حدیث کے اندر صحابہ کے ہزاروں واقعات موجود ہیں۔

کافر جانتے تھے کہ ایسا ہو کر رہے گا:

میں ذرا آپ کو دوسری طرف لے چلتا ہوں کہ جن لوگوں نے پیارے پیغمبر ﷺ کا کلمہ نہیں پڑھا تھا۔ وہ بھی یہ بات جانتے تھے کہ پیارے پیغمبر کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات کبھی غلط ثابت نہیں ہوئی۔ صحیح بخاری (رقم: ۳۹۵۰) کے اندر روایت موجود ہے۔ ابو جہل اپنے ساتھیوں کو جنگ بدر کے لیے نکال رہا تھا چلتے چلتے یہ امیہ کے گھر پہنچا اور امیہ سے پوچھتا ہے کیا آج تو ہمارے ساتھ محمد (ﷺ) کے خلاف جنگ کے لیے نہیں جاؤ گے۔ تو اتنا بڑا سردار ہے تیرے گھوڑے، تیرا اسلحہ، تیرے ساتھی آج مجھے تیار دکھائی نہیں دے رہے۔ تو بات دراصل یہ تھی کہ پیارے پیغمبر علیہ السلام نے ایک دن اپنے صحابہ میں بیٹھ کر فرمایا تھا کہ میرے ماننے والو! ایک دن امیہ تمہارے مقابلے میں کسی جنگ کے دوران آئے گا اور تمہارے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔ جناب سعد ﷛ مکے میں گئے تو اس کافر کو بتلا دیا کہ میں نے پیارے پیغمبر ﷺ سے تیرے متعلق یہ سنا ہے۔ یہ اس قدر خوفزدہ ہوا، اس قدر گھبرایا کہ اپنے گھر میں مقید ہو کر بیٹھ گیا، گھر سے نکلنا چھوڑ دیا۔ جب ابو جہل ﷛ کو اس کے جنگ پر نہ جانے کی وجہ معلوم ہوئی تو امیہ پر طعن و تشنیع کرنا شروع کر دی۔ امیہ نے جوش غیرت سے مغلوب ہو کر اپنا ساز و سامان تیار کیا اور بادل نخواستہ ساتھ چل دیا۔ گھر سے نکل رہے تھے کہ بیوی نے آواز لگائی، پوچھا: کیا اپنے یثربی بھائی کی بات بھول گئے؟ تمھیں اُس نے قتل کی خبر دے دی تھی۔ کہتا ہے ہاں ہاں مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ لیکن جہاں سے موت کو دیکھوں گا واپس بھاگ نکلوں گا۔ اللہ اکبر...... یہاں جو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دونوں میاں بیوی کافر ہیں لیکن دونوں کو یقین ہے کہ پیارے پیغمبر ﷺ کی زبان سے نکلی ہوئی کوئی بات کبھی غلط ثابت نہیں ہوئی۔ بالآخر وہ میدان بدر سے بھاگ کہاں آسکتا تھا۔ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ کیونکہ اللہ کے فیصلے ﴿ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ﴾ اللہ فرماتے ہیں تم میں سے کوئی لوہے کے ستون بنا کر موت سے بچنے کے لیے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بند ہو جائے۔ موت تمھیں وہاں بھی آ جائے گی۔ لہٰذا امیہ بھی وہاں ڈھیر ہو گیا۔

ایک دوسرے کافر کا واقعہ بھی پیش کیے دیتا ہوں، سیرت ابن ہشام میں یہ واقعہ موجود ہے۔ جب پیارے پیغمبر علیہ السلام نے جب جنگ بدر کے اندر ستر کافروں کو قید کر لیا۔ ایک وقت آیا کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے ان سب قیدیوں کو رہا کر دیا۔ ان میں ابی بن خلف بھی تھا۔ یہ بد بخت جب مکہ میں واپس آیا۔ مکہ میں آ کر کہا کرتا تھا، کہ میں ایک گھوڑا پال رہا ہوں، روزانہ اُسے پونے تین کلو جو کھلاتا ہوں۔ نعوذ باللہ میں اُس پر بیٹھ کر محمد کو قتل کروں گا۔ کسی نے جا کر پیارے پیغمبر ﷺ کو بتایا، اے اللہ کے رسول ﷺ ابی بن خلف یہ بکواس کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ بد بخت مجھے قتل کہاں کرے گا، وہ تو میرے ہاتھ سے قتل ہو گا۔

ایک جنگ کے اندر گھوڑا دوڑاتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی طرف آ رہا تھا، پیارے پیغمبر ﷺ نے آتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ عرب دو قسم کے نیزے استعمال کیا کرتے تھے، ایک لمبا نیزہ ہوتا یوں وار کرتے اور پھر کھینچ کر اپنے پاس رکھ لیتے، ایک چھوٹا نیزہ ہوتا جو دور سے نشانہ لے کر پھینکنے کے لیے ہوتا، اور جہاں مارنا مقصود ہوتا وہیں پہ جا کر لگتا، اللہ اکبر..... آج کا عالِم دین سمجھتا ہے کہ یہ نشانہ بازی میرا کام نہیں۔ تاجر سمجھتا ہے کہ میرا کام تو تجارت کرنا ہے، لیکن دیکھیے اللہ کی قسم یہاں پیارے پیغمبر علیہ السلام کا کیا خوب نشانہ ہے۔ پیارے پیغمبر ﷺ نے آتے ہوئے دیکھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم روکنے کے لیے آگے بڑھے، آپ ﷺ نے فرمایا اس بد بخت کو میرے قریب آنے دو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے نیزہ ہاتھ میں لیا اور وار کیا، ابی بن خلف کو ایک معمولی سا زخم لگا۔ گھوڑا دوڑاتے ہوئے کفار مکہ میں پہنچا، واویلا کرتا ہے، چیختا چلاتا ہے

کہتا ہے لوگو! مجھے محمد (ﷺ) نے قتل کر دیا۔ لوگوں نے زخم دیکھا تو اس میں سے معمولی سا خون رِس رہا تھا۔ ہلکا سا زخم تھا۔ لوگوں نے کہا: ارے! کمینے، بزدل، بد بخت گھر سے جنگ لڑنے آیا ہے اور معمولی زخم پر یوں چیختا چلاتا ہے۔ کہتا ہے، لوگو! تم میرے زخموں کی گہرائیاں ماپ رہے ہو، میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ میرے بارے میں اُس زبان سے یہ جملہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلا تھا کہ ''یہ میرے ہاتھ سے قتل ہو جائے گا'' جس زبان سے جو بات نکل گئی وہ کبھی غلط نہیں ہوا کرتی۔ وہ جھوٹی ثابت نہیں ہوا کرتی۔ کہتا ہے: آج اگر نبی محمد ﷺ میرے اوپر صرف تھوک دیتے تب بھی میں مر جاتا۔

www.KitaboSunnat.com

دجالی فتنے اور غرقد کا درخت:

اللہ کی قسم مسلمانو! یہ ایک کافر ہے، جس نے نبی ﷺ کا کلمہ نہیں پڑھا۔ہم کیسے مسلمان ہیں؟ خیر ذرا آگے چلتے ہیں۔ آپ کہیں گے کہ یہ اُس دور کے کافر پیارے پیغمبر ﷺ کو دیکھتے تھے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملتے تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی مجالس میں بیٹھ کر باتیں سنتے تھے۔

جی ہاں میرے بھائیو! پیارے پیغمبر ﷺ نے اپنی زندگی میں ایک پیشین گوئی فرمائی تھی۔ صحیح مسلم میں ایک لمبی روایت آتی ہے۔ اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا گوش گزار کرتا ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب دجال دنیا میں آئے گا، فساد پھیلائے گا۔ ستر ہزار یہودی اُس کے ساتھی، سپاہی بنیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام سے اس بدبخت کا مقابلہ ہو گا۔ دورانِ مقابلہ یہ یہودی اس طرح قتل ہوں گے کہ اگر کوئی یہودی دیوار کی اَوٹ میں چھپا ہوگا وہ دیوار بول کر کہے گی اے اللہ کے بندے مجاہد! میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اسے نکال قتل کر دے۔ آپ نے فرمایا: درخت بھی بول کر کہیں گے، میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اِسے نکال کر قتل کر دے۔ اگر کسی پتھر کی اَوٹ میں کوئی یہودی چھپا ہوگا، وہ پتھر بھی بول کر کہے گا اے اللہ کے بندے! میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے، اسے نکال کر قتل کر۔ اللہ اکبر......! اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: دیواریں، پتھر اور درخت بول بول کر کہیں گے، کہ اے اللہ کے بندے! ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے، اسے قتل کر دے۔

پیارے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا لیکن ایک درخت ہے جو نہیں بولے گا۔ یہ درخت یہودی کا درخت ہے۔ جسے عربی میں ''غرقد'' کہا جاتا ہے۔ بعض علماء نے اس کا ترجمہ کیکر، ببول کا درخت کیا ہے۔ [صحیح مسلم: ۲۹۲۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! دیکھ لیجیے! آج چودہ سو سال گزر گئے، اللہ کی قسم! فلسطین کے ایک مجاہد سے ملاقات ہوئی، وہاں کے حالات و واقعات سننے کی آرزو کی۔ اُس نے بے شمار باتیں بتلائیں۔ان میں ایک بات یہ بھی کہی، کہتا ہے آج یہودی اسرائیل کے اندر اپنے کھیتوں، گھروں، سڑکوں پر ببول (غرقد) کا درخت بکثرت لگا رہے ہیں۔ وہ مجاہد بات کہتا چلا جارہا تھا اور مجھے پیارے پیغمبر ﷺ کی حدیث یاد آرہی تھی۔

دیکھ لو مسلمانو! ہم کیسے مسلمان ہیں، ہم نے پیارے پیغمبر ﷺ کے فرامین کو ترک کردیا، مگر یہودیوں نے یقین کر کے اپنے بچاؤ کے راستے تیار کر لیے۔

اللہ کی قسم! پیارے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا تھا: [تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الذِّلَّةَ] ''جہاد چھوڑ دو گے تو ذلت و رسوائی تمہارا مقدر بن جائے گی۔'' اللہ اکبر!

پیارے بھائیو! پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے دجال کے فتنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک بات یہ بھی ارشاد فرمائی: ''دجال ایک شخص کو پکڑے گا تلوار سے دوٹکڑے کردے گا۔صحیح مسلم کی روایت کے مطابق دونوں ٹکڑے ایک دوسرے سے اتنے فاصلے سے پھینک دے گا جتنی مسافت پر تیر جا کر گرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے اُسے یہ اختیار دیا ہو گا، کہ دوبارہ اُس شخص کو زندہ کرے گا اور کہے گا بول میں تیرا رب ہوں یا نہیں؟ میں نے تجھے قتل کیا پھر زندہ کردیا۔ وہ بندہ کہے گا کہ اب تو مجھے یقین ہوگیا کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں پیارے پیغمبر ﷺ نے اطلاع دے دی تھی۔

عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں بے شمار فتوحات ہوئیں:

صحابہ کہتے ہیں کہ ہمارا خیال یہ تھا کہ اتنے اڑیل، اتنے مضبوط ایمان والے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔صحابہ کے اندر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان کی یہی شہرت تھی۔ لیکن جب عمر شہید کردیے گئے تو پھر یہ نظریات تبدیل ہوئے کہ اتنے مضبوط ایمان والا یہ امت کا کوئی دوسرا ہی شخص ہوگا۔ اللہ اکبر۔

محترم بھائیو! آج سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق اس محرم الحرام میں ناجانے کیا کیا کہا جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا لیکن اِدھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر سے دیکھیے صحیح بخاری میں ایک روایت موجود ہے:
پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے خواب دیکھا لوگ ایک مکان میں جمع ہو رہے تھے، ان لوگوں میں سے ابوبکر اُٹھے اور ایک کنویں سے پانی کھینچنے لگے۔ دو تین ڈول پانی کے کھینچے پھر انھوں نے یہ ڈول سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اتنے ڈول کھینچے کہ میں نے اتنا شہ زور، طاقتور اور بہادر پہلوان کوئی شہ زور نہیں دیکھا۔ کنویں سے اتنے ڈول کھینچے کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا پلا کر اپنے ٹھکانوں پر لے جا رہے تھے۔ اس کی تعبیر اور مراد یہ تھی کہ میرے بعد سیدنا ابوبکر خلافت کی عنان سنبھالیں گے۔ ان کے بعد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے گی۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بے شمار فتوحات ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ بے شمار علاقے عطا فرمائے گا۔ صرف مختصر اتنی کہے دیتا ہوں۔ کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس قدر فتوحات ہوئیں اگر ان کی فتوحات کو زمانہ خلافت پر تقسیم کیا جائے یومیہ کے حساب سے تو اسّی مربع میل کا علاقہ فتح ہوا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اتنی فتوحات ہوئیں۔

اور اتفاق سے آج کی تاریخ بھی یکم محرم الحرام اُن کی شہادت کی تاریخ ہے۔ چھبیس ذوالحجہ کو ان پر حملہ ہوا تھا۔ ابولؤلؤ فیروز مجوسی آگ کے پجاری نے حملہ کیا۔ چار روز دنیا میں رہنے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ چوبیس ہجری یکم محرم الحرام یعنی آج سے چودہ سو ایک سال پہلے اپنے اللہ سے جا ملے تھے۔

میرے بھائیو! آیئے اللہ کی قسم! یہ واقعات سنانے کا مقصد کیا ہے؟ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِذِلَّةً] اگر جہاد چھوڑ دو گے تو تمہاری فتوحات بھی رک جائیں گی۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید کے اندر اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ﴾ عنقریب آپ کا رب آپ کو اس قدر دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ اس آیت سے یہی فتوحات اور اچھے ساتھی مراد ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعون ہمیشہ ڈوب جایا کرتے ہیں:

محترم بھائیو! آیئے آج بھی مایوسی کی کوئی بات نہیں۔ بہت سارے بھائی آج حالات دیکھتے ہیں اور پریشان ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جب کوئی پریشانی ہو اللہ کے قرآن کی تلاوت کیا کرو۔قرآن مجید میں اللہ رب العزت جابجا اپنے ماننے والے کمزور بندوں کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ ہمت بندھاتے ہیں۔

﴿ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۙ۝ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ۝ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ ۣ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴾ [الدخان : ۲۵/۲۹]

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وہ واقعہ بیان کیا جب فرعون کو بحر قلزم میں غوطے دے دے کر غرق کر دیا تھا۔ایک کمزور بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا تھا۔

بے شمار باغات، چشمے، کھیتیاں، محلات، کاروباری مراکز، فیکٹریاں ہم نے سب کچھ نعمتیں اور سہولتیں ان سے چھین لیں۔ ﴿ كَذٰلِكَ ۣ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴾ ایک کمزور قوم بنی اسرائیل کو مالک بنا دیا۔﴿ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دنیا میں اتنا بڑا واقعہ، اتنا بڑا سانحہ، اتنا بڑا حادثہ پیش آ چکا تھا، لیکن حالت یہ تھی کہ فرعونوں پر رونے والا دنیا میں زمینوں پر تھا اور نہ آسمانوں پر۔ ان بدبختوں پر کوئی آنسو بہانے والا نہیں ہے۔ اللہ کی قسم یہ فرعون ڈوب جایا کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ وقت کا فرعون امریکہ بھی ڈوب جائے گا۔ اللہ اکبر......

جی ہاں میرے بھائیو! لوگ کہتے ہیں کہ امریکہ بڑی طاقت والا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ فرعون جس کی قوتوں کے تذکرے اللہ نے اپنے قرآن میں کیے۔ اس کے جنود اور لشکروں کی باتیں قرآن نے سنائیں۔اس کی قوت بھی کوئی کم نہ تھی۔ اگر اس کی ترقی کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں تو اس ایک واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا میں جو سات عجوبے ہیں ان میں سے ان فرعونوں کی تعمیر کردہ بلڈنگ اہرام مصر ہے۔ آج تک سائنس دان حیران ہیں کہ چار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار سو من وزنی پتھر آسمانوں جیسی بلندیوں پر کیسے لے گئے اور ان پتھروں کو جس مسالے کے ساتھ جوڑا گیا ہے وہ ناخن سے زیادہ باریک ہے۔ دنیا بھر کے سائنس دان اُس مسالے کو عالمی لیبارٹریوں میں چیک کر چکے ہیں۔ دنیا بھر کی لیبارٹریاں یہ رپورٹ کرنے سے قاصر ہیں، کہ یہ مسالہ کن اجزاء سے بنایا گیا تھا۔ اتنی ترقی یافتہ قوم تھی لیکن میرے اللہ کی پکڑ آئی۔

﴿ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَٰكِهِينَ ۝ كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَٰهَا قَوْمًا ءَاخَرِينَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴾ [الدخان: ۲۵/ ۲۹]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے انھیں غرق کر دیا۔ ساری نعمتوں، سہولتوں کا مالک ایک کمزور قوم بنی اسرائیل کو بنا دیا۔ پھر کوئی ان کی میتوں پر رونے دھونے والا بھی نہیں تھا۔

امریکی فوجی ظالم و غاصب ہیں:

آج ہی دیکھ لیجیے امریکہ میں ایک فیشن عام پایا جاتا ہے کہ لڑکیاں دوستوں کے ساتھ گھومتی پھرتی ہیں۔ جس دوست سے حاملہ ہوئی، ہسپتال میں گئی بچہ جنم دیا۔ پھر بچہ چھوڑ کر بھاگ گئی۔ کچھ پتہ نہ تھا کہ باپ کون ہے۔ کس ماں نے جنم دیا۔ پھر گورنمنٹ ایسے بچوں کی پرورش کرتی ہے۔ بڑے ہوتے ہیں تو فوج میں بھرتی کر لیتے ہیں۔ آج عراق اور افغانستان میں ضرورت پیش آئی تو ایسے ہی حرام زادوں کو وہاں بھجوایا جا رہا ہے۔ میں نے خود یہ رپورٹ سنی۔ کہ بی بی سی آج سے چار مہینے پہلے یہ رپورٹ دے رہا تھا کہ ہر تیسرا امریکی حرام کے بچے کی پرورش اپنا بچہ سمجھ کر کر رہا ہے۔ یہ تعداد ہے۔ تو آج جب جنگ میں مرنے کے لیے ضرورت پڑتی ہے تو انھیں بھجوا دیا جاتا ہے۔ مجاہدین نے ان کی لاشوں کے انبار لگا دیے۔ آج امریکہ سے بکثرت تابوت تیار ہو کر جا رہے ہیں۔ لیکن ﴿ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴾ ان پر کوئی امریکی بھی رونے والا نہیں ہے۔ ان بدبختوں پر دنیا میں رونے والے کہاں سے آئیں گے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا اصل نقصان کیا ہے؟

ہمارے لوگوں میں بعض روشن خیال اٹھتے ہیں، کوئی کہتا ہے افغانیوں کا بڑا نقصان ہوا، عراقیوں کا اور کشمیریوں کو بڑا نقصان ہوا۔ اللہ کی قسم! مانتے ہیں ان کی دنیا کا نقصان ہو گیا ہو گا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان پر ہندوؤں اور امریکیوں کے حملے کا فائدہ یہ ہوا کہ وہ کھڑے ہو گئے۔

مسلمان کا نقصان یہ نہیں کہ اس کا مال تلف ہو جائے، اگر اس کا مال اللہ کی رضا کے لیے تلف ہو گیا اس کا بدلہ آخرت میں مل جائے گا۔ مسلمان کا نقصان یہ نہیں ہے کہ بیٹا شہید کر دیا جائے، اگر بیٹا شہید ہو گا تو بدلہ آخرت میں پائے گا۔ مسلمان اگر خود شہید ہو جائے، تو پھر بھی کوئی نقصان نہیں ہے کیونکہ وہ جنت میں چلا جائے گا۔ مسلمان کا اصل نقصان کیا ہے؟ آیئے میں بتلاتا چلا جاؤں۔

- مسلمان کا اصل نقصان یہ ہے کہ بے ایمان ہو جائے۔ ایمان سے خالی ہو جائے۔
- مسلمان کا نقصان یہ ہے کہ وہ اللہ کے دین کو چھوڑ بیٹھے۔
- مسلمان کا نقصان یہ ہے کہ اسلام سے بیگانہ ہو جائے۔
- مسلمان کا نقصان یہ ہے کہ فرامین نبوی کو ترک کر دے۔
- مسلمان کا نقصان یہ ہے کہ وہ اللہ کا قرآن چھوڑ بیٹھے۔
- مسلمان کا نقصان یہ ہے کہ وہ بے نماز ہو جائے۔
- مسلمان کا نقصان یہ ہے کہ وہ اللہ کے دین سے انحراف کر ڈالے۔
- مسلمان کا نقصان یہ ہے کہ اس کی آزادی چھن جائے۔
- مسلمان کا نقصان یہ ہے کہ وہ اللہ کی جنت کی راہ جہاد چھوڑ بیٹھے۔
- مسلمان کا نقصان یہ ہے کہ وہ آخرت پر دنیا کو ترجیح دے بیٹھے۔
- مسلمان کا نقصان یہ ہے کہ غلامی کے پھندے اپنے گلے میں ڈال کر اللہ کے دین کے بغیر، آزادی کے بغیر، جہاد کے بغیر، اللہ کی جنت کا فیصلہ کرنے کے بغیر، دنیا کی زندگی گزارنے کا فیصلہ کر لے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل صد احترام لاشیں اور قابل صد افسوس زندگیاں:

مسلمان کا نقصان یہ نہیں ہے کہ دنیا اس کے ہاتھ سے چلی جائے۔ اُس کی زمینیں چھین لی جائیں۔ اُس کا گھر مسمار کر دیا جائے۔ بیٹا شہید کر دیا جائے۔ خود مار دیا جائے۔ آج بہت سارے بھائی اس بات سے بھی پریشان ہوتے ہیں کہ لو جناب آج افغانستان، عراق میں لاشوں کے انبار پڑے ہیں۔ بے گور و کفن لاشوں کے ڈھیر لگے پڑے ہیں۔ انھیں کوئی دفنانے، کفنانے والا نہیں ہے۔ قبروں میں اتارنے والا نہیں۔ اللہ کی قسم! یہ بات ٹھیک ہے۔ مان لیتے ہیں بے گور و کفن لاشے افغانستان عراق کے اندر پڑے ہوں گے۔ جو اپنے گھروں کے تحفظ کے لیے کھڑے ہو گئے جنھوں نے زندگی دین کے مطابق گزارنے کا فیصلہ کیا۔ ان کی لاشیں بے گور و کفن پڑی ہوں گی۔ لیکن قابل صد احترام ہیں وہ لاشیں جو اللہ کی راہ میں کٹی پڑی ہیں۔ انھیں کوئی کفنانے والا نہیں، دفنانے والا نہیں۔ وہ لاشیں قابل صد احترام ہیں۔ لیکن قابل صد افسوس وہ زندہ لاشیں ہیں جو دین کے بغیر، قرآن کے بغیر، نبی ﷺ کے فرمان کے بغیر، جہاد کے بغیر، آزادی کے بغیر، اللہ کی جنت کا فیصلہ کیے بغیر، زندگی گزارنے کا فیصلہ کر لے۔ وہ زندہ لاش قابل صد افسوس ہے۔

مجاہدین کی پوری دنیا میں بکھری پناہ گاہیں:

محترم بھائیو! آج نقصان کے تجزیے کرنے والو! آیئے ذرا دیکھیں تو سہی کہ مسلمان کا نقصان اصل میں کیا ہے؟ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ ٹھیک ہے آج حالات ہمارے موافق نہیں۔ رکاوٹیں ہیں، مشکلات ہیں، لیکن ہم تو ایک بات سمجھتے ہیں، 90ء کے بعد افغانستان فتح ہوا تھا، مجاہدین کے پاس صرف ایک افغانستان بطورِ ٹھکانہ تھا۔ اس کے ساتھ افغانیوں پر پوری دنیا کا دباؤ تھا کہ ان مجاہدین کو ان کے علاقوں کی طرف روانہ کر دو۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ دبے دبے الفاظ میں معذرت کر لی۔ آپ کو یاد ہو گا، آٹھ نو سال پہلے اسامہ بن لادن افغانستان چھوڑ کر سوڈان چلے گئے۔ پھر سوڈان پر ساری دنیا کا دباؤ آیا۔ اسامہ بن لادن سوڈان سے پلٹ کر افغانستان آ گئے۔ افغانیوں پر پھر دنیا بھر کا دباؤ تھا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین سے معذرت کرو۔ انھیں ان کے ملکوں کی طرف روانہ کرو۔

اللہ اکبر! لیکن مجاہدین راتوں کو اٹھ کر اللہ کے سامنے گڑگڑایا کرتے تھے: اللہ تیری اتنی بڑی زمین کیا تیرے مجاہد بندوں کے لیے تنگ ہو جائے گی۔ اللہ کی قسم! مجاہدین راتوں کو اٹھ کر رویا کرتے تھے، گڑگڑایا کرتے تھے، دیکھ لو اللہ نے مجاہدین کے لیے کتنی زمینیں کھول دیں۔ افغانستان دوبارہ مجاہدین کا ٹھکانہ بن گیا۔ عراق بھی اتنی بڑی پناہ گاہ ثابت ہوا کہ ساری دنیا کے مجاہدین کو عراق اپنی زمین پر بلا رہا ہے۔ الحمد للہ! اب کشمیر مجاہدین کی پناہ گاہ بن چکا ہے۔ فلپائن، چیچنیا، برما، اراکان، فلسطین یہ یہ تمام ملک اللہ کے مجاہد بندوں کی پناہ گاہیں بن گئی ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے دروازے کھول دیے۔

اللہ کی قسم! مجاہدین کی تو ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے، کہ دنیا کے کسی کونے میں جہاد کا آغاز ہوتا ہے۔ اللہ اسے پوری دنیا میں پھیلا دیا کرتا ہے۔ پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے ((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ)) [صحیح البخاري، فضائل المدینة، بَابُ: فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ، رقم: ۱۸۷۱] کے الفاظ بولتے ہوئے مدینہ کی چھوٹی سے بستی سے جہاد کا آغاز فرمایا تھا اور ایک صدی کے اندر (ربع) چوتھائی دنیا کے مالک، حاکم اور فرمانروا بن چکے تھے۔ بقیہ دنیائے کفران کے نام سے لرزہ براندام تھی۔ دنیائے کفران کے نام سے خوفزدہ تھی۔

درندے جنگل خالی کر کے چل دیے:

اللہ اکبر! اللہ کے نبی کا ایک ماننے والا عتبہ بن غزوان بھی ہے۔ (ابن عساکر کے حوالے سے میں نے یہ واقعہ دیکھا) عتبہ بن غزوان مدینہ سے لڑتے لڑتے، جہاد کرتے ہوئے چلا یہاں تک کہ افریقہ کے جنگلوں تک پہنچ گیا، وہاں ایک پرفضا مقام دیکھا، ساتھیوں سے کہا: ساتھیو! اللہ نے یہاں تک فتوحات سے نواز دیا ہے۔ ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ﴾ اے میرے نبی! عنقریب اتنا عطا کروں گا کہ تو راضی ہو جائے گا اور تیرے ماننے والوں کو بھی وسعتیں مل جائیں گی۔ اللہ اکبر...... اللہ نے اتنا دیا، کہ سیدنا عتبہ بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوان افریقہ کے جنگلات تک فاتح بن کر پہنچے ہوئے تھے۔ساتھیوں سے کہا کہ اس جنگل کی کٹائی کر کے یہاں ایک چھاؤنی آباد کرنا چاہتا ہوں۔ ساتھیوں نے کہا امیر لشکر! اس جنگل میں بڑے بڑے شیر، چیتے ، بہت بڑے اژدھے،سانپ ہیں ان کا کیا کرو گے؟

مؤرخ ابن عساکر لکھتا ہے کہ فجر کی نماز پڑھی۔گھوڑا پکڑا چند ساتھیوں کو ہمراہ لیا۔ ٹیلے پر کھڑے ہو گئے اور جنگل کی جانب منہ کر کے ایک آواز بلند کی، کہا: جنگل کے درندو! جنگل کے حشرات الارض! یہاں غلامانِ محمد (ﷺ) آئے ہیں۔ لہٰذا یہ جنگل خالی کر دیجیے۔ اس جنگل کی انھیں ضرورت ہے۔ مؤرخ لکھتے ہیں کہ تین روز تک یہ آواز لگاتے رہے۔ تیسرے روز شیر اور دوسرے جنگلی درندے جنگل خالی چھوڑ کر بھاگ رہے تھے۔ اس جنگل کٹائی کر کے قیروان کا شہر اور چھاؤنی آباد کی۔ آج تک وہ شہر آباد ہے۔ ﴿وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: زمین و آسمان کے سارے لشکر اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ جس سے چاہے اپنے دین کا کام لے سکتا ہے۔ اللہ کسی کا محتاج نہیں۔

اللہ اپنے دین کا کام لیتا رہے گا؟

میرے بھائیو ذرا غور کیجیے! پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ ابھی دنیا میں موجود تھے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ﴾

اللہ قرآن کریم کے اندر فرماتے ہیں، اے نبی! آپ آج ہو کل نہیں ہو گے لیکن میرا دین باقی رہے گا۔ اب ذرا ترتیب دیکھتے جایئے: اللہ کے پیغمبر ﷺ دنیا سے چلے ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ اللہ کے دین کا کام کرتے رہے۔

- سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دنیا سے چلے گئے۔تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے۔اور یہ دونوں صحابہ تو وہ ہیں ایک مرتبہ مسجد نبوی سے نکلتے ہوئے پیارے پیغمبر علیہ السلام نے دائیں ہاتھ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لیا ہوا تھا۔ بائیں میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ دونوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھ یوں بلند کرتے ہوئے باہر نکل رہے تھے اور دروازے میں کھڑے ہو کر پیارے پیغمبر علیہ السلام فرما رہے تھے کہ لوگو دیکھ لو، جیسے آج ہم دنیا میں تینوں اکٹھے ہیں اس زندگی کے بعد بھی ایسے ہی ہوں گے۔ اللہ اکبر......

- پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دنیا سے چلے گئے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے۔
- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ دنیا سے چلے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نظامِ خلافت سنبھالا۔
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آئے۔
- سیدنا حسن رضی اللہ عنہ دنیا سے چلے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آئے۔
- سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دنیا سے چلے تو ان کا بیٹا یزید آیا۔
- یزید دنیا سے چلے تو مروان آئے۔
- مروان دنیا سے چلے تو حکم آئے۔
- حکم دنیا سے چلے تو عبدالملک آئے۔
- عبدالملک دنیا سے چلے تو ولید بن عبدالملک آئے۔
- ولید بن عبدالملک دنیا سے چلے تو سلمان بن عبدالملک آئے۔
- سلمان دنیا سے چلے تو عمر بن عبدالعزیز آئے۔
- عمر بن عبدالعزیز دنیا سے چلے تو یزید بن عبدالملک آئے۔
- یزید بن عبدالملک دنیا سے چلے تو ہشام بن عبدالملک آئے۔

الغرض ایک کے بعد دوسرے نے عنانِ خلافت سنبھالی۔ اللہ اپنے دین کا کام لیتا رہے۔ ﴿وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمین و آسمان کے سارے لشکر اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ جس سے چاہے اپنے دین کا کام لے سکتا ہے۔ اللہ اکبر......!

شیر قدموں کے نشان مٹاتا چلا گیا:

کشمیر سے آنے والے بھائیوں نے یہ واقعہ سنایا کہتے ہیں کہ ایک دن ہم کارروائی کرنے کے لیے جا رہے تھے، موسم کی خرابی کی وجہ سے راستے میں برف باری ہو رہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ جب برف پڑتی ہے تو اتنی نرم ہوتی ہے جیسے پسے ہوئے آٹے پر ہاتھ رکھا جائے تو ہاتھ کا نشان پڑ جاتا ہے، ایسے ہی برف پر نشان پڑ جاتا ہے۔ اس حالت میں ہم کارروائی کے لیے جا رہے تھے کہ راستے میں برف پڑنا شروع ہوگئی برف پر ہمارے قدم اپنے نشان چھوڑتے جا رہے تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو روک لیا اور کہا بھائیو! ان قدموں کے نشانات پر چلتی ہوئی انڈین آرمی پیچھے آ جائے گی۔ کارروائی رہ جائے گی، کارروائی سے پہلے آرمی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔ بتلاؤ! کیا کیا جائے کہ ان قدموں کے نشان مٹتے چلے جائیں۔ مشورہ یہ طے پایا کہ دو ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ دو وہ درختوں کی ٹہنوں سے قدموں کے نشانات مٹاتے آئیں گے۔ انڈین آرمی یہ سمجھے کہ یہاں سے کوئی کشمیری اپنے گھر کے لیے لکڑیاں کھینچتا ہوا گیا ہے۔ مغالطے میں مبتلا ہو جائے گی اور ہمارے پیچھے نہیں آئے گی۔ دو ساتھیوں کو پیچھے بھجوا دیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ واپس آ گئے۔ امیر نے واپس آنے کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا: کہ امیر صاحب کام ہو چکا ہے۔'' امیر نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شیر کو ہمارے قدموں کے نشانات مٹانے پر مقرر کر دیا ہے۔ وہ بھاگ بھاگ کر ہمارے قدموں کو مٹاتا جا رہا ہے۔ ﴿وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں زمین و آسمان کے سارے لشکر اللہ کے لیے ہیں، وہ جس سے چاہے اپنے دین کا کام لے سکتا ہے۔

محترم بھائیو! پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ بش نجانے ٹھیک کہتا ہے، کہ میرا ورلڈ ٹریڈ سنٹر اسامہ بن لادن کے ساتھیوں نے گرایا ہے۔ اگر ٹھیک کہتا ہے تو مجاہدین نے پچیس سال پہلے پاکستان کے ایک کونے سے جہاد کا آغاز کیا تھا۔ اور الحمد للہ وہ بائیس ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے امریکہ کے در و دیوار تک جا پہنچے ہیں۔

ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ آج امریکہ خود ہی مرنے کے لیے اُس جگہ آیا ہے۔ جہاں جو بھی آیا اللہ کے فضل و کرم سے واپس جا نہ پایا۔ یہی افغانستان برطانیہ کا قبرستان بنا، روس کا قبرستان بنا، اور اب امریکہ اسی افغانستان میں آیا ہے تو واپس سلامتی کے ساتھ نہیں جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو شہیدوں کے درمیان لیٹا ہوا زندہ مجاہد:

آج کل بی بی سی والوں نے مجاہدین کی کردارکشی کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ صبح صبح کسی مخالف شخص کو پکڑتے ہیں جو ریڈیو پر کھڑا ہو کر جہاد کے خلاف باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ چند روز کی بات ہے میں نے ایک دن سنا کہ ایک جہاد مخالف شخص کو انھوں نے کھڑا کیا اور اُسے کہہ رہے تھے کہ اپنی زندگی کا واقعہ سناؤ، لیکن افغان وہ سادہ لوح قوم ہے، کبھی کبھار ایسی بات کہہ ڈالتے ہیں جو ان کے کام کی نہیں ہوتی لیکن مجاہدین کے مفاد کی ہوا کرتی ہے۔ اب افغان بات شروع کرتا ہے اور کہتا ہے ایک بار ہم پانچ مجاہد تھے، ان میں دو عربی اور دو افغانی مجاہد تھے۔ پانچواں میں تھا۔ اور روسیوں کے خلاف شدید معرکہ شروع ہو گیا۔ روسیوں کا بہت بڑا لشکر تھا، میرے ساتھ دونوں عربی ساتھی شہید ہو کر گر پڑے۔ (میں نے خود دیکھا افغانوں کے اندر عربی شہید ہو جاتے تو افغانی یہ سمجھتے تھے کہ یہ معرکہ ہمارے حق میں نہیں جائے گا، اُس معرکے کو چھوڑنے کی کوشش کرتے تھے تاکہ دوبارہ منظم ہو کر آئیں) پہلے ہی روسی لشکر بہت بڑا تھا اور ہم آہستہ آہستہ پسپائی اختیار کر رہے تھے، وہ پیچھے دھکیل رہے تھے۔ ہم صرف تین مجاہد تھے، کہ اتنے میں پیچھے سے مجاہدین کی نئی تازہ جماعت آئی جو روسیوں کو دھکیل کر پیچھے لے گئی۔ کہتا ہے جب ہم ان دونوں شہیدوں کی لاشوں کے پاس پہنچے تو میرے امیر نے حکم دیا، کہ میں ان لاشوں کے پاس رک جاؤں، میں رک گیا، اور مجھے یہ بھی حکم تھا کہ ہم اکٹھے واپس چلیں گے، میں وہاں کھڑا امیر کا انتظار کرنے لگا۔ اس وقت دن کو دھوپ اور رات کو سخت سردی ہو جاتی تھی۔ میں نے عربی بھائیوں کی لاشوں کو اٹھایا ایک جھاڑی کی اوٹ میں لٹا دیا۔ اپنی چادر اتار کر دونوں کے اوپر ڈال دی۔ امیر کا انتظار کرتے ہوئے عصر کا وقت ہونے کو آیا تو سخت سرد ہوائیں چلنے لگیں۔ جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر موجود برف کو چھو کر آ رہی تھیں۔ میرا خون جمنے لگا، میں کپکپانے لگا، پریشان ہوا کہ اب کیا کروں؟ سردی سے بچاؤ کا طریقہ کیا ہو؟ کہتا ہے میں اِدھر اُدھر بھاگتا ہوں چکر لگاتا ہوں۔ بالآخر میں نے سوچا شہیدوں کے اوپر سے اپنی چادر اٹھا لیتا ہوں لیکن اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احساس نے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا کہ اپنے بھائیوں سے کپڑا اٹھا کر اپنے اوپر اُوڑھ لو گے؟ لیکن پھر بھی سوچتا رہا کہ سردی سے کیسے بچا جائے؟ پھر سوچتے ہوئے اللہ نے ایک بات ذہن میں ڈالی کہ دونوں لیٹے ہوئے شہیدوں کے درمیان تیسرے آدمی کے لیٹنے کی گنجائش موجود تھی۔ میں ان دونوں کے درمیان لیٹ گیا۔ ہم نے برفانی رات ایک چادر تلے گزاری۔

اللہ کی قسم! آج آپ کے بیٹے، آپ کے بھائی پھر سے ان برفوں میں یوں جہاد کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آیئے! مجاہدین کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کھڑے ہو جایئے۔ اور مت گھبرایئے۔ ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں کہ اللہ کی طرف سے راستے کھلتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ اکبر......

ایک دن امیر محترم (حافظ صاحب) تقریر فرما رہے تھے، ٹیلی فون پر گھنٹی بجنا شروع ہوئی۔ ہم نے ٹیلی فون سنا۔ بھائی اپنے ایک معرکے کی اطلاع دے رہے تھے۔ بتلا رہے تھے کہ انڈین آرمی مشقوں میں مصروف ہے، اور جب آرمی مشقیں کرتی ہے تو ایک مرحلہ ایسا بھی آتا ہے کہ آرمی کے دو گروپ بن جاتے ہی۔ ایک گروپ حملہ آور ہوتا ہے دوسرا گروپ دفاع کرتا ہے لیکن دونوں گروپ ہی ربڑ کی گولیاں استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح آرمی مشقوں میں مصروف تھی اور بھائیوں نے ریکی کی۔ تو دو فدائی اصلی گولیاں لے کر ان کی مشقوں میں شامل ہو گئے۔ جب کارروائی شروع کی تو پہلے مشقیں کروانے والوں کو ڈھیر کیا۔ نشانہ تاک تاک کر ہندو فوجیوں پر فائرنگ کرنے لگے۔ جتنے پھڑکا سکتے تھے پھڑکائے۔ پھر کامیابی کے ساتھ وہاں سے نکل گئے۔ آج تک ہندو آرمی ان دونوں فدائیوں کی ہوا بھی نہ چھو سکی۔

گوریلا کارروائیوں کے نت نئے انداز:

محترم بھائیو! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ تاریخ ان اوراق میں مجاہدین نے ایک نیا باب رقم کیا ہے۔ اس سے پہلے بھی ہمارے اسلاف میں سے جرنیل موجود تھے کہ گوریلا کارروائیوں کا استاد اپنے گوریلا شاگردوں کو درس دیتا ہے، سبق پڑھاتا ہے، وہ بتلاتا ہے کہ دشمن کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقصان پہنچانے کے لیے کون سا وقت زیادہ موزوں ہوتا ہے۔

ان اساتذہ میں سے خالد بن ولید ہیں۔ اس مسلم جرنیل کی عمر چالیس سال پانچ ماہ پائی۔ (ہمارے ہاں تیس پینتیس سال کے مرد ''بچے'' ہوتے ہیں۔) چالیس سال عمر کو نہیں پہنچے تھے۔ مؤرخین کا اتفاق ہے کہ دو سو کے قریب جنگیں لڑیں اور کسی ایک جنگ میں بھی شکست نہیں کھائی۔ ہمیشہ نئے اینگل سے آئے۔

انھی گوریلا کے اساتذہ میں سے دوسرے عمر مختار الجزائری ہیں۔ ایک انگریز مؤرخ لکھتا ہے کہ اگر ان کے معرکوں کو جمع کیا جائے تو وہ ایک ہزار سے زائد بنتے ہیں۔ یہ شخص بائیس سال تک فرانس اور اٹلی کے خلاف جہاد کرتا رہا۔

اس لیے میں سمجھتا ہوں اگر گوریلا کا استاد اپنے گوریلا شاگردوں کو درس دے گا تو یہ ضرور بتلائے گا کہ گوریلا کون کون سے وقتوں میں زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آرمی کا استاد اپنے فوجیوں کو درس دے گا تو بتلائے گا کہ مشقوں کے دوران دشمن کس طرح سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اللہ کی قسم! جب تک ٹریننگ میں ایسی کارروائیاں شامل نہیں کی جائیں گی، گوریلا کے استاد کا، آرمی کے استاد کا درس نامکمل رہے گا۔ الحمد للہ! آج مجاہدین ایسی کارروائیاں کر رہے ہیں۔

جنرل ضیاء الحق کی دھمکی:

آئیے! پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ ٹھیک ہے حکمرانوں کا اپنا کردار ہوگا، آج جب ملک چاروں طرف سے مصیبت کی لپیٹ میں ہے لیکن یہ کبھی بسنت مناتے ہیں، کبھی لڑکوں اور لڑکیوں کی میراتھن ریس کروانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور خود بیٹھ کر تماشا دیکھتے ہیں۔ خیر میری ان سے صرف یہی التماس ہے، جنرل پرویز مشرف! آپ نے فرمایا کہ میں پانیوں کے لیے جان لڑا دوں گا۔ ہم کہتے ہیں کہ جان لڑانے کا وقت ابھی ہے۔ کب لڑاؤ گے؟ یاد کرو جب جنرل ضیاء الحق کے دور میں انڈیا نے دریائے جہلم پر وولر بیراج بنانے کی کوشش کی تھی تو جنرل ضیاء الحق نے یہ دھمکی دی تھی: اگر ہمیں پانی کے لیے جنگ لڑنا پڑی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم لڑیں گے۔ انڈیا نے بیراج روک دیا تھا لیکن جس دن جنرل ضیاء الحق نے وفات پائی اُسی دن انڈیا نے جہلم پر وولر بیراج مکمل کر کے نہریں نکال لیں۔ پھر دریائے نیلم کا رخ پھیرلیا، بائیس کلومیٹر سرنگ کھود لی۔ کشن گنگا کے نام سے ڈیم کی تعمیر جاری ہے۔ اس کے علاوہ دریائے چناب پر بگلیہار ڈیم بنالیا۔ اس کے علاوہ دریائے راوی، دریائے ستلج اور بیاس پہلے سے ہی بند ہیں۔ انتہاء تو یہ ہے کہ یہ بے چارے بگلیہار ڈیم پر مذاکرات کی رٹ لگا رہے ہیں۔ اور وہ ایک ہفتہ پہلے نارووال کے ساتھ گرداس پور میں کنڈی ڈیم کے نام سے مزید ایک ڈیم بنانے کا اعلان کر رہے ہیں۔

خاموشیوں کے نقصانات:

پھر یہ ہندوستان افغانیوں کو بھی اُکسا رہا ہے کیونکہ دریائے سندھ کی دو بڑی شاخیں ایک سکردو سے آتی ہے اور ایک افغانستان سے آتی ہے۔ اگر صرف سکردو سے آنے والا پانی باقی رہ جائے گا۔ تو آپ کے پاس پینے کا پانی بھی نہیں ہوگا۔ تو بتایئے جنرل صاحب! کب جان لڑاؤ گے؟ ہم کہتے ہیں: آج فیصلہ کرنے کا وقت ہے۔ ہندو کو صاف دھمکی دو۔ آپ کے مذاکرات نہیں، چکنی چپڑی باتیں نہیں، آپ کی منت سماجت نہیں سمجھے گا وہ تو صرف کلاشن کی آواز، گن گرج کی آواز سمجھتا ہے۔ وہ بڑا مکار ہے آپ کی باتوں سے رام نہیں ہوگا۔ پھر جب وہاں مذاکرات ناکام ہوئے تو کہا گیا ہم ورلڈ بنک کے پاس جا رہے ہیں۔ وہ سندھ طاس معاہدے کا ضامن ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کیا اقوام متحدہ کشمیر معاہدے کا ضامن نہ تھا؟ پچپن سال میں اُس نے کیا کیا؟ جواب یہ کچھ کریں گے۔ یہ کچھ نہیں کریں گے۔ دوسرے ہمارے وزیراعظم شوکت عزیز صاحب بولتے ہیں: کہ ہم کشمیریوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کریں گے۔ ہم کہتے ہیں تمہاری انہی خاموشیوں نے ہمیں پہلے ہی مروا دیا ہے۔ تمہاری خاموشیوں نے تین دریا بند کروا دیے۔ باقی تین دریا بھی بند کروا رہے ہیں۔

یہ تمہاری خاموشیوں نے آدھا پاکستان توڑ دیا۔ تمہاری خاموشیوں نے سیاچن گلیشیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سے چھنوا دیا۔تمہاری خاموشیوں کی وجہ سے آج پاکستان خطرات میں گرا ہوا ہے۔اس مسئلے کا حل خاموشیاں نہیں ہے۔ آپ کی توپوں کی گن گرج، ٹینکوں کی گڑگڑاہٹ، ان مسائل کا حل آپ کا اعلان جہاد ہے۔خاموشیاں نہیں۔اللہ کا قرآن پڑھو اور جہاد کا اعلان کرو۔اگر ان مسائل کا حل چاہتے ہو۔

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13

مسلمان کا ماضی ......شہید یا غازی

(رحمۃ للعالمین اسلامک سنٹر۔شاد باغ لاہور)

- نبوت ورسالت کی زبان سے جنت کی ضمانت پانے والے شہید صحابہ
- مجاہدین اسلام کے جرأت مندانہ اقدام اور فتح کی خوشخبری
- امریکی تھنک ٹنک کا ماننا ہے کہ سپر پاور پاکستان ہوگا۔
- رمضان المبارک کا مہینہ اور رسول کائنات کی سنت وسیرت
- ہندو ہمارا پسندیدہ کیونکر ہوسکتا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ...... أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٍ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ۔ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الْقُرْآنِ ۚ وَ مَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهٖ ۚ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ [التوبة : 9:111]

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ الْغَزْوِ، مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ۔

[صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب ذم من مات، و لم یغز، ولم یحدث نفسه بالغزو، رقم: ١٩١٠۔(١٥٠٠)]

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ [صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب تمنی الشهادة، رقم:٢٧٩٧] أو کما قال رسول الله ﷺ!

تلاوت کردہ آیت مبارکہ کے اندر اللہ رب العزت مومنوں کے ساتھ ان کی جان اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال کے عوض جنت کا سودا فرما رہا ہیں۔

وہ مومن کام کیا کریں گے؟ ﴿يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ وہ اللہ کی راہ میں لڑیں گے۔ ﴿فَيَقْتُلُوْنَ﴾ کافروں کو قتل کریں گے۔ ﴿وَ يُقْتَلُوْنَ﴾ یا پھر شہادتیں پا کر اللہ کی بارگاہ میں لبیک کہتے جائیں گے۔

رمضان المبارک کا مہینہ جہاد فی سبیل اللہ کا مہینہ ہے۔ وقت کے فرعونوں کو کاٹ کر پھینک دینے کا اور ان سے اللہ کی زمین کو پاک و صاف کرنے کا مہینہ ہے...... رمضان المبارک کا مہینہ شہادتوں کا مہینہ ہے...... فتوحات کا مہینہ ہے...... مسجدیں چھوڑ کر معرکے کے میدانوں میں کھڑے ہو کر اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کرنے کا مہینہ ہے...... رات ہم گیارہ بجے کے قریب ملتان سے پروگرام کر کے واپس آ رہے تھے کہ عثمان بھائی نے اس موضوع ''مسلمان کا ماضی ...... شہید یا غازی'' کے متعلق بتایا۔ میں کوشش کروں گا کہ اسی موضوع میں رہ کر آپ سے گفتگو کر سکوں۔

جنت کی ضمانت پانے والے:

پیارے پیغمبر ﷺ نے معرکہ بدر لڑا۔ اس کے بعد میدانِ احد سجایا۔ اُحد میں دورانِ جنگ ایک ایسا موقعہ بھی آیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس صرف نو صحابہ ﷡ رہ جاتے ہیں۔ ان میں سے دو مہاجر اور سات انصاری ہیں۔ دوسری طرف کفار کے لشکر ہے جو اللہ کے نبی ﷺ کی طرف چڑھتا ہوا، بڑھتا ہوا آ رہا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ اپنے نو ساتھیوں میں ایک جملہ ارشاد فرمایا: **''کون ہے؟ جو انھیں ہم سے دھکیل کر دُور لے جائے۔ میں محمد ﷺ اُس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''**

انصاری صحابی ہاتھ میں تلوار لیے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ کافروں کی صفیں اُدھیڑتے ہوئے، پچھاڑتے، زبردست حملہ کرتے، انھیں بدحواس کر کے، دھکیل کر پیچھے لے جاتے ہیں۔ صحابی نے اتنے زخم کھائے کہ گرتے ہی جامِ شہادت نوش کر جاتے ہیں۔ کفارِ مکہ کا لشکر پھر اللہ کے نبی ﷺ کی طرف بڑھنے لگا۔ آپ نے پھر وہی جملہ دہرایا۔ یہ جملہ بار بار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہرانے کا مطلب یہ تھا، کہ اللہ کے نبی علیہ السلام اپنے ایک ایک جانثار کو اجازت دے رہے تھے۔فرمایا: **"کون ہے؟ جو انھیں ہم سے دھکیل کر دُور لے جائے۔ میں محمد ﷺ اُس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"**

دوسرا صحابی آگے بڑھا ۔ اس نے بھی کافروں کی صفوں کو اتھل پتھل کرتا، زخم لگاتا، زور دار حملہ کرتا، دھکیل کر پیچھے لے جاتا ہے۔ اُس صحابی نے بھی اتنے زخم کھائے کہ گرتے ہی جامِ شہادت نوش کیا۔ کفار مکہ کا لشکر اللہ کے نبی ﷺ کی طرف پھر بڑھنے لگا۔ آپ نے پھر وہی جملہ ارشاد فرمایا۔ تیسرا صحابی آگے بڑھا۔ کافروں کو کاٹتے، پھاڑتے، ان کی لاشوں کے انبار لگاتے ہوئے ان کی صفوں میں گھس جاتا ہے۔ اور دھکیل کر پیچھے لے جاتا ہے۔ اس صحابی نے بھی اتنے زخم کھائے کہ گرتے ہی جامِ شہادت نوش کر کے بارگاہِ الٰہی میں لبیک کہہ جاتا ہے۔

پھر چوتھی بار، پانچویں بار ایک ایک صحابی آگے بڑھتا رہا، کافروں پر بجلی بن کر ٹوٹتا رہا اور بالآخر شہادتیں پا کر اللہ کی جنت طرف لبیک کہتا رہا۔ دو صحابی رہ جاتے ہیں جو اللہ کے نبی علیہ السلام کے سامنے لڑتے ہیں، کبھی پیچھے لڑتے ہیں، کبھی دائیں لڑتے ہیں، کبھی بائیں لڑتے ہیں۔ اللہ اکبر...... زندگی مبارک میں اللہ کے نبی علیہ السلام کے تحفظ کی ضرورت پیش آئی تو یوں لڑے اور قربانیاں پیش کیں۔

نصف پنڈلی تک زمین کھود کر خود کو گاڑ لیا:

جب اللہ کے نبی ﷺ اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے تو مسیلمہ کذاب (بد بخت) نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف مجاہدین اسلام کو روانہ کیا۔ مجاہدین جب مسیلمہ کذاب کے مقابلے میں پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ اُس دور کے سارے عیسائی جمع ہیں، اس دور کی سب سے بڑی قوت ایران، اس کے دس ہزار سپاہی مسیلمہ کذاب کی مدد کے لیے عملاً موجود ہیں، ان کے علاوہ روم کے عیسائی بھی میدانِ جنگ میں کود پڑتے ہیں۔ بہت سارے کافر قبائل بھی مدد کے لیے پہنچ جاتے ہیں۔ مجاہدین بھانپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے کہ معرکہ (جنگ یمامہ) بہت سخت ہو گا۔ معرکہ شروع ہونے سے پہلے ایک مجاہد ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دیتے ہیں۔ جھنڈا تھماتے ہوئے کہتے ہیں: ثابت! شاید معرکہ بڑا سخت ہو گا، تم یہ خیال رکھنا کہ ہمارا جھنڈا گرنے نہ پائے۔ ثابت بن قیس نے سر پہ کفن باندھ لیا۔ سفید لباس پہن لیا۔ اپنے کفن پر حنوط خوشبو (جو مُردوں کو لگائی جاتی ہے) مَلنے لگے۔ گویا کہ مجاہد اپنی زندگی میں شہادت کی موت کی تیاری کرنے لگا۔ نصف پنڈلی تک زمین کھودی اور اس میں خود کو گاڑ لیا۔ پھر انصار کا جھنڈا لہرا کر اعلان کیا: انصاریو......! جب تک ثابت بن قیس بن شماس زندہ ہے تمہارا جھنڈا یہیں پہ لہراتا ہوا تمہیں دکھائی دے گا۔ اس جرأت کے ساتھ لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ اللہ اکبر......! کس کس مجاہد کا تذکرہ کریں؟

انصاریو! تم کہاں ہو؟ میری طرف آؤ:

اس جنگ کا سب سے پہلا زخمی، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی، ابوخلیل عبدالرحمٰن بن عبداللہ، البالغی، الأوسی، الانصاری رضی اللہ عنہ معرکہ شروع ہوتے ہی ایک تیر آیا اور ان کے کندھے اور دل کے درمیان زخم کرتا ہوا گزر جاتا ہے۔ بائیں ہاتھ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ تو مجاہدین نے اس زخمی کو اٹھایا اور پیچھے گاڑے ہوئے خیمے میں لٹا دیا۔ اتفاق سے معرکے میں مجاہدین کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں۔ سیدنا معن بن عدی رضی اللہ عنہ آوازہ بلند کرتے ہیں:

انصاریو! تم کہاں ہو......؟ میری طرف آؤ...... میری طرف آؤ۔

یہ معن بن عدی رضی اللہ عنہ کون ہیں؟......!! پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ مدینہ آتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤاخات قائم کی۔ ایک انصاری کو ایک مہاجر کا بھائی بنایا۔ ایک مہاجر کو ایک انصاری کا بھائی بنایا۔ (اللہ اکبر! ہمارے معاشرے میں یہ تقسیم ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی، کہ "یہ مہاجر ہے!"...... "یہ لوکل ہے"۔ "یہ لاہوری باشندہ ہے"، "پتہ نہیں یہ کس علاقے سے ہجرت کر کے آیا ہے۔") اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤاخات قائم کی۔ اور سیدنا معن بن عدی رضی اللہ عنہ کو سیدنا زید رضی اللہ عنہ بن خطاب کا بھائی بنایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے بڑے بھائی تھے، انھوں نے اسلام بھی عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے قبول کیا، اور شہادت کا مرتبہ بھی پہلے پا کر اپنے اللہ سے جا ملے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بڑے بھائی نے اپنے بڑا ہونے کا ثبوت دیا، مجھ سے پہلے ایمان قبول کیا، اور مجھ سے پہلے شہادت پا کر اللہ کی جنت میں لبیک کہہ گئے۔ اللہ اکبر)

یہ معن بن عدی رضی اللہ عنہ وہ ہیں......!! جب پیارے پیغمبر محمد ﷺ دنیائے فانی سے رخصت ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آنسو بہا رہے تھے، پریشان حال تھے۔ کوئی کہہ رہا تھا کاش ......! میں اللہ کے نبی ﷺ کی زندگی میں مر گیا ہوتا۔ مجھے یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ اللہ کے نبی ﷺ کے بعد کسی فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں، وقت معن بن عدی رضی اللہ عنہ نے ایک تاریخی جملہ ادا فرمایا: ''لوگو! اللہ کی قسم! مجھے اللہ کے نبی ﷺ کی زندگی میں مرنا اس لیے پسند نہیں تھا، کیونکہ میں چاہتا ہوں جس طرح ہم نے اللہ کے نبی ﷺ کی زندگی میں جہاد کیا، زخم کھائے، بیٹے پیش کیے، مال خرچ کیا، اللہ کے نبی ﷺ کی رسالت و نبوت کی تصدیق کی، آپ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ہم آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کے لیے لڑتے رہیں، غلبہ اسلام کے لیے قربانیاں پیش کرتے رہیں۔ نبی علیہ السلام کی رسالت و نبوت کی تصدیق کرتے رہیں۔

دایاں بازو بھی کٹ گیا:

معن بن عدی یہ آوازہ لگاتے ہیں: ''انصاریو! تم کہاں ہو؟...... میری طرف آؤ...... میری طرف آؤ۔'' جب مجاہدین کے پاؤں اکھڑ چکے تھے۔ یہ آواز سنتے ہی مجاہدین بھاگ بھاگ کر ان کی طرف جمع ہونے لگے۔ یہاں تک کہ معرکے کا پہلا زخمی ابو خلیل جو خیمے میں زخمی پڑا ہوا تھا وہ بھی دائیں ہاتھ میں تلوار اٹھائے بھاگتا ہوا آ رہا ہے۔

لوگوں نے پوچھا: ''ابو خلیل کہاں جا رہے ہو؟''

اُس نے کہا: ''میرا نام لے کر بلایا جا رہا ہے۔''

لوگوں نے کہا: ''ابو خلیل نام تو نہیں لیا گیا بلکہ آپ کے قبیلے کو آواز دی گئی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں: ''میں بھی تو انصار کا ایک فرد ہوں۔ میرے قبیلے کو آواز دی جا رہی ہے، گویا کہ میرا نام لے کر بلایا جا رہا ہے۔'' (لاہوریو! ذرا فرق تو ملاحظہ فرمائیے! آج ہر کوئی اپنی ذمہ داری دوسرے پر ڈال دیتا ہے۔ لیکن یہاں مطلق ایک قبیلے کو آواز دی جا رہی ہے اور صحابی کہتے ہیں کہ میرا نام لے کر بلایا جا رہا ہے) لوگوں نے کہا: اس پکار سے زخمی لوگ تو مراد نہیں ہیں۔ جواب دیا: ''کچھ بھی ہو، میں چونکہ انصار کا ایک فرد ہوں، اس لیے معرکے کے میدان میں گھسٹ کر بھی جانا پڑا تو ضرور جاؤں گا۔''

معرکے میں شریک ہوئے۔ لڑتے ہوئے دایاں بازو بھی کٹ گیا۔ معرکے کا میدان ہے اور موت وحیات کی کشمکش ہے۔ آنکھیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی گویا کہ کسی انتظار میں ہوں۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پاس سے گزرے تو لیٹے ہوئے پوچھتے ہیں: ''کیا آپ ابن عمر ہیں؟'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''لبیک وسعدیک یا اَبا خلیل'' جی ہاں آپ کا بھائی ابن عمر ہوں، کیا حکم ہے؟'' پوچھا: ''معرکے کا انجام (نتیجہ) کیا رہا؟'' کیونکہ جب یہ زخمی ہو کر گرے تھے اُس وقت کفر کا پلڑا بھاری تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''ابوخلیل خوش ہو جائیے! اللہ کا دشمن مسیلمہ کذاب قتل ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو فتح یاب کر دیا ہے۔ مسیلمہ کذاب کے سپاہی ناکام و نامراد ہو چکے ہیں۔''

ابوخلیل لیٹے ہوئے اپنے زخمی ہاتھ کی انگلی جہاں تک اٹھا سکتے تھے، اٹھائی اور فرمایا: ''اللہ تیرا شکر ہے جس کام کے لیے آئے تھے، زندگی کا خاتمہ ہونے سے پہلے تو نے وہ خوشخبری بھی سنا دی ہے، کہ مجاہدین کامیاب ہو چکے، تیرا دشمن مسیلمہ کذاب مجاہدین کے ہاتھوں قتل ہو چکا۔ اللہ اکبر......! پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بے جگری کے ساتھ قربانیاں اور شہادتیں پیش کی تھیں۔

عباد بن بشر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے:

البدایہ والنہایہ میں واقعات موجود ہیں۔ اب جو باتیں کہنے لگا ہوں یہ صحیح بخاری کے اندر موجود ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی عباد بن بشر رضی اللہ عنہ یہ بھی اس معرکے میں شریک تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- عباد بن بشر رضی اللہ عنہ وہ صحابی رسول ہیں۔ جو ایک دفعہ اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ رات گئے تک باتیں کرتے رہے۔ جب وہ باہر نکلے تو شدید اندھیرا تھا۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی نے چمکنا شروع کردیا۔ جس کی روشنی میں وہ اپنے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔
- یہ وہ صحابی رسول ﷺ ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کعب بن اشرف یہودی (گستاخ رسول) کے خلاف ایک فدائی دستہ ترتیب دیا، اس دستے میں یہ صحابی بھی شامل تھے۔
- یہ وہ صحابی رسول ﷺ ہیں......!! کہ جب اللہ کے نبی ﷺ جنگ تبوک کے لیے روانہ ہوئے۔ تو صحابہ نے اللہ کے نبی ﷺ کی حفاظت کے لیے ایک دستہ ترتیب دیا۔ اس حفاظتی دستے کی ذمہ داری انھیں دی جاتی ہے۔
- یہ وہ صحابی رسول ﷺ ہیں......!! کہ ایک رات پیارے پیغمبر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک میں تہجد کی نماز ادا فرما رہے تھے، اچانک باہر سے کسی کی آواز آئی۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں: عائشہ! یہ عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی آواز ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جی ہاں! یہ انہی کی آواز ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے تہجد کے وقت اپنے اس صحابی کے لیے مغفرت کی دعائیں شروع کردی۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تین بندوں کی فضیلت کو کوئی نہیں پہنچ سکا۔ ① اُسید بن حضیر ② عباد بن بشر ③ سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہم)۔ یہاں تک جتنی بات ہے یہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔

اگلی بات جو کہنے چلا ہوں، یہ تاریخ کی مختلف کتب کے اندر یہ باتیں موجود ہے۔ بزدخا کے مقام پر ایک معرکہ لڑا گیا۔ اس معرکے میں عباد بن بشر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ معرکہ ختم ہوا تو عباد بن بشر، ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے، بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو اپنا ایک خواب سناتے ہیں۔ کہتے ہیں ابوسعید! میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے لیے آسمان کھول دیا گیا ہے۔ پھر بند کردیا گیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ میری شہادت کا پیغام اشارہ ہے۔ ابوسعید خدری فرماتے ہیں: ہاں! آپ نے خیر دیکھی ہے۔"

جی ہاں! اب جنگ یمامہ کا معرکہ برپا ہوا۔ یہ عباد بن بشر رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں مسیلمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذاب کے خلاف برسر معرکہ تھے۔ دورانِ معرکہ جب مجاہدین کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں تو یہ ایک بلند ٹیلے پر کھڑے ہو کر مجاہدین کو آواز دیتے ہیں۔ انصاریو! میری طرف آؤ، میری طرف آؤ۔ لوگ بھاگ بھاگ کر جمع ہونے لگے۔ انھوں نے تلوار نیام سے نکال کر نیام پھینک دی۔ لوگوں نے بھی انھیں دیکھ کر ایسا ہی کیا۔ اور ایک زوردار حملہ کیا۔ اس حملے کے اندر کفر کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ دشمن بھاگ کر باغ کی چار دیواری میں داخل ہو جاتا ہے۔

مجاہدین باغ کے دروازے پر پہنچ گئے۔ عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے لوہے کا لباس (زرہ) پہنا ہوا تھا۔ وہ لباس اتار کر پھینک دیا۔ ننگے جسم کے ساتھ لڑنا شروع کر دیا۔ اتنے زخم کھائے کہ جام شہادت نوش کرتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں لبیک کہہ جاتے ہیں۔ اللہ اکبر...... کس کس شہید کا تذکرۂ خیر کریں؟ پیارے پیغمبر محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، پھر اس کے بعد تابعین، تبع تابعین کا دور آتا ہے، اللہ کے دین کا کام چلتا رہتا ہے۔

رومی سپاہی کے جبڑے پر زخم کا نشان کیسے پڑا؟

ابن عساکر کے حوالے سے میں نے ایک واقعہ پڑھا: ولید بن مسلب رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں۔ مجھے ایک حمق شہر کے رہنے والے بوڑھے شخص نے یہ واقعہ سنایا۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے ایک رومی سپاہی سے ملا، جو حمق کا رہنا والا تھا۔ اسے کسی دور میں ایک زخم لگا ہوا تھا، جبڑا پھٹا ہوا تھا جو اب ٹھیک ہو چکا تھا لیکن اس کا نشان ابھی باقی تھا۔ تو بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے اس رومی سے اس زخم کی وجہ پوچھی، کہ یہ کیسے ہوا؟ وہ رومی کہنے لگا کہ جب مسلمان حمق شہر کی فتح کے لیے آئے تو انھوں نے دریائے قدس کے اُس پار پڑاؤ ڈالا۔ میں رومی فوج کا سپاہی تھا۔ میرے سردار نے مجھے تیس گھڑ سوار دیے اور کہا کسی مجاہد کو پکڑ کر لاؤ یا پھر مجاہدین کی جاسوسی کر کے لاؤ۔ میں تیس گھڑ سواروں کے ساتھ چل پڑا۔ پہاڑ کے دامن میں چھپ گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک مجاہد دریا کے اُس پار اپنے گھوڑے کو پانی پلا رہا ہے۔ اُس نے ہمیں دیکھ لیا لیکن اطمینان کے ساتھ اپنے گھوڑے کو پانی پلاتا رہا۔ جب فارغ ہوا تو اپنے گھوڑے پر زین ڈالی۔ ایک طرف پڑا ہوا نیزہ اٹھایا۔ ہم نے سوچا اب ہمیں دیکھنے کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مجاہد اپنے لشکر کی طرف بھاگتا ہوا جائے گا۔

لیکن کیا دیکھتے ہیں کہ اُس نے اپنا گھوڑا پانی کی موجوں کے حوالے کر دیا اور ہماری طرف چلنے لگا۔ گھوڑا دریا کے پانی سے گزر چکا تو دلدلی زمین آ گئی۔ اس کے گھوڑے کی ٹانگیں دلدلی زمین میں پھنس جاتی ہیں۔ اس مجاہد نے اپنے نیزے کی نوک گھوڑے کی کاٹھی پر رکھی نیزے پر وزن ڈالا اور کود کر نیچے آ گیا۔ پیدل چلتے ہوئے دلدلی علاقہ عبور کر جاتا ہے۔ باہر نکل کر اپنے گھوڑے کو آواز دی۔ گھوڑا بھی گرتا پھنستا ہوا چلتا ہے اور اس کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ گھوڑے پر زین رکھی اور ہمارے تیس سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔

رومی عیسائی کہتا ہے کہ اس مجاہد نے اس زور سے حملہ کیا کہ ہمیں تتر بتر کر دیا۔ اس نے ایک سپاہی کو گھیرا ڈالا، اس سپاہی کو قتل کر دیا۔ پھر دوسرے سپاہی کو قتل کیا، پھر تیسرا، اسی طرح ہمارے پانچ چھ سپاہیوں کو قتل کر دیا۔ تو ہم نے ڈر کے مارے دوڑ لگا دی۔ وہ مجاہد بھی ہمارے پیچھے پیچھے بھاگنے لگا۔ ایک ایک کو گھیرا ڈالتا گیا اور قتل کرتا گیا۔ جب میں قلعے کے مین گیٹ (دروازے) پر پہنچا اس وقت تک وہ ہمارے انتیس (29) سپاہی قتل کر چکا تھا۔ میں اکیلا باقی زندہ بچ گیا۔ یہ سارا منظر قلعے کے گیٹ پر بیٹھا ہمارا چوکیدار دیکھ رہا تھا۔ وہ قلعے میں موجود فوج کو اطلاع کر چکا تھا۔ میں گیٹ کے اندر داخل ہو رہا تھا۔ میں سمجھ رہا تھا کہ ہمارے قلعے، ہمارے فوجی، ہمارے چوکیدار کو دیکھ کر مجاہد بھاگ چکا ہوگا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ مجاہد میرے پیچھے بھاگا آ رہا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ اُس نے وار کیا جس سے میرا یہ جبڑا پھاڑ دیا۔ ہماری فوج نے اُسے گھیرا ڈالا اور شہید کر دیا۔

یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے اللہ کے ساتھ اپنی جانوں کے سودے کیے۔ اللہ نے ان کی جانوں اور مالوں کے بدلے خرید لیا۔ ﴿يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ﴾ اللہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے پورے کر دیے۔

مسلمان کا ماضی اور حال جہاد سے مزین ہے:

میرے بھائیوں نے عنوان رکھا ہے ''مسلمان کا ماضی ...... شہید یا غازی'' سنیے ......!!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ماضی ہی کیوں؟ آج بھی الحمد للہ! دورِ حاضر میں مجاہدین اپنی شہادتیں، جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! افغانستان میں معرکہ لڑا گیا۔ آپ کے اڑتیس (38) بھائیوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ کم وبیش چار کے قریب امریکی فوجی قتل کیے۔ اللہ کے فضل وکرم سے آج بھی معرکے لڑے جا رہے ہیں۔ جب بھی مجاہدین نے ڈٹ کر، استقامت کے ساتھ، کافروں فرعونوں کا مقابلہ کیا ہے، اللہ کی طرف سے مدد ضرور نازل ہوئی۔ ان اوپر سے (فضائی حملے کرکے) مار کر بھاگنے والے ان امریکیوں کو پوچھ کر دیکھو۔ آج اوبامہ کہتا ہے: ہم تھک چکے ہیں، نہیں لڑ سکتے۔ یہ کافر مجاہدین طالبان کے خلاف لڑتے ہوئے تھک چکے ہیں۔ لاہوریو! تمھیں مبارک ہو! آج تمہارے بیٹوں نے، تمہارے بھائیوں نے، تمہارے ساتھیوں نے انھیں تھکا دیا ہے۔ اور یہ اعلان کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اوبامہ تم تھک چکے ہو مگر مجاہدین اور ان کے یہ ساتھی لاہوری تازہ دم ہیں، اور تیرے خلاف لڑیں گے معرکہ ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

میرے بھائیو! آج میرے اللہ نے جہاد کے دروازے کھول دیے۔ لوگ کہتے تھے کہ امریکی اوپر سے فضائی حملہ کرتے ہیں مار کر بھاگ جاتے ہیں، اب کیا ہو گا؟ یہی سوال ہم نے ایک افغانی بوڑھے سے کر لیا۔ اللہ کی قسم! اس بوڑھے نے روس کے خلاف ایک سو پانچ (105) معرکے لڑے۔ (26) مرتبہ زخمی ہوا۔ اللہ اکبر...... اور اب جب سے امریکی آئے ہیں۔ بڑھاپے کی اس عمر میں بھی امریکیوں کے خلاف برسرِ معرکہ ہے۔ میں نے اس بوڑھے سے سوال کر لیا۔ یہ امریکی اوپر سے مار کر بھاگ جاتے ہیں۔ کہتا ہے اتنی دیر جہاد کرنے کے بعد تم بھی پریشان ہو گئے۔ دیکھنا ہاتھوں میں ہاتھ کیسے پڑتے ہیں، پھر پتہ چلے گا کہ کون ایماندار مسلمان ہے؟ اور کون بے ایمان کافر ہے؟ (آج ان کافروں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انھیں کافر مت کہو۔ یہ بات میڈیا پر بڑے زور وشور سے عام ہو رہی ہے۔ اور پھر الیکٹرانک میڈیا پر اور پرنٹ میڈیا پر یہاں تک آپ کے سرکاری سکولوں کی نصابی کتب میں لکھا جا رہا ہے کہ کافروں کو کافر مت کہو۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴾

بدبختو! ان آیات کے متعلق کیا فتویٰ دو گے؟ کیا کہو گے؟ کافروں کو کافر کیوں نہ کہیں۔ اللہ کا قرآن ان بدبختوں کو یہاں تک کہتا ہے:

﴿ تَبَّتْ يَدَاۤ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴾ [سورة اللهب]

آج امریکہ بھاگنے کے لیے ”محفوظ راستہ“ مانگتا ہے:

اللہ اکبر...... ! اللہ رب العزت تو انھیں برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ تم کہتے ہو کافر کو کافر نہ کہو۔...... خیر یہ بوڑھا کہتا ہے: دیکھنا ہاتھوں میں ہاتھ کیسے پڑتے ہیں، پھر پتہ چلے گا کہ کون ایماندار مسلمان ہے؟ اور کون بے ایمان کافر ہے؟۔ پھر ان افغانیوں نے امریکیوں کو بھانپ لیا۔ افغانی جنگ کے تو ماسٹر ہیں۔ انھوں نے تیرہ ہزار بلند چوٹی دیکھی اور ترتیب سے چھوٹے چھوٹے پتھر رکھ دیے اور ان پر افغانوں والی پگڑیاں ڈال دیں۔ اس قدر بلند چوٹیوں پر گھاس ہوتا نہ درخت ہے اور نہ ہی جھاڑیاں ہوتی ہیں۔ وہ ننگی اور گنجی پہاڑیاں ہوتی ہیں۔ امریکی فوج کا ہیلی کاپٹر گزرتا ہے۔ افغانیوں کی پگڑیاں ہوا میں لہرا رہی تھیں۔ ہیلی نے فوراً ہیڈ کوارٹر پیغام پاس کیا کہ اتنے افغان مجاہد ان ننگی چوٹیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ امریکی اپنے آپ کو بڑا سمجھدار، عقلمند سمجھتے ہیں۔ افغانوں کو پاگل سمجھتے ہیں۔ امریکی گن شپ ہیلی کاپٹر آئے اور افغانیوں کی پگڑیوں پر اندھا دھند فائرنگ کرنا شروع کردی۔ تین روز تک گولیاں برساتے رہے۔ بکواس کرتے ہیں کہ ہمارا سیٹلائیٹ سات زمینوں کی گہرائی تک دیکھتا ہے۔ ان کا سیٹلائٹ بتلاتا کیوں نہیں تیرہ ہزار بلند چوٹی پر ایک بھی افغانی موجود نہیں ہے۔ تم ان کی پگڑیوں کو مارتے جا رہے ہو۔ تین دن تک اپنا اسلحہ ضائع کرنے کے بعد سوچتے ہیں کہ سارے افغان مرکھپ چکے ہوں گے۔ ہیلی کے ذریعے اپنی فوج چوٹی پر اتار دیتے ہیں۔ بوڑھا کہتا ہے ہم پیچھے بیٹھ کر یہ نظارہ کر رہے تھے۔ جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوجی نیچے اترے تو ہم بھی آگے بڑھے۔ کہتا ہے! اب پتہ چلے گا کہ ایماندار مسلمان ہے اور کون بے ایمان کافر ہے؟ ہم نے ایک سو چھپن (156) امریکی قتل کیے، کچھ گرفتار کیے اور کچھ زخمی کر دیے۔ اللہ اکبر......

کل تک اوپر سے مار کر بھاگنے والے امریکی ......آج اسلام آباد والوں کے پاؤں چاٹ رہے ہیں۔ اور اپنے لیے کوئی سیف پیکج (محفوظ راستہ) کا تقاضا کر رہے ہیں۔ اسلام آباد والے کہتے ہیں کہ راستوں پر کون سا کوئی شیر بیٹھا ہوا ہے، الیکشن تو ہو چکا ہے شیر وہاں سے بھاگ گیا ہے۔ جہاں سے مرضی چلے جاؤ راستے محفوظ ہیں۔ اپنے سازوسامان کے پچاس کنٹینرز تیار کرتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کی سکرینیں چلتی ہیں۔ ان سے پوچھو پچاس لے کر چلے تھے۔ سمندر کنارے کتنے پہنچے؟ نہیں تو ہم عرض کر دیتے ہیں کہ راستے میں سنتالیس مجاہدین لے جاتے ہیں اور سمندر کنارے صرف تین پہنچ پاتے ہیں۔

امریکی خود کہتے ہیں: سپر پاور پاکستان ہوگا:

واللہ! آج ان فرعونوں کی حالت دیدنی ہے۔ ان کا ایک ادارہ ریڈ فاؤنڈیشن، کیلیفورنیا ریاست کے اندر قیام پذیر ہے۔ اس نے پچھلے دنوں امریکی تھنک ٹینک کو بلایا۔ دوسو کے قریب امریکی تھنک ٹینک جمع ہوئے۔ اس ادارے کا مدیر امریکی تھنک ٹینک سے سوال کرتا ہے، کہتا ہے کہ تمہارے خیال میں اب کون سا کام ہے جو ہونے جا رہا ہے جسے تم سمجھتے ہو کہ یہ ہو کر رہے گا؟ تو دوسو امریکی تھنک ٹینک کا مشترکہ جواب یہ تھا:

”آئندہ تیس سالوں میں قوت، طاقت امریکہ یورپ سے نکل کر وسط ایشیاء میں چلی جائے گی۔ اس وسط ایشیاء میں پاکستان، افغانستان، عراق، سعودی عرب، مصر، ترکی، تاجکستان، ازبکستان، کرگیستان شامل ہیں۔ آئندہ تیس سالوں میں امریکہ یورپ غلام ہوں گے اور مذکورہ تیرا ملک دنیا کے آقا ہوں گے۔ سپر پاور پاکستان ہوگا۔“

لاہوریو! ان شاء اللہ ضرور ہوگا۔ اس لیے کہ تم نے قربانیاں دی ہیں۔ آج گھروں سے بجلی ختم ہوگئی۔ مشکلات کا سامنا ہے۔ کوئی بات نہیں یہ سب عارضی ہیں۔ ان شاء اللہ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام کمی اللہ پوری کردے گا۔ ان کافروں کے خلاف ڈٹ کر اڑے رہو، میرا اللہ اس کا بہترین عوض عطا فرمائے گا۔ اللہ اکبر......

امریکی سفیر مولانا سمیع الحق کے سامنے ہاتھ جوڑے بیٹھا تھا:

آج سے تین دن پہلے آپ نے اخبارات میں دیکھا ہوگا۔ امریکی بہادر جو کل تک خدائی کے دعوے دار تھے۔ آج امریکی سفیر، مولانا سمیع الحق کے سامنے بیٹھا منت سماجت کر رہا تھا۔ مولوی صاحب کے پاؤں چاٹ رہا تھا۔ کہتا ہے، طالبان کو قائل کریں، ہمارے ساتھ مذاکرات کریں۔ مولانا یوں بے نیازی سے اپنے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھے ہوئے تھے۔ امریکی سفیر بدبخت جھک کر بار بار درخواست کرتا ہے کہ مولانا انھیں گزارش کرو کہ ہمارے ساتھ مذاکرات کریں۔ لو بھائیو! جو کل تک ملا محمد عمر کو دہشت گرد کہنے والے آج کہتے ہیں کہ ہم نے کبھی انھیں دہشت گرد نہیں کہا۔ ہاں! اُوبامہ ہم پوچھتے ہیں یہ پچیس کروڑ ڈالر، ملا عمر، اسامہ بن لادن دونوں میں سے کسی کو پکڑ کر لائے یہ قیمت کس نے مقرر کی تھی؟ آج کہتے ہو ہم نے کبھی انھیں دہشت گرد نہیں کہا۔ آج کہتے ہو: ملا کو لاؤ ہم معذرت کے ساتھ مذاکرات کرنا چاہتے ہیں۔ تو میرے بھائیو! آج اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ کام ٹھیک چل رہا ہے۔ آیئے آج مجاہدین کے ساتھ کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑے ہو جائیں۔

سرخ مرچ والا کھانا اور غزوۂ ہند کی تیاری:

یہ آپ کا پڑوسی منموہن آج بڑا پریشان ہے۔ کیونکہ امریکہ شکست کھا کر بھاگ چکا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ لشکر طیبہ، افغان مجاہدین و دیگر، یہ تمام مجاہدین کہاں جائیں؟ بدبخت سن لو! یہ مجاہدین کا بڑا گروہ غزوۂ ہند کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

پچھلے دنوں تقریباً پونے دوسو افغانیوں کا ایک وفد امیر جہاد پروفیسر حافظ محمد سعید سے ملاقات کے لیے آیا۔ جب وہ افغانستان سے چلے تو امیر محترم نے فرمایا: ''آج بڑے اہم مہمان آرہے ہیں۔ ان کے لیے اچھا سا کھانا تیار کرلیں۔ بھائیوں نے بہت اچھا کھانا تیار کرلیا۔ ایک غلطی یہ ہوئی کہ کھانے میں مرچیں بھی ڈال دی گئیں۔ کیونکہ افغانی مرچ والا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا نہیں کھاتے۔ جب شام کو کھانا پیش کیا گیا تو مرچیں دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ کہنے لگے ہم تو مرچ والا کھانا نہیں کھاتے۔ اب مشورہ ہونے لگا کہ فلاں فلاں ہوٹل سے بغیر مرچ کے کھانا اتنے لوگوں کے لیے منگوا لیا جائے۔ ابھی مشورہ جاری تھا کہ ایک بے تکلف افغان نے ہماری یہ باتیں سن لیں۔ پوچھتا ہے کیا بات ہے؟ میں نے وضاحت کر دی کہ یہ مسئلہ ہو گیا ہے۔ کہتا ہے: ''پریشان نہ ہوں۔ اب ہم اپنے گھروں میں مرچ والا کھانا پکا کر کھاتے ہیں۔'' ہم نے کہا: ''آپ تو مرچ والا کھانا نہیں کھایا کرتے تھے۔''

کہتا ہے: ''امریکہ شکست کھا چکا، یورپ بھاگ چکا۔ اس کے بعد غزوۂ ہند کے لیے کشمیر جائیں گے۔ ہمارے میزبان کشمیری مرچ والا کھانا کھاتے ہیں۔ ہم نے ان کا کھانا کھانے کی ٹریننگ اور تربیت شروع کر دی ہے۔ آپ کھانا لگائیں ہم کھائیں گے۔''

ہم نے کھانا لگایا واللہ وہ افغانی مرچ والا کھانا کھا گئے۔ ہم نے بھی محسوس کیا کہ انھوں نے ایسا کھانا شروع کر دیا ہے۔

''ہندوؤ! اب حکومت ہم چلائے گا'':

دیکھو اللہ کی قسم! منموہن سوچتا ہے یہ مجاہدین کا اتنا بڑا لشکر کس سمت چلے گا؟ سن لے بد بخت غزوۂ ہند کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ پاکستان بناتے ہوئے یہ خاص خیال رکھا گیا۔ آپ کبھی اپنے سامنے دنیا کا نقشہ بچھا کر دیکھیں۔ ایک طرف ہندوستان ہے، دوسری طرف افغانستان ہے۔ درمیان میں لمبا سا پاکستان ہے۔ افغانیوں کے لیے دہلی جانے کا کوئی پیدل زمینی راستہ نہیں چھوڑا گیا۔ یہ راستے اس لیے بند کیے گئے کہ افغانیوں کو جب بھوک ستاتی تو دہلی پر چڑھ دوڑتے۔ اور کہتے: ''ہندوؤ! تم فارغ ہو، اب حکومت ہم چلائے گا۔''

اس وجہ سے انھوں نے افغانیوں کے راستے بند کیے، لیکن کب تک؟ افغانیوں کو راستے ہم دیں گے۔ ان شاء اللہ۔ یہ راستے کبھی بند نہیں ہو سکتے۔ امریکہ نے پاسپورٹ کی پابندی بھی عائد کر دی کہ بغیر پاسپورٹ کے کوئی پاکستانی افغانستان اور افغانی پاکستان نہیں جا سکتا۔ اللہ کی قسم! آج مجاہدین پیدل، موٹر سائیکل پر اور گاڑیوں پر افغانستان آتے جاتے ہیں۔ اللہ اکبر!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ بھی کہہ دوں کہ ہم نے آج تک وہ دفتر ہی نہیں دیکھا جہاں سے افغانستان کا ویزہ اور پاسپورٹ بنتا ہے۔ بے چارے کہتے تھے اُدھر سے کوئی افغانی پاکستان نہیں آئے گا۔کوئی پاکستانی اِدھر سے اُدھر نہیں جائے گا۔لیکن مجاہدین نے کہا امریکیو! دیکھنا ہمارے آنے جانے کے انداز کیسے ہوتے ہیں؟ مجاہدین شام کو جاتے ہیں رات وہیں گزارتے ہیں اور دن کو واپس بھی آجاتے ہیں۔میرے بھائیو! آج اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ کام ٹھیک چل رہا ہے۔

رمضان میں نبی ﷺ کی سیرت وسنت کیا ہے؟

آیئے !آج کم ازکم اس مبارک گھڑی میں یہ عزم کر کے جائیں کہ یہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اللہ کے نبی ﷺ کی سیرت وسنت کے مطابق گزاریں گے۔

اللہ کے نبی ﷺ کی سیرت وسنت کیا ہے......؟اللہ کے نبی ﷺ نے اس مہینے میں جہاد کیا۔ جنگ بدر لڑی۔ اس مہینے کی سترہ تاریخ کو وقت کے فرعون ابوجہل، عتبہ، شیبہ، ولید کو کاٹ کر پھینک دیا اور اللہ کی زمین کو پاک وصاف کیا۔ ذرا منظر ملاحظہ فرمایئے کہ اللہ کے نبی ﷺ معرکے کے میدان میں کھڑے ہیں اور اللہ کے حضور دعائیں مانگ رہے ہیں۔ ......یہی وہ ماہِ مبارک ہے جس میں اللہ کے نبی ﷺ کے چودہ صحابہ نے میدانِ بدر میں جامِ شہادت نوش کیا تھا۔ ......یہی وہ ماہِ مبارک ہے جس میں اللہ کے نبی ﷺ دس رمضان کو مکہ کی فتح کے لیے مدینہ سے چلے تھے۔تیس رمضان کا فرض روزہ رکھا ہوا تھا۔عصر کا وقت ہو چکا تھا۔صحابہ کرام روزے کی حالت میں بھوک کی وجہ سے نڈھال، بدحال اور پریشان حال ہو چکے تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کی یہ حالت دیکھی تو عصر کے وقت پانی کا ایک پیالہ لیا۔دس ہزار صحابہ کے سامنے روزہ افطار کرتے ہوئے فرمایا: میرے ماننے والو! آج روزہ افطار کردو۔آج جہاد ہوگا۔ مکہ فتح کریں گے۔ روزہ کی قضائی بعد میں دیں گے۔ دس ہزار صحابہ نے فرض روزہ نبی ﷺ کی معیت میں، عصر کے وقت افطار کردیا۔اس کا سبب صرف جہاد تھا۔ یہاں سے جہاد کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ بھی لگا لیجیے گا۔ ......یہی وہ ماہِ مبارک ہے جب محمد بن قاسم نے دس رمضان بروز جمعۃ المبارک کو یہ ملتان اور سندھ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقے فتح کیے تھے۔ ...... یہی وہ ماہِ مبارک ہے جس کی ستائیس تاریخ، 14 اگست کو یہ پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا۔

کیا ایسے ہندو کو پسندیدہ ترین قرار دینا چاہتے ہو؟

وہ پاکستان جس کے لیے ہم نے اتنی قربانیاں دیں۔ آج یہ ظالم (حکمران) ہندو کو پسندیدہ ترین قرار دینے جا رہے ہیں۔ او ظالمو! کیا تم اُس ہندو کو پسندیدہ ملک قرار دینا چاہتے ہو۔ پچھلے دنوں میں ایک بوڑھے نے اخبار میں ایک مضمون لکھا۔ وہ اپنے مضمون میں لکھتا ہے کہ میں اس وقت نوجوان تھا۔ ایک ٹرین جو ہندوستان سے مہاجرین کو لے کر آ رہی تھی۔ میں اس ٹرین میں سیکیورٹی انچارج تھا۔ رات کا اندھیرا ہوا تو سکھوں نے ایک درخت کاٹ کر ریل کی پٹڑی پر پھینک دیا۔ انجن درخت سے ٹکرایا، بہت ساری بوگیاں الٹ گئیں۔ بہت سارے بوڑھے جوان اور بچے ٹرین کے نیچے آ گئے۔ رات کا ماحول تھا، بے بسی کے حالات تھے۔ دل پھاڑ دینے والی چیخ و پکار تھی۔ کہتا ہے: ایسے دلدوز حالات میں رات گزاری صبح کا سورج نکلا، دیکھا تو تین سو عورتیں قافلے سے غائب تھیں۔ میں پریشان ہوا کہ یہ تین سو عورتیں کہاں چلی گئیں۔ پتہ چلا کہ رات کو دو ہزار کے قریب ہندوؤں اور سکھوں نے ٹرین پر دھاوا بولا۔ اس بے بسی کے عالم میں تین سو مسلمان عورتوں کو اٹھا کر لے گئے۔ دور ایک جنگل دکھائی دے رہا تھا۔ اس طرف گئے تو جنگل سے باہر کچھ عورتوں اور بچوں کے جوتے پڑے ہوئے تھے۔ جنگل کے اندر داخل ہوئے تو انتہائی دلخراش مناظر دیکھے۔ کچھ عورتوں کے بازو کاٹ دیے گئے تھے جو تڑپ تڑپ کر مر رہی تھیں۔ کچھ عورتوں کی ٹانگیں کاٹ دی گئی۔ وہ مر چکی تھیں۔ ان کے دودھ پیتے بچے جو ابھی چلنا نہیں جانتے تھے۔ کانٹوں کے اس جنگل میں رینگ رہے تھے، رو رہے تھے، بھوک سے بلکتے ہوئے بچے اپنے ماؤں کو ڈھونڈ رہے تھے۔ کتنے ہی بچے اپنی مردہ ماؤں کی چھاتیوں سے لپٹ لپٹ کر، بلک بلک کر بے ہوش ہو چکے تھے۔ او ظالمو! اس ہندو کو پسندیدہ ترین قرار دینا چاہتے ہو؟ ہماری ازل سے دشمنی ہے اور ابد تک رہے گی۔ اس لیے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

((عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام))

[سنن النسائي : ٣١٧٥]

میری امت کی دو جماعتیں جہنم کی آگ سے آزاد ہیں۔ایک وہ جماعت جو ہند کے خلاف لڑائی لڑے گی۔ایک وہ جماعت جو عیسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ مل کر دجال کا مقابلہ کرے گی۔''

میرے بھائیو! آیئے! اس گھڑی میں جہاد میں اپنا حصہ ڈالنے کی کوشش کریں۔ پیارے پیغمبر ﷺ کی سیرت و سنت کے مطابق رمضان گزاریں۔اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:[مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا][صحيح البخاري : كتاب الجهاد والسير، باب فضل من جهز غازيا أو خلفه بخير، رقم : ٢٨٤٣] ''جس کسی نے غازی کا سامان تیار کیا وہ ایسے ہے جیسے لڑنے والا اجر وثواب پا رہا ہے۔''

لڑنے والے کا اجر وثواب کیا ہے؟ جامع ترمذی کی حدیث ہے،اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص چالیس سال کے روزے رکھے، رات کی نمازیں پڑھے۔ چالیس سالہ عابد ایک طرف اور ایک دن،ایک رات اللہ کی راہ میں لڑنے والا مجاہد اُس عابد و زاہد سے افضل ہے۔ مجھے اور آپ کو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمادیا:

((مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا))

جو کوئی مجاہد کا ساز و سامان تیار کرنے میں حصہ ڈالے گا۔اس اجر و ثواب پائے گا جو لڑنے والے پا رہے ہیں۔آج اس گھڑی میں یہ عزم کر کے جاؤ کہ اپنے اپنے علاقوں میں، محلے سے، بھائیوں سے، دوست و اقرباء سے، رشتہ داروں سے ان شاء اللہ مجاہدین کے لیے جہاد فنڈ اکٹھا کر کے مجاہدین تک پہنچائیں گے۔ان شاء اللہ

(وَاٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14

جہاد ہند کی تاریخ
اور
اہمیت

(آخری یادگار خطاب)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ...... اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ، وَ خَیْرَ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٍ وَ کُلُّ بِدْعَۃٌ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ﴾ [التوبۃ: ۱۲۳]

آج کا یہ پروگرام جہاد ہند کے نام سے منعقد کیا گیا ہے اور یقیناً یہ سلسلہ یہ تعلق وہ ہے کہ جو پیارے پیغمبر ﷺ کے دور گرامی سے ہی چلا آرہا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِی اَحْرَزَھُمَا اللّٰہُ مِنَ النَّارِ عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْھِنْدَ وَعِصَابَۃٌ تَکُوْنُ مَعَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْھِمَا السَّلَام)) [سنن النسائی]

”میری امت کی دو جماعتیں جہنم کی آگ سے آزاد ہیں۔ ایک وہ جماعت جو ہند کے خلاف جہاد کرے گی اور دوسری وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کا مقابلہ کرے گی۔“

شاید ان دونوں جہادوں کو ایک حدیث میں اس لیے جمع کیا گیا کہ یہ مشکل ترین جہاد ہے۔ ہندو بڑا مکار ہے جس کے خلاف یہ جہاد جاری ہے اور یہ جہاد آج شروع نہیں ہوا بلکہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ کو بحری فوج کا کمانڈر بنایا گیا تو انہوں نے ایک بحری بیڑا تیار کیا۔ یہ 15 ہجری کا واقعہ ہے۔ انہوں نے اپنے بھائی حکم بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو کچھ مجاہد دے کر کالا بندرگاہ پر بھیجا جہاں آج بمبئی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقہ ہے۔ اس کے قرب و جوار میں یہ بندرگاہ ہے۔ یہاں انہوں نے بحری حملہ کیا۔ دوسری بار پھر اپنے دوسرے بھائی جس کا نام مغیرہ بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ ہے' ان کو بھیجا اور انہوں نے دیبل پر موجود کراچی کے علاقے پر حملہ کیا۔ پھر واپس چلے گئے۔ تیسرا حملہ ان کے بھائی حکم بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے غالباً سورت کے علاقے میں بمبئی گجرات کی پٹی میں کیا۔

الغرض پھر 25 ہجری کو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کابل فتح کیا اور ان کی فوج کا ایک سردار جن کا نام مہلب بن ابی صفرہ ہے' وہ آگے بڑھے اور موجودہ پشاور پر یلغار کی۔

38 ہجری کے اندر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بلوچستان کا علاقہ قلات فتح کیا اور پھر 44 ہجری میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں پھر مسلمان دوبارہ حملہ آور ہوئے اور سندھ کی فتح کا فیصلہ کن حملہ 92 ہجری میں محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے کیا۔

محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے سب سے پہلے بلوچستان کے علاقے میں پڑاؤ ڈالا اور پھر آگے بڑھے۔ (دیبل) کراچی فتح کیا۔ یہاں سے کاٹھیاوار گجرات اور بمبئی کے علاقے فتح کیے۔ حیدرآباد فتح کیا۔ آگے بڑھے اور پھر سکھر روہڑی میں آ کر راجہ داہر کو قتل کیا اور پھر آگے بڑھ کر ملتان فتح کیا۔ جہاں آج ہم بیٹھے ہیں، یہ سرگودھا، فیصل آباد، جھنگ اور ملتان یہ سارے علاقے محمد بن قاسم نے فتح کیے، اس لیے کہ یہ ملتان کا حصہ تھے۔ یہ 92 ہجری کو آئے اور 95 ہجری کو فتح کے جھنڈے لہرا کر واپس چلے گئے اور پھر اس کے بعد محمود غزنوی 401 ہجری میں اس ہند پر حملہ آور ہوئے اور 425 ہجری کے اندر انہوں نے پورے ہندوستان کو فتح کر کے بالآخر سومنات کے مندروں کو پارہ پارہ کر کے اعلان فتح کیا۔

یہی موقعہ تھا کہ ہندوستان کے سارے راجے مہاراجے مل کر محمود غزنوی کے پاس آئے کہ بولو کیا قیمت لینا چاہتے ہو؟ ہمارے سومنات کے مندر کو مت توڑو تو اس نے کہا، محمود تاریخ میں بت فروش نہیں، بت شکن کہلانا چاہتا ہے۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ جب وہ اس دنیائے فانی سے رخصت ہو رہا تھا اور اپنے ساتھیوں کو کہہ رہا تھا کہ میری یہ تلوار میرے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر میں دفن کر دینا، جس کے ساتھ میں نے سومنات کے مندر کو پارہ پارہ کیا ہے۔ اور پھر 583 ہجری کے اندر یہاں پر شہاب الدین غوری آئے۔ انہوں نے پہلا معرکہ پشاور کے آزو بازو میں لڑا۔ آگے بڑھے اور جب میانوالی، چکوال کے محاذ پر پہنچے تو وہاں پر بڑے بڑے ہندو راجوں مہاراجوں کو للکارتے ہیں اور کہتے ہیں ہندوؤ! تم نے بڑا ظلم کر لیا، اب مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ یا پھر اسلام قبول کر لو۔ ''تاریخ فرشتہ،، گواہ ہے کہ ساڑھے چار لاکھ ہندو مسلمان ہو جاتے ہیں۔ آج قوم کا کون سا عالم دین ہے کہ جس کی دعوت سے کافروں کی اتنی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا ہو۔ دعوت اگر مؤثر ہوتی ہے تو وہ جہاد کے ساتھ اور جہاد اگر مؤثر ہوتا ہے تو دعوت کے ساتھ۔ اگر ان دونوں میں سے ایک چیز بھی ہٹا دی جائے تو یہ دونوں غیر مؤثر ہو جاتے ہیں۔

پھر اس کے بعد احمد شاہ ابدالی ﷫ آئے، مرہٹوں کو سبق سکھلایا۔ شاہ اسماعیل شہید ﷫ دہلی کی جامع مسجد میں 1826ء کو ترجمۃ القرآن پڑھا رہے تھے کہ مسلمان عورتوں کا ایک وفد آیا۔ آ کر کہا، شاہ جی آپ کو مسجد میں بیٹھ کر درس قرآن دینا مبارک ہو، مگر ہمارا ایک سوال ہے کہ آپ کے آس پاس مسلمان عورتوں کی عزتیں لٹ رہی ہیں، آج ان کا محافظ کون ہے؟ پہلے تو بیٹھ کر ان کی داستان سنتے رہے۔ آنکھوں میں آنسو ٹپک پڑے۔ پھر قرآن مجید کا درس ختم کیا اور اعلان کیا کہ آج کے بعد شاہ اسماعیل جہاد کی ایک جماعت بنا کر زندہ رہے گا۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ جمعۃ المبارک کے دن مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ جمعۃ المبارک جہاد کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ انگریز حکومت نے مسجد کی انتظامیہ پر دباؤ ڈالا۔ مسجد کی انتظامیہ نے شاہ صاحب کو فارغ کر دیا۔

شاہ جا رہا ہے، لاکھوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں، لوگو! جس طرح نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، یہ سب اللہ کے احکامات ہیں تو اسی طرح جہاد بھی اللہ کا حکم ہے۔ فرمایا:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ﴾ ''تمہارے اوپر قتال فرض ہے۔'' کہیں فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴾ [التوبة : ١٢٣]

لڑائی کرو ان کافروں کے ساتھ جو تمہارے اردگرد ہیں، چاہیے کہ وہ تم سے دہشت زدہ رہیں اور جان لو اللہ رب العزت متقین کے ساتھ ہے اور کہیں پر فرمایا:

﴿ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ ﴾ [التوبة : ١٤] ''لڑائی لڑو ان کافروں کے ساتھ، اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو عذاب دینا چاہتے ہیں۔''

آج ہم دیکھ لیں، ہمارے پڑوس افغانستان میں درجنوں ملکوں کا اتحاد بن کر آیا اور وہ اب جہاد کی وجہ سے جوتے کھا کر واپس جا رہا ہے۔ جو کل تک کہتے تھے، ہم دنیا کے خدا ہیں، ہم دنیا کے مالک ہیں، آج ان کی حالت یہ ہے کہ اسلام آباد والوں (حکومت پاکستان) سے درخواست کرتے ہیں، ان کے پاؤں چاٹتے ہیں کہ کوئی محفوظ راستہ دے دو۔ کل تک لوگ سوال کرتے تھے کہ امریکہ تو فضاؤں سے مار کر بھاگ جاتا ہے۔ ہم تو کچھ نہیں کر سکتے۔ میں نے یہ سوال ایک بوڑھے افغانی سے کیا جس کی زندگی جہادِ افغان میں گزری تھی۔ میں نے کہا، یہ تو اوپر سے مار کر چلے جاتے ہیں۔ وہ بوڑھا بولا، دیکھنا آخر ہاتھوں میں ہاتھ پڑیں گے، پھر پتہ چلے گا۔

ہاں اس بوڑھے نے سچ کہا اور پھر اپنی بات سمجھانے کے لیے وہ تھوڑا عرصہ پہلے کا ایک ایمان افروز معرکہ سناتا ہے...... وہ بتاتا ہے کہ افغانیوں نے 13 ہزار فٹ بلند چوٹی پر جہاں اتنی بلندی پر صرف برف یا پتھر ہی ہوتے ہیں، درخت، گھاس اور جھاڑیاں نہیں ہوتیں، انہوں نے وہاں پر ترتیب کے ساتھ چھوٹے چھوٹے پتھر جوڑ دیئے اور ان پر افغانوں والی پگڑیاں ڈال دیں۔ امریکی ہیلی کاپٹر آیا۔ وہاں سے گزرا۔ امریکیوں نے اتنی پگڑیاں دیکھیں تو فوراً پیچھے پیغام بھیج دیا کہ ان چوٹیوں پر کثیر تعداد میں افغان مجاہد جمع ہیں۔ امریکی اپنے آپ کو بڑا عقل مند سمجھتے ہیں اور مجاہدین کو بیوقوف کہتے ہیں۔ اللہ اکبر۔ اب انہوں نے پیغام پاس کیا، فوراً امریکی ہیلی کاپٹر آئے، افغانوں کی پگڑیوں کو مارنے لگے، مار مار کر سوچا کہ اب سارے مر چکے ہوں گے۔ لہٰذا اعلان فتح کر دو۔ فتح کا اعلان کرنے کی ان امریکیوں کو بڑی جلدی ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب یہ بوڑھا کہتا ہے کہ ہمارا تو بگڑا ہی کچھ نہیں تھا بلکہ ہم تو ایک طرف بیٹھ کر سارا منظر دیکھ رہے تھے۔ پھر جونہی امریکی جشنِ فتح منانے نیچے آئے تو ہم نے اکثر قتل کر دیئے۔ کافی سارے گرفتار کیے۔

ہاں! کل تک اوپر اوپر سے مار کر بھاگنے والے آج اسلام آباد والوں کے پاؤں چاٹ رہے ہیں کہ کوئی محفوظ راستہ دے دو۔ یہ بھی بیچارے کہتے ہیں، بڑے محفوظ راستے ہیں، جہاں سے مرضی گزر جاؤ۔ حالت کیا ہے۔ میں اور نصر جاوید بھائی نے ان راستوں پر سفر کیا۔ ایک ایک جگہ پر چھبیس چھبیس کنٹینر جلے پڑے تھے۔ لوگ لوٹ لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ ان کو آگ لگا دیتے ہیں۔ بلوچستان کے اندر میں نے ایک سردار سے پوچھا، جی یہ گاڑیوں والے کنٹینر تو جا رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے جناب یہ گاڑیاں نہ تو چھپتے چھپتی ہیں اور نہ ہی چلانے پر چلتی ہیں اور نہ ہی فروخت کرنے پر فروخت ہوتی ہیں۔ لہٰذا ہم نے فیصلہ کیا کہ گاڑیوں والے کنٹینر جانے دو۔ باقی سب کنٹینرز روک کے ان کو آگ لگا دو۔ آج بھی روڈ بھرے پڑے ہیں اور ہماری حکومت بیچاری بھی پریشان ہے کہ یہ روڈ پر جلے ہوئے کنٹینروں کو کہیں نظر نہ لگ جائے۔ دور جنگلوں میں پھینک دیتے ہیں۔ اللہ اکبر!

یہ امریکی کہتے ہیں کہ اگر سات منٹ میں ہمارا ایک کنٹینر نکلے تو ہم 2014ء تک اپنے سارے کنٹینر نکال لے جائیں گے۔ اور سات منٹ میں کنٹینر لے جانے والو! ان سے پوچھو، سات دنوں میں بھی ان کے سات کنٹینر نہیں نکلتے۔ جو نکلتے ہیں، وہ بھی راستے میں لٹ جاتے ہیں یا رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح کل تک کوئٹہ، کراچی اور پشاور میں امریکیوں اور نیٹو کا لوٹا ہوا جو مال ملتا تھا، آج میں لاہور کا ایڈریس دیتا ہوں، جو کوئی دیکھنا چاہتا ہے، اس ایڈریس پر پہنچ کے دیکھ لے۔ وہاں ایک جگہ سیڑھیوں کے پاس ایک بابا موجود ہوتا ہے۔ سفید داڑھی ہے۔ لمبی سی دکان ہے۔ وہاں پر سارا مال غنیمت پڑا ہے۔ امریکیوں اور نیٹو سے لوٹا ہوا مال۔ جو اس دکان میں داخل ہوتا ہے، اسے کہتا ہے، سستا مال ہے، لوٹ مار کا، لے جاؤ۔ اللہ اکبر!

کل تک ہم کہتے تھے کہ کوئٹہ اور پشاور میں یہ مال ملتا ہے۔ آج ہر شہر میں آ کر بک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہے۔ آج اللہ نے امریکیوں کو اتنا ذلیل کیا ہے۔ امریکہ کی ہی ایماء پر آج تک ہندوستان بھی طرح طرح کی بولیاں بولتا رہا ہے۔ جب امریکہ یہاں آیا تو منموہن بھاگ کر ان کا ساتھ دینے کے لیے گیا۔ ہم نے کہا: منموہن! یہ چلے جائیں گے، ہم مجاہدین نے جب ان کافروں کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے تو یہ میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ تم اور ہم اس خطے کے باسی ہیں۔ ہم یہاں رہیں گے۔ آج ان کا ساتھ مت دو، ورنہ کل حساب دینا پڑے گا۔

آج جب یہ بھاگ رہے ہیں تو ان کی حالت یہ ہے کہ وہ خود بیان کرتے ہیں۔

2012ء میں امریکی حکومت نے 18 امریکی انٹیلی جنس ایجنسیوں اور درجنوں تھنک ٹینکس کی مدد سے یہ رپورٹ جاری کی کہ 2030ء تک پاکستان ان گیارہ ممالک (مصر، ترکی، انڈونیشیا، ایران، بنگلہ دیش، میکسیکو، نائیجیریا، فلپائن، جنوبی کوریا، ویت نام) میں شامل ہوگا جو یورپی یونین پر غلبہ حاصل کرلیں گے اور پاکستان ان میں چونکہ واحد ایٹمی طاقت ہوگا، اس لیے وہ ان کا قائد اور سپر پاور ہوگا۔

میرے بھائیو! یہ کس کا نتیجہ ہے۔ یہ دراصل تمہاری قربانیاں ہیں۔ ان کا ثمر تو ان شاء اللہ ملے گا۔ آج نئی نسل نومایوس ہو کر کہتی ہے کہ ہمارے پاس تو بجلی نہیں۔ معیشت ہماری بہت کمزور اور دوسرے مسائل ہیں۔ واللہ! یہ سب عارضی چیزیں ہیں۔ مستقل چیز کیا ہے؟

﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ﴾ [المجادلة: ٢١]

اللہ فرماتے ہیں، میں نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آ کر رہیں گے۔ جب اسلام غالب ہوگا تو ان شاء اللہ دنیا پاکستان کی طرف ملازمتوں کے لیے آئے گی۔ جب اس کی اسلامی معیشت ہوگی تو برکتیں آسمان سے نازل ہوں گی۔ یہ انرجی کرائسس نہیں رہیں گے۔

پرسوں ایک اخبار کے لاہور ایڈیشن میں پڑھ رہا تھا کہ صرف تھرپارکر سندھ میں اتنا کوئلہ ہے کہ اس سے روزانہ ایک لاکھ میگاواٹ بجلی بنائی جا سکتی ہے جو 5 سو سال تک چل سکتی ہے جبکہ پاکستان کی ضرورت صرف 18 ہزار میگاواٹ یومیہ ہے اور ہوا سے بجلی بنائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو بلوچستان سے لے کر بدین تک یومیہ 3,75,000 میگاواٹ بجلی بنائی جاسکتی ہے۔ بے شک بیس ملکوں کو دیتے رہو، ختم نہیں ہوتی۔ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس وسائل کی کمی ہے، اس لیے ہمارے پاس بجلی نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ نہیں کہ ہمارے پاس تیل، ہوا اور دھوپ نہیں ہے، اس لیے بجلی نہیں ہے یا زمینوں میں خزانے نہیں، سب کچھ ہے۔

امیر محترم پروفیسر حافظ محمد سعید ﷾ فرمایا کرتے ہیں کہ ان علاقوں کا مسئلہ صرف غلامی ہے۔ غلاموں کا آقا امریکہ یورپ ان کو کچھ کرنے نہیں دیتا۔ چند دن پہلے ایک بندے نے اخبار میں مضمون لکھا کہ بلوچستان کی زمین کی تہہ میں اتنا سونا پڑا ہے کہ اگر اس کا دس فیصد بھی سونا نکال لیا جائے تو پاکستان دنیا کے امیر ترین ممالک میں شامل ہو جائے گا۔ اگر آپ غلامیوں کے یہ پھندے اور زنجیریں توڑنا چاہتے ہو تو اس کا واحد حل جہاد ہے۔ آیئے! اللہ کے فضل سے آج جہاد شروع ہو چکا ہے اور الحمد للہ، اللہ نے آپ کے گاؤں (126 جنوبی، سرگودھا) کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ اللہ نے یہیں سے ایک بندے کو کھڑا کیا، جس کی قیادت میں یہ جہاد چل پڑا۔ آج حالت یہ ہے کہ امریکہ بہادر اٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم حافظ محمد سعید ﷾ کے سر کی قیمت ایک کروڑ ڈالر مقرر کرتے ہیں۔ ویسے تو جن لوگوں نے جواب دینا تھا، انہوں نے دے دیا۔ جب ہم بلوچستان کے اندر گئے، کوئٹہ میں ایک بہت بڑا پروگرام تھا۔ بڑے بڑے بلوچ سرداروں نے تقاریر کیں۔ ایک بلوچ سردار نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں اوباما کے سر کی قیمت دس کروڑ ڈالر لگاتا ہوں، جو اس کے سر کو کاٹ کر لائے گا، میں اسے اپنی جیب سے دس کروڑ ڈالر انعام دوں گا کیونکہ اس نے حافظ محمد سعید ﷾ کے سر کی قیمت لگائی ہے۔ ان لوگوں نے ہمیں کہا: تم اوباما کے سر کی قیمت کیوں نہیں لگاتے۔ ہم نے کہا: ہم کیوں لگائیں، ہم تو اوباما کے سر کی قیمت ایک ٹکا بھی مقرر نہیں کرتے کیونکہ قیمتیں ان سروں کی لگتی ہیں جو سر قیمتی ہوتے ہیں۔ ہاں ہم اس کا سر کاٹ کر کوڑے کے ڈھیر پر ضرور پھینکیں گے۔ ان شاء اللہ۔

ہاں میرے بھائیو! آج وہ بے چارے پریشان ہیں، آپ کا پڑوسی منموہن سنگھ پریشان ہے کہ امریکہ جا رہا ہے، یورپ بھاگ رہا ہے، اس کے بعد یہ مجاہد کہاں جائیں گے۔ ارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدبخت ابھی تک تجھے پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کہاں جائیں گے۔ ارے بدبخت یہ سارے مل کر تیرے پاس ہندوستان آئیں گے۔

منموہن اب تو تجھے سمجھ آچکی ہو گی کہ یہ سارے مجاہد اس کے بعد کہاں جائیں گے۔ اتنا ظلم کرنے کے بعد اب پوچھتے ہو، یہ کدھر جائیں گے۔ سارے دریاؤں کے پانی بند کر دیئے ،لاکھوں کشمیری قتل کر دیئے اور پھر بھی معصوم اور سادہ بنتے ہو۔

اب میں شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی بات کو مکمل کر کے اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ شاہ صاحب نے مسلم عورتوں کی عزتیں لٹنے کا سنا تو انھوں نے اعلان کیا کہ آج کے بعد شاہ اسماعیل جہاد کی ایک جماعت بنا کر زندہ رہے گا۔ پھر یہ دہلی سے جہادی جماعت تیار کر کے چل پڑے۔ چلتے ہوئے پانچ سال دعوت و جہاد کا کام کیا۔ موجودہ مانسہرہ تحصیل بالاکوٹ دریائے کنہار کے کنارے پر جام شہادت پا کر اللہ کی رحمتوں میں لیٹے ہوئے ہیں۔

دوستو! یہ پاکستان انہی قربانیوں کے بعد بنایا گیا تھا۔ آج حکمران کہتے ہیں کہ ہم ہندوستان کو پسندیدہ قرار دینے جا رہے ہیں۔ ایک بوڑھے نے اخبارات میں ایک مضمون لکھا، کہتا ہے جب پاکستان بنا تو میں اس وقت جوان تھا۔ اب اتنا بوڑھا ہو گیا ہوں کہ اگر چارپائی پر لیٹ جاؤں تو جب تک کوئی اٹھا کر بٹھا نہ دے، خود چارپائی پر اٹھ کر بھی بیٹھ نہیں سکتا لیکن اس وقت مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے جب ہندوستان کو پسندیدہ قرار دینے کی باتیں ہوتی ہیں۔ کہتا ہے، جب پاکستان بنا تو وہ ٹرین جو مہاجرین کو ہندوستان سے لے کر آ رہی تھی، میں اس پر سکیورٹی انچارج تھا۔ کہتا ہے رات کا اندھیرا ہوا، ہندوؤں اور سکھوں نے درخت کاٹ کر ریلوے کی پٹڑی پر پھینک دیئے۔ انجن ٹکرا کر گر گیا۔ پیچھے بوگیاں الٹ گئیں۔ بے شمار بوڑھے، عورتیں، بچے، جوان ٹرین کے نیچے آ گئے۔ رات کا اندھیرا، پھر دل پھاڑنے والی چیخ و پکار، بے بسی کا ماحول۔ اللہ اللہ کر کے رات گزری۔ دن چڑھا، صبح ہوئی تو بہت سی عورتیں ہی اس قافلے سے غائب۔ ادھر ادھر تلاش کیا تو پتہ چلا، دور ایک جنگل دکھائی دے رہا ہے۔ اس طرف گئے تو دیکھا کہ جنگل کے باہر ان عورتوں اور بچوں کے جوتے پڑے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگل کے اندر داخل ہوئے تو عجیب دل خراش مناظر کہ کسی کی ٹانگ کاٹ دی گئی اور وہ تڑپ تڑپ کر مر رہی ہیں، کسی کے بازو کاٹ دیئے گئے، وہ مر چکی ہیں اور ان کے دودھ پیتے بچے جو ابھی چلنا نہیں جانتے، وہ اس جنگل میں بلک بلک کر رینگتے ہوئے اپنی ماؤں کو ڈھونڈ رہے تھے اور کتنے بچے اپنی ماؤں کی چھاتیوں پر رو رو کر بے ہوش ہو چکے تھے۔

او ظالمو! اس ہندو کو پسندیدہ قرار دینا چاہتے ہو، جس سے ہماری ازل سے دشمنی ہے اور ابد تک رہے گی، اس لیے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامِ)) [سنن النسائی]

''میری امت کی دو جماعتیں جہنم کی آگ سے آزاد ہیں۔ایک وہ جماعت جو ہند کے خلاف جہاد کرے گی اور دوسری وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کا مقابلہ کرے گی۔''

آج پھر حافظ محمد سعید ﷾ کے روحانی بیٹے چل پڑے ہیں۔ اللہ جانتا ہے آج آپ امریکیوں اور ہندوؤں کی چیخیں سن رہے ہیں۔ عالم کفر آج کس طرح چیخ و پکار کر رہا ہے اور یہ قربانیاں دینے والے بھی عجیب ہیں۔ ایک مجاہد ابو حنظلہ جب جہاد کشمیر میں گیا تو وہاں اس کے دو ساتھی معرکے میں شہید ہو گئے۔ یہ اکیلا رہ جاتا ہے۔ گھٹنوں کے بل ہو کر دونوں بھائیوں کی گنیں اپنے پاس لے آتا ہے۔ پھر ہندو آرمی کے خلاف اکیلا معرکہ لڑنے لگا۔ 26 گھنٹے معرکہ لڑتا رہا۔ جب یہ شہید ہوا تو مقامی لوگ بتاتے ہیں کہ ہندو کرنل اس کی لاش اپنے کیمپ میں لے گیا۔ اپنے جوانوں کو پاس بٹھا کر کہتا ہے، اگر تم نے لڑائی کا طریقہ سیکھنا ہے تو ان جوانوں سے سیکھو۔ انتیس (29) گولیوں کے نشان اس کی گن پر موجود ہیں۔ جب تک زندہ رہا، تب تک گن نیچے نہیں گری۔ ہاں آخری گولی اور آخری سانس تک آپ کے بیٹے معرکوں میں لڑتے ہیں۔ آج ان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جائیں۔ ان شاء اللہ ساری عزتیں اور کامیابیاں ملیں گی۔ اللہ ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

www.KitaboSunnat.com

(وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تلوار میان میں ہے لیکن ......!

جی ہاں! تلوار میان میں ہے تو کیا ہوا؟ قافلہ رکا ہے نہ تھما ہے۔ یہ قافلہ اپنی منزل مقصود کی طرف مسلسل رواں دواں ہے۔ ایسے قافلے چودہ سو سال قبل مدینہ سے روانہ ہوئے جو اپنی منزلیں طے کرتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں، تاریخ رقم کرتے ہیں اور نشان چھوڑ جاتے ہیں۔ سپہ سالاروں کا مال و متاع اپنے جہادی سامان ...... تیر، تلوار، نیزہ اور گھوڑے کی لگام ...... کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ وہ تلواروں کی جھنکار میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے ہوئے شہید تو ہو جاتے ہیں ...... مگر ...... اپنی یادیں چھوڑ جاتے ہیں ...... جی ہاں! اس دعوت و جہاد کے پھل دار درخت کو اپنی محنتوں سے سجانے اور حفاظت کرنے والے، دعوت و جہاد کے منہج پر اپنی صبح و شام قربان کرنے والے:

حافظ سیف اللہ منصور شہید رحمہ اللہ

جو اپنی گفتگو جہادی آیات اور احادیث سے شروع کرتے تو مجاہدین کی کامیاب کارروائیوں پر آخر دعوانا کہتے۔ جن کی تمام تقریریں ﴿حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ﴾ کی بہترین عکاس ہیں اور دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی آہوں، سسکیوں اور چیخوں کی غماز ہیں۔

یہ ''خطبات'' ان کی یاد تازہ کرتے رہیں گے۔ یہ ایک ولولہ خیز پیغام ہے جو دلوں پر نقش رہے گا۔ ان کی گرج دار آواز دلوں میں گونج اور ان کی شعلہ بیانی ہمارے جذبات گرماتی رہے گی۔ حافظ صاحب رحمہ اللہ اکثر یہ جملہ بولا کرتے تھے: ''...... اگر ہم شہید ہو گئے تو اللہ کی جنتوں میں جا کر دم لیں گے۔'' یقیناً ہم ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے اعلیٰ جنتوں کی بھرپور امید رکھتے ہیں۔ ان شاء اللہ

امیر حمزہ
کنوینئر تحریک حرمت رسول ﷺ
چیف ایڈیٹر ہفت روزہ جرار

دار الاندلس
4-لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314
مین یونیورسٹی روڈ بالمقابل سفاری پارک گلشن اقبال کراچی +92-21-34835502
010876